نذر کرنا۔ (۱۶) پھر تیر سمیت کشودری ناگی راکشی کا قتل کرنا۔ پھر دوارکا میں جانا پانڈو جی سے ... کا ملنا
۔ (۱۷) پھر سوریہ بنش کا بیان۔ چندر بنش کا بیان۔ سوریہ بنش کا بیان کر کے شری رام چندر کا بیان ...
لڑائی ... اور ... کا آنا پھر ... کا قتل ہونا۔ (۱۹) کلکی جی کا بھلاٹ نگر میں جانا انتیا کرن
وغیرہ کے ساتھ لڑائی کرنا۔ راجہ ششی دھوج کے ساتھ کلکی جی کی لڑائی۔ سستا ناکی بھگتی کا بیان۔ (۲۰) پھر
لڑائی کے میدان سے کلکی۔ دھرم اور ستجگ کا لانا۔ سستا ناکی کی ہوئی کلکی جی کی استتی اور وہاں ہی کلکی جی
کے ساتھ رما کا بیاہ۔ (۲۱) سبھا میں ششی دھوج کے پہلے جنم کا حال کا بیان اپنے گدھ ہونے کے
سبب کا کہنا ... بھگوان سے بھکتی کی پرارتھنا کرنے والے ششی دھوج کی مکت ہونا۔ (۲۲) پھر وش کنیا
کو بد دعا سے نجات دلا کر راجاؤں کا راج تک پھر مایا کی استتی۔ پھر سنبھل نگر میں بہت یگیہ کرنا۔ (۲۳) اس کے
بعد نارد جی کا اپدیش ... کی مکتی پھر ستجگ کے دھرم کا پھیلاؤ اور رکمنی برت کا بیان۔ (۲۴) اس کے بعد
کلکی جی کا بہار۔ کلکی جی کے بیٹے پوتوں وغیرہ کی پیدائش۔ پھر سنبھل نگر میں دیوتا گندھرب وغیرہ کا آنا۔ (۲۵) پھر وشنو بھگوان
کلکی جی کا بیکنٹھ کو جانا بیان کیا ہے ... کہ کر شنکر جی کا بدری آشرم کو جانا۔ (۲۶) پھر اس پران
میں منیوں کی کہی ہوئی گنگا جی کی استتی بیان کی ہے یہ کلکی پران سرگ پرتی سرگ بنش منونتر اور بنشانوچرت
ان پانچ لکشنوں سے ... بڑا آنند دینے والا ہے۔ (۲۷) جو کلجگ کے پاپوں سے بھری ہوئی ہیں انکو بھی
اسکے ... سیدھی ... ہیں چھ ہزار ایک سو شلوک ہیں یہ سب شاستروں کے تتو کا ارتھ کے تتو کا سار ہے
اسکو سننے سے ... کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (۲۸) کہا ہے کہ اس کلکی پران سے دھرم ارتھ کام موکش روپ چتر ورگ کی پراپتی
ہوتی ہے۔ پرلے کے انت میں شری ہری کی کرپا سے پیدا ہو کر یہ کلکی پران سنسار میں پھیلا ہے۔ (۲۹) بھگوان دیو ویاس
جی نے وید روپ سے زمین پر اوتار لیکر اس پران کو بیان کیا ہے۔ آئندہ ہونے والے کلکی بھگوان کا بڑا عجائب چرتر
بیان کیا ہے۔ (۳۰) جو پُن چھیتر میں۔ ... میں۔ پُن آشرم میں۔ سادھو پرشوں کی منڈلی میں
براہمن کو آدر پوربک گئو۔ گھوڑا۔ ہاتھی اور سونے کا دان کر کے اور کپڑے اور زیور وغیرہ سے ٹھیک طرح سے براہمن کا پوجن
کر کے پوری بھگتی سے شردھا پورک ... ہو کر اس پرم نرمل پران کو سنیں گے اور پڑھیں گے وہ ہی آدمیوں میں سب سے برتر
اور موکش پدوی کو بھوگنے والے ہونگے۔ (۳۱) اس کلکی پران کو مناسب طریقہ کے ساتھ سننے سے براہمن ویدوں کے

کے ساتھ شنکر جی کا سمباد بیان کیا ہے۔ پھر ادھرم کے خاندان کا بیان ہے پھر کلکی بھگوان کی سرگزشت کہی ہے
۔ (۱) پھر گنگا کا روپ دھارن کرنے والی پرتھوی کے ساتھ دیوتاؤں کا برہم لوک میں جانا۔ زاں بعد برہما جی
کی دعا اور التجا کی موافق بشنو لوک میں بشنو بھگوان کا جنم کی کتھا ہے۔ (۲) سنبھل نگر میں سمتی کی گربھ
میں بشنو بھگوان کا انش (جز) سے چار بھائیوں کی پیدائش پھر پتا پتر کا سمباد پھر کلکی بھگوان کی جنیؤ کی
کتھا ہے۔ (۳) پھر پتا پتر کا ساتھ رہنا۔ کلکی بھگوان کو وید پڑھنے کی کتھا۔ پھر کلکی بھگوان کو علم سپہ گری
سیکھنے کی کتھا اور شب جی کا درشن۔ کلکی جی کی کی ہوئی شب جی کی استتی۔ شب جی سے کلکی جی کا بردان پا
طوطی کا ملنا پھر کلکی بھگوان کا لوٹ کر سنبھل نگر میں جانا پھر شب جی کے دیئے ہوئے بردان کا بیان اپنے بھائی بندوں سے
کہنا۔ (۴-۵) زاں بعد وشاکھ یوپ راجہ کے بیان میں کلکی جی کے ناس دھرم کا بیان۔ براہمنوں کا دھرم
کہنا زاں بعد طوطی کا آنا۔ (۶) پھر کلکی جی کے ساتھ طوطی کی گفتگو۔ طوطی کا سنگھل دیپ کا حال کہنا شب جی
کے بردان سے پدما کو سوئمبر کو دیکھنے ہی راجاؤں کا استری روپ ہو جانے کا حال۔ پدما کے قصہ
کا بیان۔ شادی کے لئے کلکی جی کا قصد۔ (۷-۸) پھر طوطی کو قاصد بنا کر بھیجنا۔ پدما کا طوطی کو دیکھنا۔ طوطی اور
پدما کی باہم پہچان پھر بشنو بھگوان وغیرہ کی پوجا کا بیان۔ (۹) بشنو بھگوان کے سراپا کا بیان۔ پھر پدما
کا طوطے کو زیور دینا۔ زاں بعد کلکی جی کے ساتھ دوسری بار طوطی کا آکر ملنا۔ (۱۰) پدما کے ساتھ شادی کرنے
کے لئے کلکی جی کا جانا جل کی کھیل کے بہانے سے پدما کے ساتھ کلکی بھگوان کا ملاپ پھر شادی۔ (۱۱) کلکی جی
کے درشنوں سے راجاؤں کا مرد ہو جانا۔ پھر اننت رشی کا آنا۔ سبھا میں راجاؤں کے ساتھ اننت رشی کا سمباد
۔ (۱۲) اننت رشی کا کھنڈ روپ جنم کہنا۔ شب جی کی استتی۔ زاں بعد اننت رشی کے پتا کا مرن ہونے کے
بعد میں بشنو چھیتر میں مایا دیکھنا۔ (۱۳) اننت کا دیا کھیان۔ اننت رشی کے گیان اور ویراگیہ
کا بیان۔ راجاؤں کا جانا پھر پدما کے ساتھ کلکی جی کا سنبھل میں جانا۔ (۱۴) پھر بشوکرما کا سنبھل میں
عمارت بنانا زاں بعد پدما اور قوم کے لوگوں کے ساتھ اور بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ اور
پتروں کے ساتھ فوج کو ساتھ میں لیکر کلکی بھگوان کا بشوکرما کی بنائی ہوئی عمارت میں رہنا پھر بودھوں کا
پراجے کرنا۔ (۱۵) بودھوں کی عورتوں کا لڑائی کے لئے آنا پھر بال کھلیا نامی رکھشسوں کا آنا اور آتما

پرانی جھگڑے اور فساد سے علیحدہ رنج و غم سے آزاد اور بغض و حسد سے الگ اور دیوتاؤں کی نند
سدا آنند رہتے تھے۔ (۳۴) تن مہا بھاو کلکی بھگوان کے اوتار کی یہ کتھا بیان کی ہے اسکو
سُننے سے دھن کی ترقی عمر کی ترقی اور بہت خوشی ہوتی ہے اور آخر کو سورگ لوک ملتا
ہے۔ (۳۵) بہت کر کے اس کلکی بھگوان کے چرتر کو سُننے سے پاپ اور تاپ کے دکھ اور
غم دور ہو جاتے ہیں کلجگ کا دوش دور ہو جاتا ہے۔ سُکھ کا حاصل ہونا اور موکش کا ملنا اور بہتر
ولاثانی پھل ملتا ہے۔ (۳۶) جس وقت تک کہ اس لوک میں حسب دلخواہ مرادوں کے دینیوالے
کلکی پوران روپ سورج کا اودے نہیں تھا تب تک ہی اس زمین پر اور اور شاستروں کے چراغ
کی روشنی تھی۔ (۳۷) مکتی دینے والے شری ہری کلکی بھگوان کے نزول اوتار روپ کلام
کو سنکر جنمیجے راجہ بہت ست کار کو پراپت ہونیوالے پھر گو نندن شونک رشی وغیرہ سب منی لوگ
خوش ہوئے اور اُس پھر شن کے پتر سوت جی مہاراج کو بڑا گیانی جانا پھر شری گنگا جی کی استتی
سُننے کی خواہش سے کہنے لگے۔ (۳۸)

بیسواں ادھیائے

شونک وغیرہ رشی بولے کہ ہے سوت جی تم سب طرح کے دھرم کو جاننے والے ہو تم نے پہلے کہا
تھا کہ منی لوگ گنگا جی کی استتی کر کے کلکی بھگوان کے پاس چلے گئے۔ (۱) سو وہ منیوں کی
کی ہوئی گنگا جی کی استتی آپ کہیئے! اس گنگا کی استتی کو صدق دل سے پڑھنے اور سُننے
سے بہتری ہوتی ہے اور سارے پاپوں کا ناش ہو کر انجام کار مکتی حاصل ہوتی ہے
۔ (۲) یہ سُن سوت جی بولے کہ ہے رشیو! شوک (رنج) موہ کو دور کرنیوالی رشیوں کی
کہی ہوئی بہت سندر گنگا کی استتی کہتا ہوں سنو! ۔ (۳) یہ شُرندی گنگا سارے پرانیوں کو
سنسار سمدر سے پار کر دیتی ہے یہ بشنو بھگوان کے چرن کنول سے پرتھوی تل پر ظاہر ہوئی
اور زمین

میں لیکر بن کو چلے گئے۔ (۱۹) پھر کلکی بھگوان مُنی لوگوں سے گھرے ہوئے گنگا جل سی پوری طرح سے دیوتاؤں کے سیون کئے ہوئے اور دل کو خوش کرنیوالے ہمالیہ پربت پر گئے اور گنگا کے کنارے پر دیوتاؤں کے بیچ میں بیٹھکر اپورن چتر بھج بشنو روپ دھارن کرکے اپنا سمرن کرنے لگے۔ (۲۰ - ۲۱) اُسوقت اُن کے تیج کا پُنج ہزاروں سورج کیطرح چمکنے لگا وہ پورن جوتی روپ ساکشی سروپ سناتن پرماتما بڑے چمکدار اور روشن معلوم ہونے لگے۔ (۲۲) اُن کی صورت قسم قسم کے زیوروں کا زیور ہو گئی۔ سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم۔ سارنگ وغیرہ آلات انکی اُپاسنا کرنے لگے۔ (۲۳) انکا سینہ کوستبھ منی سی شوبھایمان ہونے لگا۔ دیوتاؤں کے گن اُنکے اوپر خوشبودار پھول برسانے لگے۔ چاروں طرف دیوتاؤں کی دُندُبھی بجنے لگیں۔ (۲۴) جسوقت کلکی بھگوان نے اپنے بشنو روپ میں پرویش کیا اُسوقت تن اروپ بشنو بھگوان کا بڑا عجیب روپ دیکھ کر سب تھاور اور جنگم مدہوش ہو گئے اور استتی کرنے لگے۔ (۲۵) رما اور پدما اپنے پتی مہاتما کلکی بھگوان کے اُس بڑے حیرت افزا روپ کو دیکھکر اگنی میں پرویش کرکے انتردھیان ہو گئیں۔ (۲۶) دھرم اور ستجگ کلکی بھگوان کی آگیا سے زمین پر دشمنوں سے آزاد ہوکر سُکھ سے ہمیشہ تک پھرنے لگے۔ (۲۷) دیوآپی اور مرو نامی دونوں راجہ کلکی بھگوان کے حکم کے بموجب رعایا کی پرورش اور زمین کی رکشا کرنے لگے۔ (۲۸) بشاکھ یوپ نامی راجہ کلکی بھگوان کا اسطرح سورگ کو جانا سُنکر اپنے راج پتر کو دیکر بن کو چلا گیا۔ (۲۹) اور جو جو راجے کلکی بھگوان کی جدائی سے بیاکل ہوئے وہ راجہ سنگھاسن کو چھوڑکر صرف کلکی بھگوان کے نام کا جپ اور کلکی بھگوان کی مورتی کا دھیان کرنے لگے۔ (۳۰) شری شُکدیوجی اسطرح اننت کلکی بھگوان کا جگت کو پوتر کرنیوالا چرتر بیان کرکے نر نارائن آشرم کو چلے گئے۔ (۳۱) پرم شانتی سوبھاو مارکنڈے وغیرہ رشی کلکی بھگوان کا جانا سُنکر اُن کلکی بھگوان کا دھیان اور اُنکے ہی جس کا گان کرنے لگے۔ (۳۲) جن کلکی بھگوان کے راجیہ کو پالن کرتے وقت زمین پر کوئی بھی رعایا کا آدمی۔ ادھرمی۔ تھوڑی عمر میں ہی مرجانیوالے۔ دلدری۔ پاکھنڈی اور کپٹ آچاری دیکھنے میں نہیں آیا۔ (۳۳) سب ہی

بول چال سی کھل رہا ہی اور کیچھ ہنسی کی شوبھا بھی پا رہا ہی۔ (۵) انکی نظر عنایت سے دشمنوں کی بھی رکشا ہو رہی ہی تس دسینہ پر موجودہ ہار میں پوئی ہوئی چندالی سی چمک کی منی کی روشنی سی کمودنی کو بڑا آنند پراپت ہو رہا ہی تن کو بستر اندر دھنش کی مانند سوبھا دی رہی ہیں انکا جسم ہمیشہ پرم آنند رس کی خوش ہو رہا ہی۔ (۶،۷) تبسم کی منیوں کی کرنوں سی انکا بڑا سندر روپ ظاہر ہو رہا ہی۔ دیوتا گندھرب اور سبھا میں آئی ہوئے اور اور لوگ بھی کلکی بھگوان کا ایسا روپ دیکھ رہی ہیں۔ (۸) وہ سب پریم بھگتی اور آدر سی پرم آنند روپ کلکی بھگوان کی استتی کرنی لگی۔ (۹) دیوتا بولی اہی دیو دیوا ہی جگن ناتھ اہی بھوت ناتھ اہی اننتہ اہمپورن بھاو پیدا ہوا آپکی بدن میں جو ہیں۔ تمھاری شریر میں دھارن کی ہوئی رتنوں کی چمک کی ساتھ سے شوبھایمان۔ تمھاری چرنوں سی تحریک شکتی تر سکار کو پراپت ہو رہی ہی۔ ہی ایشور تم سمپورن کلیش روپ گھاس کی ڈھیر میں لگی ہوئی پرچنڈ اگنی کی سمان ہو تمھاری جی ہوی۔ (۱۰) تم ہی سارے برھمانڈ جلوہ دی رہی ہیں۔ تم سانولی رنگ ہو تمھاری سینہ کی اوپر کوستبھ منی شوبھا دی رہی ہی اس سی ایسا پرتیت ہوتا ہی مانو ابر سیاہ کے بیچ میں چندرماں شوبھا دی رہا ہی ہم استری اور سیوکوں سمیت آپکی شرناگت ہیں۔ ہی بھگوان آپ ہماری رکشا کرو۔ ہے ایشور! اگر ہماری اوپر آپکی کرپا ہی تو ست اور دھرم سے رکشا کی ہوئی اس زمین کو چھوڑ کر اب بیکنٹھ دھام کو چلیئے۔ (۱۱-۱۲) کلکی بھگوان دیوتاؤنکی یہ پرارتھنا سن کر پرم آنند کو پراپت ہوئی اور لائق منتروں کی ساتھ بیکنٹھ دھام جانیکا خیال کیا۔ (۱۳)

ازاں بعد تن کلکی بھگوان نی رعایا کی بڑی پیاری۔ دھرماتما۔ زبردست اور بہادر چاروں لڑکوں کو بلا کر فوراً راج تلک کر دیا۔ (۱۴) پھر اُن کلکی بھگوان نی پرجا کو بلا کر اپنا حال سنایا اور کہا کہ دیوتاؤنکی خاطر سی مجھے اپنی بیکنٹھ دھام کو جانا پڑیگا۔ (۱۵) رعایا کی لوگ یہ بات سنکر حیرت میں ہو گئی اور رونے لگی جسطرح سے کہ پتر پتا سی گفتگو کیا کرتی ہیں اسیطرح عاجزی سی کلکی جی کو پرنام کر کی وہ پرجا کے لوگ کہنے لگے۔ (۱۶) پرجا کی لوگ بولے کہ ہی ناتھ! آپ ساری دھرم کو جانتی ہو ہمیں چھوڑ کر جانا آپکو مناسب نہیں ہی آپ بھگتوں سی محبت کرنیوالی ہو آپ جہاں جاوینگے وہاں ہی ہم بھی جاوینگے۔ (۱۷) اس سنسار میں دھن۔ پتر اور گھر سبکو ہی پیارا ہوتا ہی لیکن آپ بیکنٹھ پرتی بھگوان ہیں آپ سے سمپورن شوکوں کی شانتی ہوتی ہی یہ سمجھکر ہماری پران آپکی ہی پیچھی پیچھی جائیں گے (۱۸) کلکی بھگوان نی پرجا کی لوگوں کی یہ بات سنکر رنج بہت طرح سے انکو سمجھایا اور دل میں آزردہ دونوں استریونکو ساتھ

اُنکے خوشی بھرے جسم میں باہم ملتے ہوئے دیکھ سب سکھیں مذاق کرنے لگیں ۔ (۲۲) پھر پریم سے گھبرائی ہوئی استریئیں بن میں بہار کرنیوالے پیارے پتی کلکی جی کے ساتھ جلدی سے ایک تالاب پر گئیں جسطرح ہتھنیں ہاتھیوں کے اوپر جل چھڑکتی ہیں اُسیطرح وہ سب استریئیں پدما کے ساتھ اُس تالاب میں نہاکر کلکی جی کے جسم پر جل چھڑکنے لگیں ۔ (۲۳) خوبصورتوں کے ساتھ لیلا کرنے میں آنند اُٹھانیوالے دیوتاؤنکے سوامی باسدیو۔ آدناتھ ترلوکی پتی کلکی بھگوان پانی سے تر ہوگئے۔ اُنھوں نے سنبھل نگر میں اپنی پیاری رما کے ساتھ اور اور کامنیوں کے ساتھ بہار وغیرہ کرکے سب پرانیوں کو اُپدیش کیا ۔ (۲۴) جو لوگ تعظیم کے ساتھ امرت روپی شری کلکی بھگوان کے چرتر کو اپنے کانوں سے سُنیں گے کیرتن کرینگے اور یاد کرینگے اُنکو اُنھیں مُرہری شری بھگوان کے داس ہونے کے سوا سے پرم آنند روپ امرت کے سمُدر روپی مُکتی کا سُکھ بھی اچھا نہ معلوم ہوگا ۔ (۲۵)

اُنیسواں ادھیائے

شری سوت جی کہتے ہیں کہ ہے شونک وغیرہ رشیو! ازاں بعد دیوتا اور براہمنوں کے منڈل اپنے اپنے سیوکوں سمیت رتھ پر چڑھ کر کلکی بھگوان کا درشن کے لئے آنے لگے ۔ (۱) مہرشیوں کے منڈل ۔ گندھربوں کے جھنڈ ۔ کنروں کے گروہ اور اپسراؤں کے غول دل میں خوش ہوتے ہوئے دیوتاؤں کے بھی پوجنے لائق سنبھل نگر میں آئے ۔ (۲) اور اُن کلکی بھگوان کی سبھا میں آکر دیکھا کہ بڑے تیجوان کلکی بھگوان اپنی شرن آئے ہوئے لوگونکو ابھے دان دے رہے ہیں ۔ (۳) اُن کلکی بھگوان کی چمک سیاہ ابر کی مانند ہو اُنکے ماتھے پر مکٹ بجلی اور سورج کی مانند چمک رہا ہے اور بڑی رونق دکھا رہا ہے ۔ (۴) اُن کا چہرہ سورج کی مانند با آب و تاب کُنڈلوں سے زیبائش دے رہا ہے بہت کرکے تن کا مکھ کنول خوشی ہے

ہوکر گر پڑی۔ (۱۳) پدما کی آنکھوں کے کاجل سے زمین کالی ہوگئی۔ وہ پدما کچوں کی قمقمی سے
کلکی بھگوان اور طوطے کو اور کستوری سے قریب کی زمین کو رنگ کر اُس کے اوپر گر پڑی۔ (۱۴)
میٹھی بولی بولنے والی اور کامدیو کی شدت سے بیقرار رما دیبی کلکی بھگوان کا دھیان کر کے اور
دل میں کلکی بھگوان کو استھاپن کر اپنے کنول کی صورت قلب کے پھول سے اُن کا پوجن کر
بہت دُکھی اور پریشان ہوکر زمین پر گر پڑی۔ (۱۵) پھر ایک لمحے کے بعد اُٹھ کر وہ مور کی سمان
اونچے سُر سے رونے لگی۔ وہ اپنے دل کے مالک کلکی بھگوان کا ملنا نہ پاکر کامدیو کے بسمیں ہوکر
کہنے لگی۔ ہے ہرے! خوش ہوو۔ (۱۶) پدما بھی بدن کے زیوروں کو اُتار کر دھول
میں لوٹنے لگی۔ اُس کا بدن دھول سے گرد آلودہ اور گلا کستوری سے نیلا ہونیکے سبب
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مانو اِس نے کامدیو کا ناش کرنیکے لئے شِو کا روپ بنایا ہو۔ (۱۷)
دُکھیوں کے دُکھوں کو دور کرنیوالے تری ہری کلکی بھگوان بیاکُل آنکھوں والی پرارتھنا
کرتی ہوئی کامنیوں کی پہار کی باسنا جانکر اُن کا مقصد پورا کرنے کی غرض اور سُرت شکھ سادھنے
کی غرض سے اُنکے بیچ میں آکر موجود ہوئے۔ (۱۸) جسطرح ہتھنیوں کا غول گجراج سے
ملتا ہے اُسیطرح وہ منوہاری استریں آنند بھری پاک دل سے اُس بن میں آ درکرکے اُنکے
پتی سے مل کر کامیاب ہوئیں۔ (۱۹) پھر بڑے تیجوان کلکی بھگوان اُن حسینوں کے غول
سمیت آکاش میں چلنے والے رتھ کے ذریعہ پھولوں سے آراستہ بیبھراج نامی
بن میں کبیر کے باغیچہ میں اور مندراچل پہاڑ کی گپھا میں کھیل کرنے لگے۔ (۲۰) پدما کو
پدما کے مکھ کنول کے مدھو پان سے مست رما کے ملنے سے پیدا ہونیوالی خوشبو
کے لوبھی اور سب سے زیادہ حسینوں کی کُچوں کے قمقمے سے رنگے ہوئے
کلکی جی بپریت ریت سے پرسنگ کرنے لگے۔ استریں اُن کا مونہہ چومنے لگیں
وہ استریوں کے مُکھ کے امرت کو پان کرنے میں ایسے مصروف ہوگئے کہ اُنکو اپنے جسم کی
بھی خبر نہ رہی۔ (۲۱) سمان روپ نی دھیر استریں پتنی تم مکند کو کچھ پرہارن کرکے کھیلنے لگیں

اسطرح کلکی بھگوان نے بھائی - بیٹے - ہمقوم اور کٹمبیوں سمیت سنبھل نگر میں ایک ہزار برس تک نواس کیا ۔ (۲) امراوتی کی مانند بازار اور بیدی سے سنبھل نگر میں کلکی جی کی سبھا پرم شوبھا والی ہوئی ۔ (۳) اُس سنبھل نگر میں ۶۸ تیرتھوں کا نواس ہوا جس سنبھل نگر میں مرتے سمے کلکی بھگوان کے چرن کملوں کا بھروسہ ہے جیسے ساری پاپوں کا ناش اور موکش پدوی حاصل ہوتی ہے ۔ (۴) قسم قسم کے پھولوں سے بھرے ہوئے بن باٹکاؤں کی شوبھا یان ہے وہ سنبھل نگر تمام روئے زمین پر موکش پھل کا دینے والا ہے ۔ (۵) نگر کی استریونکی آنکھوں کے آنند دینیوالی تیلوکی ناتھ کلکی بھگوان تس سنبھل نگر میں پدما اور رما سمیت بہت اچھے کھیل کرنے لگے ۔ (۶) وہ کلکی بھگوان دیوراج اندر کے دئے ہوئے حسب دلخواہ چلنے والے رتھ کے ذریعہ بہت خوش ہوتے ہوئے ندی - پہاڑ کی کھوہ اور انیک دویپوں میں جاکر رما اور پدما وغیرہ استریوں سمیت بہار کرنے لگے تن کا مک اپنی استریوں میں پریم کرنیوالے کلکی بھگوان کو رات اور دن گذرتے ہوئے نہیں معلوم ہوئے ۔ (۷، ۸) زاں بعد ایک وقت پدما کے منہ کے خوشبودار کنول کے مدہ کی خوشبو کو سونگھنے والی کلکی بھگوان بہت سی اندر نیل منیوں سے آراستہ کسی پہاڑ کی گپھا میں گھسی ۔ (۹) کنول نیترا سوبرن برنا پدما اور امرت کا پاتر روپ رما پتی کو پربت کی گپھا میں گھستے ہوئے دیکھکر ہزاروں استریونکو ساتھ میں لئے آپ بھی وہاں گئیں ۔ (۱۰) من کی ہرنیوالی پدما پتی کو کے بھیتر گھستے ہوئے دیکھکر بہار کرنے کی اچھا سے پیچھے پیچھے چلی گئی ۔ کلکی جی کے ساتھ بہار کرنے کی خواہش کرنیوالی رما بھی استریوں کی منڈلی ساتھ میں لئے ہوئے اُسکے پیچھے پیچھے چلی گئی ۔ (۱۱) زاں بعد گپھا کے بھیتر جاکر پدما نے دیکھا کہ اُس اندر نیل منیوں کی گپھا میں نئے ابر کی مانند چمکدار ایشور کلکی بھگوان اپنے لایق خوبصورت عورتوں سمیت بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ایسا دیکھ پدما دل باختہ ہو پتھر کی مانند بیحس ہوکر گر پڑی ۔ (۱۲) رما بھی اپنے ساتھ کی استریوں سمیت دکھی اور بیاکل آنکھوں سے چاروں طرف کو دیکھنے لگی صدہا پدماؤں (لکشمیوں) کی مانند سوبھاوالی پدما بھی مضطرب اور پریشان ہوکر ایک ساتھ ہی

راج کیا ہوں۔ میں پتی کے ساتھ سی دُکھی ہوں تم اِس برت کا اُپدیش کر کے میری رکشا کرو
۔ (۳۷) وہ استریں سُشیلا کی یہ باتیں سُن کر دیا سے مہربان ہوگئیں اور اُنھوں نے پوجا
کی کچھ کچھ سامگری اپنے پاس سے دے کر بڑے آدر سے تس سُشیلا کو برت کرایا۔ (۳۸)
اسطرح برت کرنے کے بعد سُشیلا نے راجہ جیا ت اپنے پتی کو پاکر بڑی خوشی سے پُتر پیدا کیا اور
از سر نوجوان ہوئی۔ (۳۹) اشوک باٹکا میں سیتا سرما کے ساتھ اس برت کو کر کے راکشسوں کی
ناش کرنیوالے شری رامچندر جی اپنے پتی کو پا گئی۔ (۴۰) ہر ہر شنو کی توجہ سے دروپدی اس
برت کو کر کے پتی کو پانیوالی۔ رنج سے آزاد اور از سر نوجوان ہوئی۔ (۴۱) اسیطرح سے پیارما
نے بیاکھ کے مہینے کے دوادشی کے دن سے چار برس تک یہ رُکمنی برت کیا۔ (۴۲)
رما نے ہاتھ میں ہرنی کا سوت باندھ کر بہت سے براہمنوں کو بھوجن کرایا پھر اپنے آپ پتی
کے ساتھ میں آتم پُشپ دودھ کا ملا ہوا ہم کا بھوجن کیا۔ (۴۳) کُٹنب والوں کے ساتھ
میں کلکی جی اکھنڈ بھوم منڈل کو بھوگنے لگے۔ زاں بعد پتی برتا رما کے گربھ سے دو پُتر پیدا
ہوئے اُن میں سے ایک پُتر کا نام میگھ مال اور دوسرے کا نام بلاہک رکھا۔ (۴۴) یہ
دونوں پُتر کلکی بھگوان کے پیارے۔ بڑے خوش نصیب اور زبردست بڑے سخی ہوئے۔
یہ دونوں بھی یگیہ۔ دان۔ تپ اور برتوں کے ذریعہ دیوتاؤں کو خوش کرنے لگے۔ (۴۵)
جو اس برت کو کریں گے وہ سب طرح کی سمپتیوں کو حاصل کرینگے۔ اُنکو تتو گیان حاصل ہوگا وہ
اس جہان میں قابل پرستش اور کامیاب ہونگے۔ بہت کر کے اس برت کے ذریعہ شری ہری
کے چرن کنولوں میں بے کھٹکے بھگتی ہونے سے براہمنوں کو اپوربا ور درلبھ کیفیت حاصل ہوگی۔ (۴۶)

اٹھارواں ادھیائے

سُوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! میں نے تم سے ترلوکی میں پرسدّہ یہ رُکمنی برت کہا اسکے علاوہ کلکی بھگوان

ذریعہ اور دِشا وِچاروں کے ذریعہ پوجن کرے۔ (۲۳۔۲۴) اور اسطرح ایشور کی پرارتھنا کرے
کہ ہے پرمیشور! یہ پادیہ پرشرم کو دور کرنیوالا سوسیتل۔ منوہر اور بڑی خوشی کا دینے والا ہے
اسلئے آپ اِس کو قبول فرمائیے۔ (۲۵) ہے پربھو! ہے رُکمنی ناتھ! یہ ارگھیہ۔ دور وا۔ چندن
اور دیگر خوشبودار چیزوں کا ڈھیر میں نے بڑی محنت سے اکٹھا کیا ہے آپ بخوشی اِس کو منظور
فرمائیے۔ (۲۶) ہے شری نواس! یہ جل بہت سے تیرتھوں کا اکٹھا کیا ہوا ہے خوشبودار اور
من کا ہرنیوالا ہے آپ لکشمی سمیت اِس آچمن کو قبول فرمائیے۔ (۲۷) ہے دیوادھی دیو! یہ مالا بہت
قسم کے خوشبودار پھولوں سے آراستہ ہو رہی ہے سوت میں گندھی ہوئی اور بہت اعلیٰ درجہ کی ہے
یہ گلے میں سوبھا دینیوالی اور بہت سندر ہے آپ اسکو قبول کیجئے۔ (۲۸) ہے پربھو! ہم اور ان
رہت ہوتا ہم تنتوؤں کے سنجوگ سے اِسکے جوڑ سلے ہوئے ہیں آپ اپنی پیاری لکشمی سمیت
اِس پُشپ بستر کو منظور فرمائیے۔ (۲۹) ہے دیو! ہے باسدیو یہ یگیوپویت (جنیؤ) برہماجی
کا رچا ہوا ہے آپ رما اور رُکمنی سمیت اِس یگیوپویت کو منظور فرمائیے۔ (۳۰) ہے دیو دیو!
بہت قسم کے جواہرات سے آراستہ اور سونے اور موتیوں کا بنا ہوا یہ آبھوشن آپ اپنی پیاری رُکمنی
سمیت قبول کیجئے۔ (۳۱) ہے رُکمنی ناتھ! دہی۔ دودھ۔ گڑ۔ اَن۔ پُوئے لڈو۔ برفی وغیرہ منظور
فرمائیے۔ ہے پربھو! ہمیں سناتھ کریئے۔ (۳۲) ہے بردان دینیوالی پربھو! پیاری رُکمنی سمیت
بڑا آنند دینے والی یہ دھوپ اور اگر کی خوشبو سے بسی ہوئی اِس کو قبول کیجئے۔ (۳۳) ہے پربھو! تم دُنیا
میں پھنسے ہوئے بھگت پُرشوں کے سنسار روپ اندھکار کے دور کرنیوالے ہو تم جگت کو دیکھنے کیلئے
اِس دیپک کو قبول کرو۔ (۳۴) ہے کنول دل نین! ہے پیتامبر دھاری! ہے شیام سندر!
ہے چتربھج! ہے دیویش! ہے اچیُت! میں تمہاری شرن آیا ہوں رُکمنی اور آپ ہماری رکشا
کریئے۔ (۳۵) اسطرح کی بدھی سے پوجن کرتی ہوئی استریوں کو دیکھکر بیچاری سرسوتا انکے پاس
گئی اور مہرشی ہشوامتر جی کو پرنام کرکے ہاتھ جوڑے ہوئے بہت پیاری اور
میٹھی باتوں سے کہنے لگی۔ (۳۶) سرستا بولی کہ ہے دیو! میں بدنصیب

پتال کے چرنوں میں پڑا ہوا دیکھ کر غصہ میں بھر کر کہنے لگی کہ تمھاری یہ کنیا شرمشٹھا میری باندی رہے
۔ (۱۳) گیان وان راجہ نے دیوتو کے پرم بلوان۔ بیٹے کو یاد کرکے کنیا کو بلایا اور دیویانی کی داسی
بناکر اپنے مکان کو چلا گیا۔ (۱۴) پھر شکراچاریہ جی نے راجہ ججاتی کو بلاکر پرتی لوم بواہ کی ریت سے
بہت ٹھیک طور سے اُسے دیویانی دیدی اور دیویانی کے ساتھ میں اُسکی داسی شرمشٹھا بھی دیدی
۔ (۱۵) شکراچاریہ جی راج پتری شرمشٹھا کو نذر کرکے راجہ ججاتی سے کہنے لگے کہ اگر تم اِس راج پتری
کو اپنے پلنگ پر بلاؤ گے تو فوراً ہی تم بوڑھے ہوجاؤ گے۔ (۱۶) راجہ ججاتی نے گرو شکراچاریہ
جی کا کلام سنکر ڈر کے مارے دیویانی کی سکھی بڑی روپ والی شرمشٹھا کو ایسی جگہہ رکھا جہاں ہروقت
اپنی آنکھوں کے سامنے رہے۔ (۱۷) زاں بعد غمگین اور رنج سے پریشان ڈر کی ماری
راج کماری شرمشٹھا روزمرہ ننو باندیوں کے ساتھ میں دیویانی کی سیوا اور خاطر کرنے لگی۔
۔ (۱۸) ایکدفعہ شرمشٹھا جنگل میں گنگا کنارے پر بیٹھ گئی اور رونے لگی۔ یہ بیٹھی ہوئی رو رہی تھی
اُسیوقت کیا دیکھا کہ مہرشی بسوامتر استریوں سے گھرے ہوئے بیٹھے ہیں۔ (۱۹) اور آپ
برت دھارن کرکے خوشبودار چیزوں سے بسے ہوئے ہیں اور بہتر خوشبو والی سندر روپ والی عورتیں
اُنکے چاروں طرف بیٹھی ہیں اور وہ بسوامتر جی دھوپ دیپ پھولونکی مالا اور طرح طرح کی سامگریوں
سے اُن استریوں کو برت کرا رہے ہیں۔ (۲۰) مہرشی بسوامتر جی نے ویدی کے بیچ
میں عمدہ نشانات سے اشٹ دل کنول بنایا تھا۔ ویدی کے چاروں کونوں پر چار کیلے کے
درخت کھڑے تھے ایک ڈیرے میں سونے کا سنگھاسن زیب دے رہا تھا اُسکے اوپر بہت سندر
طرح طرح کے رنگوں سے آراستہ باسدیو بھگوان کی مورتی براجمان ہو رہی تھی (۲۱-۲۲)
سوت جی کہتے ہیں کہ ہے شونک غیرہ رشیو! جسطرح بسوامتر جی نے اُن عورتوں کو پوجن کرایا اُسکی بدھ یہ ہے
کہ پرش۔ سوکت کا پاٹھ کرکے قسم قسم کے بہت اچھے خوشبودار جل سے پنچامرت سے اور پنچ گویہ سے براہمنوں
کے اُچارن کئے ہوئے منتروں کے ذریعہ باسدیو بھگوان کو اشنان
کراکر سندر سنگھاسن کنول دل پر قایم کرکے اور کھوڑ شش اُپچار وں کے ذریعہ۔ پندرہ اُپچاروں سے

سولہ قسم کی سامگری

کے مشورہ سے رُکمنی برت کرایا ۔ (۱) یہی برتا رسا ئنس برت کی بدولت پتر والی خوش نصیب بہہ جنبت کا میاٹہ اور نوجوان ہوئی ۔ (۲) یہ سُنکر شونک وغیرہ رشی بولے کہ ہے سوت جی! اس رُکمنی برت کی کیا بدھی ہے؟ کیا پھل ہے؟ اور اِس بڑے اُتم دھرم کے ملے ہوئے برت کو سب سے پہلے کس نے کیا ہے؟ سو ہمارے واسطے بیان کیجئے ۔ (۳) یہ سُن کر سوت جی بولے کہ ہے برہمنو، میں سب حال کہتا ہوں سُنو۔ ایک زمانہ میں برکھ پروا نام دیت کی پتری شرمشٹا تالاب کے پانی میں اشنان کر رہی تھی سو اُسوقت سو مہیشور مہا دیوجی کو دیکھا ۔ (۴) شرمشٹا سکھیوں کی منڈلی اور دیویانی سمیت جل کا کھیل کر رہی تھی سو شِب جی کو دیکھتے ہی ڈر کر فوراً پانی میں سے نکل آئی اور کپڑے پہن لئے ۔ (۵) تہاں دیتیا گرو شُکراچاریہ کی پتری دیویانی کے کپڑے دھرے تھے سو بھول سے دیویانی نے شرمشٹا کے کپڑے پہن لئے تب کپڑے بدلجانے سے شرمشٹا غُصہ میں بھر کر کہنے لگی کہ اری بھکشک! میرے کپڑے اوتار دے ۔ (۶) پھر داسیوں والی دانوکی پتری شرمشٹا نے دیویانی کو کپڑے سے باندھ کر کوئیں میں ڈالدیا اور گھر کو چلی گئی ۔ (۷) دیویانی کوئیں میں پڑی ہوئی رونے لگی اُسوقت نہش کا پتر راجہ ججاتی پانی پینے کے لئے اُس کوئیں پر آیا اور دیویانی کو نکالکر ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ ہے سُندر مُکھی! تو کون ہے؟ ۔ (۸) سو شُکراچاریہ جی کی پتری دیویانی شرم اور خوف سے کپڑے پہنتی ہوئی راجہ کی طرف دیکھتی ہوئی شرمشٹا کا سارا احوال کہنے لگی ۔ (۹) سو دیویانی کا سب مطلب جانکر راجہ نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کی اور کچھ دور تک اُس کے ساتھ جاکر اچھی طرح سے اطمینان دلایا۔ اور اپنے راج مندر کو چلا گیا ۔ (۱۰) پھر دیویانی نے بھی گھر جاکر پتا شُکراچاریہ جی سے شرمشٹا کا سارا حال کہا۔ شُکراچاریہ جی اس بات کو سُنتے ہی غُصہ میں بھر گئے یہ سُن دیت راج برکھ پروا نے انکو نمسکار کیا ۔ (۱۱) اور کہا کہ ہے پربھو! اگر میرے اوپر آپ کو غصہ ہے اور اگر میں ڈنڈ دینے کے لائق ہوں اور قصور مند شرمشٹا کے اوپر آپ کا غُصہ ہے تو آپ حسب منشا ڈنڈ دیجئے ۔ (۱۲) ازاں بعد دیویانی و دیت راج برکھ پروا کو

اور مدبرکؔ آشرم میں جاکر پوری تپسیا کرکے آتما کو پرب برہم میں ملا دیا اور پورن سروپ ہوکر پنچ بھوتاتک شریر کو چھوڑ دیا۔ (۴۳) پتی سے بڑی پریتی رکھنے والی پتیبرتا سُمتی بھی مری ہوئی پتی کو سینہ سے لگا کر آگ میں سما گئی اُسوقت سورگ لوک میں دیوتا اُسکی اُستتی کرنے لگے۔ (۴۴)

کلکی بھگوان نے منیوں کی زبانی پتا اور ماتا کے سورگ لوک کو جانیکا ماجرا سُنکر محبت میں مُبتلا ہوکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور پورے طریقہ سے شرادھ وغیرہ کریائیں کریں۔ (۴۵) لوکک آچار اور ویدک آچار پرایَن دھرماتما کلکی بھگوان دیوتاؤں کی پرارتھنا سے سنبھل نگر میں رہکر رما اور پدما سمیت رعایا کی پرورش اور تخت سلطنت کو اپنے قدموں سے رونق افروز کرنے لگے۔ (۴۶)

جنہوں نے تیرتھوں کو بھی پوتر کر دیا ہے ایسے پرسرام جی تیرتھوں میں پھرنے کے ارادہ سے مہیندر پربت کی چوٹی سے اُتر کر کلکی بھگوان کا درشن کرنے کے لئے سنبھل نگر میں آئے۔ (۴۷) بدھی کے جاننے والے کلکی بھگوان پرسرام جی کو دیکھتے ہی خوشی کے ساتھ پدما اور رما سمیت سنگھاسن سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور پورے طور سے پرسرام جی کا پوجن کیا (۴۸) اور بہت اچھی تاثیر رکھنے والی غذاؤں سے پرسرام جی کو بھوجن کرایا بعدہٗ جسپر کہ بہت بیش قیمت بچھونا بچھ رہا تھا ایسے آراستہ پلنگ پر سولا دیا۔ (۴۹) گرو پرسرام جی بھوجن کرکے سو رہے اُسوقت کلکی بھگوان نے اُنکو پیر دباکر بہت خوش کیا اور عاجزی کے ساتھ بڑی شیریں کلامی سے کہا۔ (۵۰) کہ ہے گرو! آپکی توجہ سے میرا دھرم۔ ارتھ۔ کام یہ تروَرگ سدھ ہو گیا۔ اُسوقت راجہ ششی دھوج کی پتری کی ایک عرض ہے سو سُن لیجئے۔ (۵۱) راجہ ششی دھوج کی پتری اپنے پتی کا یہ کلام سُنکر بہت خوشی سے پرسرام جی سے یہ پوچھنے لگی کہ ہے رشے اسطرح ہم نیم جپا در برت کریں جس سے ہمارے حسب دلخواہ پتر ملے گا۔ (۵۲)

ستر ہواں ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! پھر پرسرام جی نے ششی دھوج کی پتری رما کو پتر کا خواہشمند دیکھکر کلکی بھگوان

یہ سُن جیو بولا کہ ہے مایے! میرے بغیر تمھاری پرا گیتا ۔ پر کاش اور وشے کی خواہش کبھی
نہیں ہوسکتی (۳۲) یہ سُنکر مایا بولی کہ جیو مایا کے ذریعہ منتر کی مانند کام اور چیشٹا کرتا ہے ۔ مایا کے
ذریعہ ہی زندگی بسر کرتا ہے اور ہاتھی کے کھائے ہوئے بیل کیطرح بیقابو ہوکر بھی قابو والا معلوم
ہوتا ہے ۔ (۳۳) یہ سُنکر جیو بولا کہ اری نادان! میرے سنسرگ سے پیدا ہوکر تو نے طرحطرح کے
نام روپ دھارن کئے ہیں ۔ اری جسطرح بیبھچارنی استری اپنے پتی کی بُرائی کرتی ہے
اسیطرح تو میری برائی کیوں کرتی ہے؟ ۔ (۳۴) جسطرح سورج کے نکلنے پر اندھیرا نہیں رہتا
ہے اسیطرح میرے نہ ہونے پر تیرا ابھاو ہو جاتا ہے ۔ جسطرح نوین میگھ منڈل سورج کو ڈھک کر
خود ظاہر ہوتا ہے اسیطرح تو میری مل سی کر کے شوبھا کو پراپت ہوتی ہے ۔ (۳۵) ہے مایے!
تو لیلا روپ درخت کی چھال روپ ہوتی ہے قسم قسم کی ہونیکے سبب تو اس جگت کے آدانت
اور مدھیہ میں اندر جال کیطرح شوبھا کو پاتی ہے ۔ (۳۶) اسطور وشیوں کے بیاپار سے
شونیہ نتیہ مانسک بیاپار رہت ابھوتک جیون شونیہ ستھیر دیکھ کر مایا نے اُسے چھوڑ دیا ۔ (۳۷)
مایا نے مجھے چھوڑ کر اسطرح بددعا دی کہ ارے اپریہ! اس لوک میں کاٹھ اور دیوار کی مانند تیری
موجودگی یعنی پرتیکش پراپتی کبھی نہیں ہوئیگی ۔ (۳۸) سو ہے بشنو بش تمھارے پتر جگت روپ
پر بھو کلکی بھگوان کی ہی وہ مایا ہے تس مایا کو جانکر شری ہری کے بیچ آتم سمرپن کر کے خواہش کی
موافق غور کرو (۳۹) تم پھل پانے کی خواہش سے آزاد صحبت دنیا سے خالی ۔ قناعت کرنیوالے
اور سب قسم کی لذات کی خواہش سے آزاد ہو جاؤگے ۔ یہ جگت بشنو بھگوان میں موجود ہے ۔
بشنو بھگوان بھی اس جگت میں بیاپ رہے ہیں ایسا گیان تم کو حاصل ہو جائیگا پھر جیو آتما کو پرن
پرماتما میں قایم کر کے سارے کاموں کی قید سے نجات پا جاؤگے ۔ (۴۰) دونوں رشی
بشنو بش کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کر کے اور کلکی بھگوان کی پردکشنا کر کے کپل آشرم کو چلے
گئے ۔ (۴۱) اور بشنو بش نے جسوقت ناردجی کی زبان سے سنا کہ میرے پتر کلکی بھگوان
ساکشات ترلوکی ناتھ ناراین ہیں اُسیوقت سنسار آشرم کو چھوڑ کر بن کو چلے گئے ۔ (۴۲)

سادھو پرشوں کا دل ہی دھرم ہے۔ سادھو پرشوں کے کلام ہی سناتن دیوتا ہیں۔ سادھو
پرشوں کے کرم ہی ککرم کے ناش کا سبب ہیں اس لئے سادھو پرش شری ہری کی مورتی ہی
ہیں۔ (۲۱) دشٹوں کا ناش کرنیکی غرض سے ہونیوالے کرشن اوتار میں کرشن بھگوان کا
نتیشر جسطرح پہنچ بھوتک نہیں ہے اسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ اس ترلوکی میں بشنوؤں کا
شریر بھی پنچ بھوتک نہیں ہے۔ (۲۲) ہے برہمن! مایا کے بھرے سنسار کے سمدر میں آپ
بشنو بھگوان کی روپ ناؤکا کے ذریعہ پار کرنے والے ملّاح ہو اس سبب سے میں آپسے پوچھتا ہوں
کہ ہے جگت ہتکاری! میں کس کرم کے ذریعہ اس سنسار روپ دکھ کے سمدر سے چھوٹکر پہنچنے
کرنیوالے اوتم موکش پد کو پا سکوں گا سو کہئے! (۲۳-۲۴) یہ سنکر نارد جی بولے کہ مایا کیسی
شنو بھنا ہے! کیسی زبردست ہے! کیسا سب کو متعجب کرتی ہے! کیسے تعجب کی بات ہے بشنو روپ
کلکی جی کے پتا ماتا کو بھی یہ مایا نہیں چھوڑتی ہے۔ (۲۵) پورن نارائن جگت پتی کلکی بھگوان
جن کے پتر ہیں ایسے بشنو یش پتر کو چھوڑکر مجھسے موکش مانگنے کی التجا کرتے ہیں۔ (۲۶)
برہم پتر نارد جی ایسا خیال کر برہم یش کے پتر بشنو یش کو ایکانت میں برہم گیان دینے کے
لئے اسطرح کہنے لگے۔ (۲۷) نارد جی بولے کہ دیہہ کا ناش ہونے پر جیو پھر
دیہہ دھارن کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ ایسا دیکھکر مایا نے جو کہا وہ میں بیان کرتا ہوں
سنو! اس کو سن کر مکتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ (۲۸) بدھ صیاحل پہلے مایا اپنی خواہش
کے بموجب استری کا روپ رکھکر کہنے لگی۔ مایا بولی کہ میں مایا ہوں اور میں نے
تجھے چھوڑ دیا ہے۔ پھر تو کیوں جینے کی خواہش کرتا ہے؟ (۲۹) یہ سنکر جیو بولا کہ

ہے مایا! میں جیون دھارن نہیں کرتا ہوں کیونکہ شریر ہی جیو کا بھرم ہے اور
(دہم) اس ابھمان کے ذریعہ بھید گیان ہوئے بنا دیہہ کسطور پر دھارن ہو سکتی ہے۔ (۳۰)
یہ سن مایا بولی کہ دیہہ دھارن کرنے پر دیہہ کے میل سے جسطرح بھید گیان ہوتا ہے اسیطرح کی
عقل تمھاری اسوقت کیوں ہو رہی ہے؟ صورت مایا کی مطیع ہے اسوقت بغیر مایا کے تمھاری صورت کیسی ہو رہی ہے؟ (۳۱)

نے طرح طرح کے چابنے لایق چوسنے لایق چاٹنے لایق پینے لایق بھوئے پوری حلوا۔ کیوڑہ پھل مول اور اور طرح طرح کے پدارتھوں سے خوب اچھی طرح سے بھوجن کرایا یہ یگیہ پوری طور سے پورا ہوا۔ اس یگیہ میں اگنی پاک کرنیوالا۔ ورن جل دینے والا اور بایو پر سنّے والا ہوا۔ کنول مول نین کلکی بھگوان نے حسب دلخواہ عمدہ عمدہ کھانوں وغیرہ کے ذریعہ ناچنے گانے اور باجونکے ذریعہ اسطرح کے ہر ایک یگیہ میں کئے ہوئے طرح طرح کے اتسووں کے ذریعہ سب کو بہت خوش کیا اور اُن کلکی جی نے بچہ بڑے اور عورتوں وغیرہ سب ہی کو انکے حسب دلخواہ روپیہ و پیشوں وغیرہ دیکر انکی ہر طور کی تعظیم و تکریم اور انکا آدر کیا۔ (١٠ = ١١ = ١٢ = ١٣) رمبھا نامک اپسرا ناچنے لگی نندی باجا بجاکر تال دینے لگا۔ ہوہو نام والا گندھرب گانے لگا۔ اُن ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان نے براہمن وغیرہ ست پاتروں کو زیادہ دھن دیا۔ (١٤) پھر پتا سے اجازت لیکر کلکی جی گنگا کے کنارے پر رہنے لگے ادھر وِشنو یَش کی سبھا میں براہمن اور پنڈت لوگ اگلے راجاؤں کے دلچسپ حالات بیان کر کے سب کو خوش کرتے ہوئے اور ہنستے ہوئے سبھا کو رونق دے رہے تھے اُسیوقت میں جن کا دیوتا پوجن کرتے ہیں مہرشی نارد جی اور تمبرو وہاں آئے۔ (١٥ = ١٦) پرم تپسوی وِشنو یَش نے انہیں خوش ہو کر اُن دونوں مہرشیوں کا پوری طور سے پوجن کیا اور اُتم روپ تن کا پوجن کرنے کے بعد عاجزی بھرے ہوئے دل سے وشنو بھگت بین لئے مہا منی نارد جی سے بہت خوشی سے کہنے لگے۔ (١٧) وِشنو یَش بولے میرا کیسا اچھا نصیب ہے؟ میرا صدہا جنموں کا اکٹھا کیا ہوا بھاگ کیسا عجیب ہے؟ آپ پورن روپ ہو ہماری مکتی کے لئے ہی آپکا درشن ہوا۔ (١٨) آج آپکا درشن اور پوجن کرنیسے میرے پتر تر بہت ہو گئے۔ میں نے جو اگنی میں آہوتی دی تھیں وہ آج سوپھل ہو گئیں آج ہمارے دیوتا بھی خوش ہو گئے۔ (١٩) جن کا پوجن کرنے سے وشنو بھگوان پرسنّ ہوتے ہیں۔ جن کا درشن کرنے سے پھر سنسار میں جنم نہیں ہوتا ہے۔ جن کو چھونے سے پاپوں کے ڈھیروں کا ناش ہو جاتا ہے ایسے سادھوؤں کا ملنا کیسا عجیب ہے؟ (٢٠)

بن میں کوکامکھ نامک مقام میں تپسیا کرکے شری ہری کا دھیان کرتا ہوا سو درشن چکر ست مارا جاکر بیکنٹھ دھام کو چلا گیا۔ (۱۵)

سولھواں ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے برہمنو! میں نے تمھارے لئے یہ راجہ ششی دھوج کا ماجرا کہا ہے۔ ہے رشیو! اب میں پھر کلکی بھگوان کا عجائب روایت تمھارے لئے بیان کرتا ہوں سو سنو (۱) کلکی جی کے راج سنگھاسن پر بیٹھنے پر وید۔ دھرم۔ ست جگ۔ دیوتا اور استھاور جنگم ساری جیو خوش اور قوی دل ہوئے اور پورے کامیاب ہوئے۔ (۲) کلجگ کے پوجاری براہمن طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ کی ہوئی دیوتاؤں کی مورتیوں میں بازیگر کیطرح بیوپار کرتے تھے یعنی جھوٹی باتوں سے دھوکا دینے والے ہوتے تھے سو اسوقت بلا کپٹ کے بیوپار کرنے والے ہو گئے اسوقت اور کہیں بھی مایا موہ کے بھرے ہوئے سادہوؤں کو دھوکا دینے والے پاکھنڈی نہیں رہے۔ کلکی جی کے راجہ ہونے پر سب انگوں میں تلک لگانے لگے۔ (۳) (۴) اسطور سے کلکی جی پدما اور رما سمیت سنبھل گانوں میں رہنے لگے۔ ایکبار اُنکے باپ نے اُن سے کہا کہ دیوتا جگت کا ہت کرتے ہیں اسواسطے دیوتاؤں کے لئے تم یگیہ کرو! (۵) کلکی جی پتا کا بچن سن کر دل میں بہت خوش ہوئے اور کمال عاجزی سے کہنے لگے کہ میں دھرم۔ کام اور ارتھ کی سدھی کے لئے کرم کانڈ میں بیان کئے ہوئے راجسویہ اشومیدھ اور بہت طرح کے بڑے بڑے یگیوں کے ذریعہ یگیہ پتی شری ہری کی آپاسنا کرونگا۔ (۶۔۷) زاں بعد کلکی بھگوان نے کرپ۔ رام۔ بیاس۔ بششٹ۔ دھومیہ۔ اکرت برن۔ اشوتھاما۔ مدھو چھند۔ مندپال وغیرہ مہرشیوں کو اور وید کے پارگامی مہاتما براہمنوں کی پوجا کرکے گنگا جمنا کے بیچ میں یگیہ کے پیچھے دکشنا اور اسنان ہوکر دکشنا دی۔ (۸۔۹) پھر ان کلکی بھگوان

جو پورن بھاد سے پراپت ہوتی ہے۔ جو اَدویت بھاد سے پراپت ہوتی ہے۔ جو پناہ لانیوالوں کی پرورش کرتی ہے جو دُنیا کی ابتدا۔ درمیان اور اخیر یعنی سب وقتوں میں موجود اور ظاہر رہتی ہے جو دیوتا۔ انسان۔ پرند۔ چرند وغیرہ طرح طرح کی صورت سے ظاہر ہوکر جلوہ دکھا رہی ہے۔ جو سب کا بھروسہ اور برہم روپ ہے تس بھگوتی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۷) جس کی ہونی میں ترلوکی پنج بھوت کے ذریعہ پر کاشمان ہو رہی ہے جسکے حکم کے بغیر کال۔ دلیو۔ کرم وغیرہ کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا ہے تس سب سریشٹا (تمام) سربا دھارنی بھگوتی کو نمسکار کرتا ہوں۔ (۸) جسکے ہونے سے زمین میں گندھ۔ جل میں رس۔ تیج میں روپ۔ ہوا میں سپرش (چھونا)۔ خلا میں آواز وغیرہ طرح طرح کے عجائبات ظہور پا رہے ہیں تس بشو یا یعنی بشوروپا بھگوتی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۹) تم برہما کی انگ سروپ سرسوتی ہو۔ تم رودر کی رودرانی ہو۔ تم نارائن کی لکشمی ہو۔ اور سورگ کے اندر کی شریشٹ استری ہو اندرانی ہو۔ ہے مایے! تم بشوروپ سے پرکاشمان ہو رہی ہو۔ (۱۰) تم بال دستھا میں بالک روپ ہو۔ تم یوبن (جوانی) اَدستھا میں یُوتی روپ (جوان عورت) ہو۔ تم استریوں کی بردھ اوستھا میں بردھا روپ ہو (استری ماتر تمھارا ہی پرکاش ہے) تم کال سروپ ہو۔ تم کام روپ ہو مُنی لوگ قسم قسم کے یگیہ اور دیوگوں کے ذریعہ تمھاری آپاسنا کرتے ہیں۔ تم گیان سے پیدا ہوکر شوبھا کو پراپت ہوتی ہو۔ (۱۱) بھگت پُرش تم سے بردان مانگتے ہیں۔ تم بھگتوں کو بردان دیتی ہو۔ تم لوگوں کو سِدھی دیتی ہو۔ تم ہی برتا۔ دھنیا۔ لوک ماتیا۔ سوکنیا۔ چنڈی درگا۔ کالکا وغیرہ قسم قسم کے طرح طرح کے دیش اور طرح طرح کے لباسوں سے جلوہ دکھا رہی ہو۔ (۱۲) ہے جگت کی آدی روپ! ہے دیوی! جب کوئی پُرش اپنے دِکھیں دیوتاؤں کے پرنام کئے ہوئے تمھارے چرن کنولوں کا صدق دل سے دھیان کرتا ہے یا جب کوئی اپنے کانوں سے تمھارے پاک ناموں کو سُنتا ہے تو اُسکو دھرم سمپدا کی پراپتی ہوتی ہے اور وہ سب طرح کی سِدھی حاصل کر لیتا ہے۔ (۱۳) شری سُکدیو جی نے یہ پوترمایا کا استوتر کہا ہے راجہ مشتی دھوج مہرشی مارکنڈے جی سے یہ مایا کا استوتر پاکر سِدھی کو پراپت ہوگیا۔ (۱۴) پھر راجہ مشتی دھوج

اور بیان کرکے اور شری ہری کا پوجن کرکے اوقات بسر کرنے لگے ۔ (۳۳)

پندرہواں ادھیائے

شونک بولے کہ ہے سوت جی مہاراج! راجہ ششٹی دہوج مایا کی استتی کرکے کہاں چلے گیئو؟ ہے سوت جی! آپ تتوں کو جاننے والے ہو۔ اس لئے مایا کی استتی کسطرح ہے سو بیان کرو۔ مایا کی کتھا اور وشنو بھگوان کی کتھا جدا نہیں ہے اس سبب سے پاپوں کو دور کرنیکو واسطے آپ اُس مایا کی استتی بیان فرمائیے ۔ (۱) یہ سُن سوت جی بولے کہ ہے منیوا مہرشی مارکنڈے جی کے سوال کرنے پر پاک دل والے شکدیو جی نے بہت ہی اوتم مایا کی استتی تن کے لئے بیان کی تھی میں اس وقت وہی مایا کی استتی بیان کرتا ہوں وہ سُنیئے ۔ (۲) میں نے جسکو پڑھا اور سُنا ہے اور جس کے پڑھنے سے اور سُننے سے لوگوں کی تمام مرادیں حاصل ہو جاتی ہیں جسکے سُننے پڑھنے وغیرہ سے سارے پاپ اور تاپ دور ہو جاتے ہیں وہ مایا کی استتی میں بیان کرتا ہوں سُنیئے ۔ (۳) مارکنڈے جی کے سوال کرنے پر شری شکدیو جی کہنے لگے کہ وشنو بھگوان کا پورا بھگت راجہ ششٹی دہوج اپنے بھلا ٹ نگر کو چھوڑ کر سنسار کے بندھن سے چھوٹنے کی غرض سے مایا کی استتی کرنے لگا ۔ (۴) راجہ ششٹی دہوج بولا کہ جو (ہرینگ) (ह्रीं) بیج روپ ہے جو شدھ سروپ ہے جس سے برہما وشنو اور مہادیو جی وغیرہ کی پیدائش ہوئی ہے جسکا چاروں وید بیان کرتے ہیں جو سوکشم اور مہا روپ ہے ۔ جس کی گنتا میں پنچ بھوت اور پنچ تناتر رہتے ہیں دیوتا ۔ گندھرب اور سدھ گن جسکا پوجن کرتے ہیں اُس بھگوتی (مایا) کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔ (۵) جو لوک سے پرے ہے جس سے دویت بھاو کا آروپن کیا جاتا ہے بیاس سنا تن وغیرہ مہرشی جسکو پرنام کرتے ہیں گیانی لوگ جسکی استتی کرتے ہیں جو کال کے انرنگ میں گھومتی رہتی ہے جسکی کرپا کی لیلا سے جیو سنسار سمندر میں پیدا ہوتے ہیں [illegible] (۶)

مہامنتی کا پتر امرش ہوا۔ امرش کا پتر دھی مان سہسرنامک ہوا انسکا پتر پرسیدہ اسی نامک ہوا۔ (۲۲)
جس کے بنش میں بہت سے نام والے راجاؤں کی پیدائش ہوتی تس راج سنگھ مشہور مرو کو اجودھیاپوری کا
راج تلک دیکر بنتری ہری خاندان منیوں کو ساتھ میں ساتھ میں لئے ہوئے متھراپوری میں گئے اور تن مہا
پربھو نے راجہ سورج کیتو کو متھراپوری کے راجیہ میں تخت نشین کردیا۔ (۲۳=۲۴) پھر بارن وت میں گھر
وہاں دیوی کو راجہ بناکر اس کو آرتھل۔ برستھل۔ مالکند۔ ہستناپور۔ بارن وت ان پانچ دیشوں
کا مالک بناکر بنتری ہری سنبھل کو چلے آئے پھر بھرات بنسل نتری ہری نے کبی کو شومبھ پراگیہ کو پونڈ
اور سومنت کو پولند اور مگدھ دیش دیدیا۔ (۲۵-۲۶) زاں بعد جگدیشور کلکی بھگوان نے اپنے
گوتر کے لوگوں کو کیکٹ۔ مدھیہ کرناٹک۔ اندھر اور اوڈر یہ سب ملک دیدیئے۔ (۲۷) پھر
بڑے تیجوان کلکی بھگوان نے اپنے آپ سنبھل نگر میں رہ کر نیتا کہ بوپ کو کنگ دیش اور کپال دیش
دیدیا۔ (۲۸) پھر تن کلکی بھگوان نے دوارکا کے علاقہ میں چول۔ بربر اور کرو دیش۔ کرت بریا
وغیرہ پتروں کو دیدئے۔ (۲۹) اور پوری بھگت پتا کو دھن اور رتن دئے پھر سنبھل کر رہنےوالے
رعایا کے لوگوں کو سب طرح سے آنند دیتے ہوئے گرہستھا شرم میں رہ کر رما اور پدما کے ساتھ
آنند کے ساتھ وقت گذارنے لگے۔ ترلوکی میں ستجگ چھاگیا۔ (۳۰=۳۱) دیوتا لوگ شاستر
میں کہے ہوئے طریق کے بموجب پرانیوں کو پھل دیتے ہوئے سب کے سب پھرنے لگے
زمین میں سب قسم کے اناج وغیرہ پیدا ہونے لگے۔ سب جگہ کے سب لوگ خوش اور قوی دل
ہوگئے۔ سختی۔ چوری۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹا بیوہار۔ فساد اور جھگڑے یہ سب زمین سے
اٹھ گئے۔ (۳۲) براہمن لوگ وید پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ عورتیں نہایت اچھے کام کرنیوالی
سداچرن کرنیوالی۔ برت دھارن کرنیوالی پوجا ہون کرنے میں مشغول اور پتی برتا پن دھارن
کرنیوالی ہوگئیں۔ چھتری لوگ یگیہ وغیرہ کرنے لگے ویشیہ لوگ بشنو بھگوان کی پوجا کرنے
میں مشغول رہکر دھرم کی موجب دھن کا بیوپار کرکے جیووں کا نرباہ کرنے لگے
اور شودر لوگ دوجوں کی سیوا کرنے میں مشغول ہوکر اور شری ہری کی کتھا کو سنکر

غمگین ہوں کیونکہ مجھے دیوتا۔ دیت اور انسان وغیرہ کسی کے اپنی محبت کی امید نہیں ہے۔ اسوقت میں آپکی توجہ سے امرت سے سینچے ہوئے کی مانند ہوئی ہوں۔ میں آپکو نمسکار کرتی ہوں۔ (۱۱) اِس سنسار میں میں زہرآلودہ نگاہ والی اور بڑی بدنصیب ہوں۔ آپکی نگاہ آب حیات کی تاثیر رکھنے والی ہے میں نے ایسی کون سی تپسیا کری تھی جس سے آپکے ساتھ ملنا ہوا۔ (۱۲) یہ سُن کر کلکی بھگوان بولے کہ سوندروتی! تو کون ہے؟ کس کی کنیا ہے؟ تیری یہ حالت کس سبب سے ہے؟ تونے ایسا کون سا کام کیا تھا جس سے تیری نگاہ زہر برسانیوالی ہوگئی؟ (۱۳) یہ سُن کر بِش کنیا بولی کہ ہے مہاتمے! میں چترگریو نامک گندھرب کی استری ہوں میرا سُلوچنا ہے۔ میں اپنے پتی کا دل بہت خوش کرتی ہوں۔ (۱۴) ایکبار میں اپنے پتی کے ہمراہ بِوان پر بیٹھ کر گندمادن پہاڑ کی کھوہوں میں گئی اور ایک پتھر کی سلا پر بیٹھ کر بہار وغیرہ کرنے لگی۔ (۱۵) اسوقت وہاں پر میں نے مہرشی کو قوی تندرست اور ہوشیار دیکھکر اپنے خوبصورت پن کے غرور سے ترچھی نگاہ کرکے اُن کو بُرا بھلا کہا۔ (۱۶) مہرشی بگنش نے میرے منھ سے بیعزتی کے بھرے ہوئے سخت اور نامعقول کلمات سُنکر غضبناک ہوکر مجھے بددعا دی اُنکی بددعا سے ہی میں زہرآلود نگاہ والی ہوگئی ہوں۔ (۱۷) زاں بعد مجھ سانپوں سے محفوظ کی ہوئی اِس کانچنی نامک نگری میں ناگنیوں میں ڈالدیا۔ بہت ہی بدنصیب میں پتی سے جُدا ہوکر نظر سے زہر برساتی ہوں۔ یہاں تن تنہا رہتی ہوں۔ (۱۸) میں نہیں جان سکتی کہ میں نے ایسی کون سی تپسیا کری تھی جو مجھے آپکا درشن ہوا۔ آپکے درشن سے اب میں سراپ سے چھوٹ گئی۔ اسوقت میری نگاہ بھی امرت برسانیوالی ہوگئی سو اب میں پتی کے پاس جاتی ہوں۔ (۱۹) دیکھو کیسے تعجب کی بات ہے۔ سادھو پُرشوں کی خوشی کا نتیجہ ترقی دینیوالا ہے کیونکہ رشی کا سراپ ہونے کے سبب سراپ سے چھوٹتے وقت مجھے آپکے چرن کملوں کا درشن ہوا۔ (۲۰) وہ بِش کنیا اِس قسم کی گفتگو کرکے سورج کی سمان تیجوان بِوان پر بیٹھ کر سورگ لوک کو چلی گئی اور کلکی بھگوان نے مہامتی نامک راجہ کو اس کانچن پوری کا مالک بنا دیا۔ (۲۱)

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! زاں بعد بڑے تیجوان کلکی بھگوان قسم قسم کی باتوں سے اپنے خسر راجہ ششی دہوج کو خوش کر کے راجاؤں سمیت چلے گئے۔ (۱) راجہ ششی دہوج بھی کلکی بھگوان سے بھینٹ بر پاکر ماہیشوری جہا یا کی آشتی سے مایا روپی بھاؤں سے چھٹکر اپنی پریہ استری سمیت بن کو چلا گیا۔ (۲) زاں بعد کلکی بھگوان اپنی فوج کے گروہ سمیت کانچنی نامک نگری میں گئے وہ نگری پہاڑ اور قلعوں سے گھری ہوئی اور زہریلے زہر کے برسانیوالے سانپوں سے محفوظ تھی۔ (۳) ادھر بھی راجاؤں کو جیتنے والے سندر روپ کلکی بھگوان اپنی فوج سمیت اُس دشوار گذار قلعہ کو توڑ کر نگری میں گھس گئے۔ (۴) اور دیکھا کہ وہ بستی قسم قسم کی منیوں اور سونے کی ڈھیریوں سے آراستہ تھی۔ اُس نگری کے ہر ایک مقام میں ناگ کنیا رہتی تھیں بیچ بیچ میں کلپ برکش رونق بار رہے تھے مگر وہاں آدمی ایک بھی نہ تھا۔ (۵) کلکی بھگوان یہ تمام ماجرا عجائب غرائب دیکھکر ہنستے ہوئے راجاؤں سے کہنے لگے کہ دیکھو! یہ سانپوں کی بستی ہے اور کیسی اعلیٰ درجہ کی خوبصورت ہے یہ مقام انسانوں کو بہت ہی خوف دینیوالا ہے اسمیں صرف ناگ کنیائیں رہتی ہیں اس نگری میں آگے کو چلیں یا نہیں؟ سو کہو۔ (۶) لکشمی پتی پربھو شری ہری اور راجوں نے مشورہ کیا لیکن اسبارہ میں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے کوئی انتظام نہ کر سکے تب تو فکر کرنے لگے اُسیوقت آکاش بانی ہوئی کہ (۷) اس نگری میں فوج سمیت جانا تمھیں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے اندر رہنے والی بش کنیا کی نظر پڑتے ہی سوائے تمھارے اور سب مرجائیں گے۔ (۸) کلکی بھگوان ایسی آکاش بانی سنکر فوراً ہی ہاتھ میں تلوار لے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور طوطے کو ساتھ میں لیکر اکیلے ہی چلدئے۔ (۹) کچھ دور جاکر کلکی بھگوان نے ایک اپورب کنیا دیکھی جسکو دیکھکر بڑے مستقل مزاج گیانیوں کا بھی استقلال جاتا رہے وہ کنیا بڑی روپ والی رمانا تھ کلکی بھگوان کو دیکھکر کہنے لگی۔ (۱۰) بش کنیا بولی کہ اس جگت میں بڑے بڑے بہادر صدہا راجے اور اور بھی بہت سے آدمی میرے دیکھنے سے مردہ ہوکر طعمہ اجل ہو گئے اس سبب ہی میں بہت

سمیت شری کرشن چندر کا درشن کرتے کرتے پرانوں کو چھوڑ کر مکتی پا گیا۔ (۲۸) لیکن آپس
رشی راج جامبوان نے مہر کرشن چندر کی نو دریا دل سمان شیام مورتی کا درشن کر کے
انکو منی اور ساتھ میں اپنی جامبوتی نامک کنیا دیدی تھی۔ (۲۹) سو شری کرشن بھگوان
نے منی اور جامبوتی کو لئے ہوئے دوارکا میں آئے مجھے سبھا میں بلایا اور اُسوقت اُنہوں
نے وہ منی جسکا ملنا مہرشیوں کو بھی مشکل تھا مجھے دی۔ (۳۰) اُسوقت میں نے
بہت ہی شرمندہ ہو کر وہ منی اور ستیہ بھاما نامک اپنی کنیا شری کرشن چندر کو دیدی
شری کرشن چندر نے دونوں کی خوبصورتی کو دیکھکر اُنھیں منظور فرما لیا۔ (۳۱) کچھ دنوں
بعد پربھو شری کرشن چندر میرے پاس منی رکھکر ستیہ بھاما کو ساتھ میں لئے ہوئے مقام
ہستنا پور کو گئے۔ (۳۲) سو جب شری کرشن چندر ہستنا پور کو چلے گئے تب شت دھنوا
نامک راجہ نے مجھے مار ڈالکر منی لے لی اس سبب سے ہی بھگوان نے پہلے اوتار میں جو جو
چرتر کئے تھے وہ مجھے سب معلوم ہیں۔ (۳۳) میں نے شری کرشن چندر کو ناحق کلنک
لگایا تھا اس سبب سے اُس جنم میں میری مکتی نہیں ہوئی اس سبب سے میں اس جنم
میں کلکی روپ پرماتما شری کرشن چندر کو ستیہ بھاما روپ اپنی کنیا رتنا نامک دے کر
اچھی گتی کو حاصل کرونگا۔ (۳۴) میں نے بھی چاہا تھا کہ سودرشن چکر کے ذریعہ میری
موت ہووے سو کلکی بھگوان کے ساتھ لڑائی میں مارے جانے سے مکتی ہو جاویگی ایسا
سوچکر میں لڑائی کرنے میں مشغول ہوا تھا۔ (۳۵) جگت پتی پربھو کلکی بھگوان اسطرح
خسر کا قتل سن کر دھرم کے خوف اور شرم سے سر نیچے کو کر کے بیٹھ گئے۔ (۳۶) اس تعجب انگیز
ماجرا کو سن کر سبھا میں بیٹھے ہوئے راجہ لوگ متحیر ہو گئے اور بہت خوش ہوئے مہرشی گن کلکی بھگوان کے گنوں
کو سنکر بدرجہ کمال خوش ہو گئے۔ تیر سیان راجہ ششی دھوج کی کہی ہوئی اس اُپاکھیان کو جو کوئی سنیگا وہ ہر طرح کے
سکھ پاکر آخر کار موکش ہو جائیگا۔ (۳۷)

چودھواں ادھیائے

یعنی سمدر کے اوتر کے کنارہ پر دوبدی نام والا بندر ہے اسطرح لکھے ہوئے منتر کو جو شخص دیکھے گا اُس کو آنیوالا اسنجار نہ آئیگا۔ (۱۷) جو شخص اس منتر کو تاڑ کے پتہ پر لکھکر اپنے گھر کے دروازے پر لگا دے گا اور جو اُسے دیکھے گا اسکا باری سے آنیوالا اسنجار جاتا رہیگا۔ (۱۸) دوبدی بندر لکشمن جی سے یہ بردان پاکر تندرست اور اچھی طور سے بہت دیر تک زندہ رہا پھر بہت دیر کے بعد بلرام جی کے شستر سے مارا جاکر بندر کے قالب سے آزاد ہوگیا۔ (۱۹) اسیطرح اپنی خواہش کے بموجب سوت جی کے لڑکے لومہرشن نیم سار میں بلرام جی کے استر سے مارے گئے۔ (۲۰) ہے راجاؤ! پہلے جسوقت بشنو بھگوان نے باون اوتار لیا تھا اُس وقت جب اُنھوں نے اپنے تین قدموں سے ساری ترلوکی کو گھیر لیا تھا اُسوقت جامبوان نے اُنکے اوپر کو اُٹھے ہوئے قدم کو پرکرما دی۔ (۲۱) باون بھگوان نے من کی مانند اسکو بہت فکرمند دیکھکر دل میں خوشی مانکر کہا تھا کہ ہے رشی پت! تم بڑی زبردست ہو مجھسے بردان مانگو۔ (۲۲) برہما جی کے انش سے پیدا ہوا جامبوان یہ بات سُنکر خوش ہوا اور کہا کہ مجھے یہ بردان دو کہ آپکے چکر سے میں مارا جاؤں۔ (۲۳) باون بھگوان اس طرح کے جامبوان کے کہنے کو سُنکر کہنے لگے کہ میں جسوقت کرشن اوتار لونگا تب میرے چکر سے تمھارا سر کٹے گا اور تم کو مکتی حاصل ہوگی۔ (۲۴) سو جب شری کرشن اوتار ہوا تب ستراجت نامی راجہ ہوا میں سورج کی آرادھنا کیا کرتا تھا اُسوقت جسے منی کے سبب کرشن چندر کو ایک کلنک لگ گیا۔ (۲۵) سب سے چھوٹے بھائی کا نام پرسین تھا ایک سنگھ نے منی کے لئے میرے چھوٹے بھائی کو مار ڈالا وہ سنگھ بھی منی کے واسطے جامبوان سے مارا گیا۔ (۲۶) بڑے تیجوان شری کرشن بھگوان کلنک سے خوف زدہ ہوکر منی کی تلاش کرنے لگے پھر ایک گوپھا میں جامبوان کے ساتھ اُن شری کرشن چندر کی لڑائی ہوئی (۲۷) اُس وقت جامبوان نے اپنے پربھو کو پہچان لیا۔ اور پھر شری کرشن چندر بھگوان کے چکر سے اُسکا سر کٹا۔ جامبوان لکشمن جی

پرورش کریں گے۔ (۳) ہے دیودیوا میرا جو مقصد ہے سو آپ جانتے ہی ہیں پہلے اوتار میں آپنے
جامبوان اور دودبدی نامی بندروں کا قتل کیا تھا وہ بھی آپکو یاد ہی ہے۔ (۴) جب راجہ شُشتی دہوج
یہ کتھا کہکر اپنے استری سمیت جانے کو آمادہ ہوا اُس وقت کلکی بھگوان نے شرم سے سر نیچے کو کر لیا
سو اُس وقت راجے لوگ اسکا سبب معلوم کرنے کی خواہش سے کہنے لگے کہ (۵) ہے ناتھ! راجہ
شُشتی دہوج نے کیا بات کہی؟ اور آپ نے اُسکو سنکر سر نیچے کو کیوں کر لیا؟ سو ہم سے کہکر آپ ہمارے
تفکر کو دور کیجئیے۔ (۶) یہ سُن کلکی جی بولے کہ ہے راجاؤ! آپ اس شُشتی دہوج راجے سے ہی اسکا
سبب پوچھو یہ تمہارا فکر دور کریں گے کیونکہ یہ بڑے گیانی اور میرے پرم بھگت ہیں۔ (۷)
راجہ لوگ کلکی جی کا یہ کلام سُن کر اُنکی اجازت کی بموجب قرین طرب ہوکر راجہ شُشتی دہوج سے پھر کہنے
لگے۔ (۸) راجے بولے کہ ہے شُشتی دہوج جی! آپ بڑے بُدھی وان اور راجہ ہو تم نے اسوقت
کیا بات کہی اور تمہاری بات کو سُن کر کلکی جی نے نیچے کو سر کیوں کر لیا؟ (۹) یہ سُن راجہ شُشتی دہوج
بولا کہ پہلے جسوقت راما اوتار ہوا تھا تب لکشمن جی نے میگھناد کو مارا تھا سو لکشمن جی کے ہاتھ سے مرنے
کے سبب وہ سخت راکشس کی جون سے چھوٹ گیا۔ (۱۰) میگھناد کا قتل کرنے سے لکشمن جی کے جسم میں
ایک تیز بخار اثر کر گیا اُس سے لکشمن جی کو غشی وغیرہ ہونے لگی۔ (۱۱) آشوَنی کمار کے بنس میں
پیدا شدہ بید یہ ور دودبدی نامی بندر نے لکشمن جی کو بہت پریشان دیکھکر ایک منتر سُنایا۔ (۱۲)
اور اُس منتر کو لکھکر فوراً شری رامچندر جی کے سامنے اوپر کے مقام میں موجود ہوکر لکشمن جی کو دکھایا
۔ (۱۳) لکشمن جی اُس منتر لکھے ہوئے پتر کو دیکھکر بخار سے نجات پا گئے اور جسم میں توانائی آگئی پھر
لکشمن جی نے اُس دودبدی نامی بندر سے کہا کہ ہے دودبدی تم بر مانگو۔ (۱۴) یہ بات سُنکر
دودبدی دلمیں بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ میں یہ بر مانگتا ہوں کہ آپکے ہاتھ سے مروں اور
اس بندر کے قالب سے چھوٹ جاؤں۔ (۱۵) یہ سُنکر لکشمن جی بولے کہ میں دوسرے
جنم میں بلرام روپ سے اوتار لونگا اُس وقت میرے ہاتھ سے تمہارا بندر کا قالب چھوٹ جاویگا

"समुद्रस्योत्तरे तीरे द्विविदो नाम वानरः" (۱۶)

بھکت پُرش بھی شری ہری کی دوسرے روپ ہوتے ہیں۔ سارے چھبیس اور تیر تھوں کو بھی پوتر کرتے ہیں ہمیشہ دھرم کے کام کرنے میں مصروف رہتے ہیں سارا سار پدارتھوں کو بھلی بھانت جانتے ہیں اور آنکی ہی بھو یہ سیوک روپ دو مورتی ہیں۔ (۲۴) جسطرح بھگوان شری کرشن چندر جی کا اوتار ہوا تھا اسیطور انکے بھکت بھی وقت کے لحاظ سے اوتار لیا کرتے ہیں اسطرح وہ شری کرشن بھگوان جو بھکتوں کی آنکھوں میں نِشش روپ سے موجود رہتے ہیں سو آنکی لیلا باتر ہے۔ (۲۵) بسشٹ جی نے تکمت ہو کر بھی جو شری دھارن کیا اسکا بھی سبب یہی ہے۔ ہے راجاؤ! یہ بھگتی اور بھگتوں کا مہاتم میں نے تمھارے لئے بیان کیا۔ (۲۶) اسکو سنکر فوراً انسان کے سارے پاپ دور ہو جاتے ہیں اور شری ہری کے وشے بھگتی بڑہتی ہے اندریوں کے ادھشٹھاتر دیوتاؤں کا سُکھ اور آنند ترقی کرتا ہے راگ و دیش وغیرہ سارے دوش دور ہوتے ہیں اور مایا سوہ وغیرہ کا ناش ہوتا ہے۔ (۲۷) ترلوکی کے رہنے والے وید ویاس وغیرہ منی گن۔ وید پوران اور انکوں شاستروں کی نرمل بیاکھتا روپ امرت کے سمندر کو متھ کر اسمیں سے نکلے ہوئے سنسار بندھن سے چھوٹا ہوا لے اپنے بھگتی روپ تاز سے اور سوچھ مکھن کو حاصل کر کے ترلوکی میں شری کرشن بھگوان کی سمان ہو گئے۔

تیرھواں ادھیاء

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! خوشدل راجہ شتی دہرم سبھا میں موجود لوگوں کو قریب اپنا حال بیان کر کے ہاتھ جوڑ کر کلکی بھگوان سے کہنے لگا۔ (۱) راجہ شتی دہرم بولا کہ ہے ہرے اتم ترلوکی کے ناتھ ہو یہ سب راجے آپ کے ہی سہاری ہیں اور ان راجاؤں کو اور مجھ کو اپنا فرماں بردار خیال کیجئے۔ (۲) میں اب لوگوں کا دلپسند جو ہردوار ہے وہاں عبادت کرنے کے لئے جاتا ہوں یہ سب میرے بیٹے پوتے وغیرہ آپکے بھروسہ پر ہیں آپ ہی انکی

اسطرح بھگوتی مایا کا اُلہن کر غلام اور آقا کے طریقہ سے پوجن کرکے بھگت پرش خوش ہوتا ہے اور کسی طریق سے آرام نصیب نہیں ہو سکتا ہے ۔ (۱۴) یہ سُن راجہ بولے کہ کہ ہے راجن شُشتی دہوج اِنمی راجہ نے گرو بسشٹ کی بددعا سے قالب چھوڑ دیا تھا لیکن اُنکے کرموں کے بھوگنے کے مقام یعنی جسم میں تن راجہ نمی کو کسطرح ویراگیہ ہوا ؟ یعنی یگیہ کے اخیر میں دیوتاؤں نے خوش ہوکر اُنکو شراپ سے چھٹا دیا تھا اور دیگر قالب میں روح لیجانیکی اجازت دی تھی پھر کسطرح سے اور کیوں راجہ نمی نے چھوڑے ہوئے جسم میں داخل ہونیکو منظور نہ کیا ؟ (۱۵) اور سُننے میں آیا ہے کہ مہرشی بسشٹ جی نے اپنے چیلے نمی راجہ کے شراپ سے قالب کو چھوڑ دیا اور پھر اُسمیں داخل ہوگیا ہے راجن ! بھکت پرش مُکت ہوجاتا ہے سو مُکت پرش کسطرح پھر جنم لیتا ہے ۔ (۱۶) اس بارہ میں بھگوان کی مایا کو جاننا گیانیوں کو بھی بہت دشوار ہے یہ مایا طرح طرح کے اندرجال کیطرح دُنیا کو ہمیشہ موہ میں ڈالی رکھتی ہے ۔ (۱۷) جواب دینے میں بڑا حاضر جواب راجہ شُشتی دہوج اُن کا یہ کلام سُنکر بھکتی بھرے ہوئے دِلمیں خوش ہوکر بولا ۔ (۱۸) شُشتی دہوج بولا کہ تیرتھ چھیتر وغیرہ کے درشن کے پھل سے بہت سے جنموں میں ایشور پرماتما کی عنایت سے جیو کو سادہو پرشوں کا ست سنگ نصیب ہوتا ہے سادہو پرشوں کا سنگ ہونیسے ہی ایشور کا درشن ہوتا ہے ۔ (۱۹) پھر وہ بھکت پرش بشنولوک میں جاکر آدر بھری ہوئی دل سے بھگوان کا بھجن کرتا ہے اسواسطے جیوانو ہم بستوؤں کا بھوگ کرکے پھر دُنیا میں بھکت ہوتا ہے ۔ (۲۰) جو لوگ رجوگنی ہوتے ہیں وہ نیم سے پوری کرموں کے ذریعہ سے ہمیشہ شری ہری کا پوجن کرتے ہیں اور ہمیشہ ہری نام کو گاتے ہیں اور سدا ہی شری ہری کی صورت کا دھیان کرتے رہتے ہیں ۔ (۲۱) بھگوان کے اوتاروں کی لیلائیں کرتے ہیں ایکادشی وغیرہ ہر ایک برت رکھتے ہیں اُنسب کرتے ہیں بھگوان کی بھکتی اور پوجن کرنے کے کام میں سدا خوش رہتے ہیں ۔ (۲۲) ایسے بھکت پرش اسطرح اچھے کاموں کے پھل فوراً بھوگتے ہوئے مُکتی کی بھی خواہش نہیں کرتے ہیں اور سورگ میں رہ کر پھر جنم لیکر وہ شری ہری کی بھکتی کرتے ہیں (۲۳)

ہنسیا اور دوش بھرے یدھ کرنے میں کسطرح مستعد ہوئے سو کہئے ؟ ۔ (۲) ہم نے دیکھا
ہے کہ اکثر سادھو پرش پرانوں سے یدھ سے دھن سے اور واکیہ سے بشنو میں پھنسے
ہوئے جیووں کا ہت کرتے ہیں ۔ (۳) یہ سن راجہ شتی دھوج بولا کہ تو گرج نرروپ
جو نرگن آتما پرکرتی ہے اسی سے دویت بھاؤ کی پرپتی ہوتی ہے یہ پرکرتی ہی کام روپنی یعنی
سنکلپ وکلپ روپ ہے اس پرکرتی سے ہی چاروں وید اور تینوں لوک پیدا ہوئے ہیں
۔ (۴) جو بشنوں کی ابھلاشا کرنیوالے کامی پرش ہیں انکے لئے وید نے ترلوکی کے دھرم
قایم کرکے ادھرم کا ناش کرنے کو شکتی پیدا کردی ہے ۔ (۵) وید کے پارنگت بالشاین
وغیرہ رشی اور شِشٹ وید کی آگیا کے بموجب تن من سے وشنو بھگوان کے ارتھ یگیہ وغیرہ
کرتے ہیں ۔ (۶) میں نے بھی نت وید کے حکم کی بموجب دھرم کرم کرنے میں مستعد اور
مشغول ہو کر لڑائی کی یعنی میں نے وید کے اصول کے بموجب مارنے کو آتے ہوئے دشمن
کے ساتھ لڑائی کی ۔ (۷) سب ویدوں کے اصول کو جاننے والے بڑے عاقل
ویدویاس جی مہاراج نے کہا ہے کہ جو پرش نہ مارنے کے لایق ہے اس کے مارنے
میں جیسا پاپ ہے ویسا ہی جو شخص مارنے کے لایق ہو اسکو نہ مارنے میں پاپ
ہوتا ہے ۔ (۸) ایسا برتاؤ کرنے پر اتنا ادھرم ہوتا ہے کہ جسکا پراشچت نہیں ہوسکتا
اس سبب سے میں نے لڑائی میں آپکی فوج کو قتل کرکے دھرم ستجاگ ور کلکی جی کو لیکر چلا آیا
میرے خیال میں یہ شکتی ہی سب سے بڑھکر ہے اس بارہ میں آپکی کیا رائے ہے سو فرمائیے؟
۔ (۹ ۔ ۱۰) تب میں وید کے احکام کی بموجب جواب دونگا سب جگہ بشنو بھگوان ہی ہیں یہ اصول
اگر ٹھیک ہے تو کون کسکا ناش کرتا ہے؟ یعنی کوئی کسی کا ناش کرتا ہے اور نہ کوئی نشٹ ہوتا ہے ۔ (۱۱)
مارنیوالا بھی بشنو روپ ہے اور جو مارا جاتا ہے وہ بھی بشنو روپ ہے اس سبب سے نہ کسی نے
مارا اور نہ کوئی مرا ۔ وید کا حکم ہے کہ لڑائی اور یگیہ میں قتل کرنا پاپ میں شمار نہیں ہوتا ہے ۔ (۱۲) مہرشیوں نے
اور ہم انسوؤں نے ایسا ہی کہا ہے میں نے بھی اسی طرح بذریعہ لڑائی اور یگیہ کے بشنو بھگوان کا پوجن کیا ہے ۔ (۱۳)

دُنیا میں جن لوگوں کو ودّی کا خیال ہو رہا ہے اُن میں جن کو ستو گن کا آدربھاؤ ہے وہ نرگنتا
کو حاصل کرتے ہیں۔ جن کو رجوگن حاصل ہوتا ہے اُن کی منتے بھوگ ہیں بھلا نتا رہتی ہے اور
جن پرشوں میں تموگن زیادہ ہے وہ نرک کو بھوگنے والے ہیں۔ (۴۶) بھوگ لگا ہوا پوتر
اچھوت اور پوتر بشنو بھگوان کے نیوید جو بھگت بھوجن کرتے ہیں وہ ہی ساتوک بھوجن ہے
(۴۷) جو اندریوں کو پرشٹ کرتا ہے جس سے بیرج اور خون بڑھتا ہے جس سے عمر کی ترقی
ہوتی ہے اور جس سے جسم تندرست رہتا ہے اُس بھوجن کو راجس بھوجن کہتے ہیں۔
(۴۸) اب تامس بھوجن کا بیان کرتے ہیں کٹھ۔ کھٹّا۔ گرم۔ جلا ہوا اور باسی (رات کا
رکھا ہوا) ایسے بھوجن کو تامس بھوجن کہتے ہیں اور یہ ہی تامسی لوگوں کو پیارا ہوتا ہے (۴۹)
بن میں رہنا ساتوئک ہے۔ گاؤں کا رہنا راجس ہے اور تامس پرش جوئے کی جگہہ میں اور
مدیہ کے مقامات میں رہتے ہیں۔ (۵۰) نہ تو شری ہری کسی بھگت کو کچھ دیتے ہیں اور نہ
وہ بھگت کچھ مانگتا ہے لیکن تو بھی شری ہری اور بھگت پرش کے باہم کمال محبت معلوم ہوتی ہے
یہ تھوڑے تعجب کی بات نہیں ہے۔ (۵۱) پاک ہے دل جن کا ایسے سنک وغیرہ رشی اسطرح کے
بشنو بھگوان کے گُنوں کو سُن کر بہت خوش ہوئے اور عاجزی بھرے کلام سے استُتی کرکے
اندرا پوری کو چلے گئے۔ (۵۲)

بارہواں ادھیاے

راجہ شسنتی وصوج بولا کہ ہے راجا دُراجن کے تعجب انگیز فعل قابل بیاں ہیں ایسے بھگتوں
اور بھگتی کا حال میں نے تمہارے واسطے بیان کیا۔ اب اور کیا بیان کروں سو کہو۔
(۱) یہ سُن راجے بولے کہ ہے راجن! تم بشنو بھگوان کے پرم بھگت ہو اور ہمیشہ سب جانداروں
کی بہتری کرنے کے شغل میں لگے رہتے ہو کسی کو ایذا نہ دینا آپ کا پرم دھرم ہے پھر آپ

اور اگنی پر یعنی سوا ہا کے درمیان میں نمہ ان لفظوں کا یعنی "اوم نمہ سوا ہا" اس منتر کا
دل لگاکر سمرن کرے پھر وہ چیلہ یکسوئی قلب سے پادیہ۔ ارگھیہ۔ اور آچمنیہ وغیرہ سامگری کے ذریعہ اور
نہانے بستر۔ بھوشن وغیرہ کے ذریعہ دل لگاکر عمدہ طریقے سے شری باسدیو بھگوان کے چرن
کنولوں کا پوجن کرے پھر اپنے کنول روپی ہردے میں موجود بڑے خوبصورت سراپا سندر باسدیو بھگوان کا
دھیان کرے ‹ ۳۴ ـ ۳۵ ـ ۳۶ › اننیہ بھگتی کو جاننے والا گیانی پرش۔ بانی۔ من اور
بدھی اور اندریوں سمیت آتما کو شری ہری کی نذر کردے ‹ ۳۷ › اور دیوتاؤں کی مورتیں کلکی سروپ
اننت بشنو بھگوان کے انگ روپ ہیں تن سب دیوتاؤں کو آتما ہی ہیں وہ سب نام کلکی روپ بشنو بھگوان
کے ہی ہیں اُن سے جدا اور کچھ نہیں ہے ‹ ۳۸ › شری کرشن خدمت کرنے کے لائق ہیں میں خدمت
کرنیوالا ہوں ساری جیوتن شری کرشن چندر کے آتم روپ ہیں گیانی لوگ کہتے ہیں کہ ان ساری
جیودں کی پیدائش جہالت کے جھگڑوں کے سبب ہوتی ہے ‹ ۳۹ › جو بھگت لوگ ہیں انہیں
بھی جہالت کے جھگڑے کے سبب سیو سیوک روپ دویت بھاؤ رہتا ہے حقیقت میں شری ہری
کے سوائے کہیں کوئی بھی چیز نہیں ہے ‹ ۴۰ › بھگت پرش تن شری ہری کا سمرن کرے شری
ہری کے نام کا گان کرے جو کچھ کام کرے شری ہری کے سپرد کرکے کرے ایسا کرنے سے بھگت پرش
کو آنند اور سکھ میسر آتا ہے ‹ ۴۱ › بھگت پرش باولے کی طرح ناچے۔ روئے۔ ہنسے۔
شری ہری کا دھیان کرتے ہوئے گشت کرے۔ آتم کا سمرن ہونے کے سبب چپ چاپ رہا کرے
کہیں بھی کسی چیز میں فرق نہ سمجھے ‹ ۴۲ › اسطرح کی بلا وسواس کی ہوئی بھگوت بھگتی دیوتاؤں کو
دیتوں کو اور منشیوں کو فوراً پوتر کر دیتی ہے ‹ ۴۳ › جو نتیہ پر کرتی ہے اور جو برہم شکتی ہے وہی بھگتی
روپ سے ظاہر ہوتی ہے وہ بھگتی ہی وید وغیرہ میں سب سے برتر کہی ہے بھگتی ہی برھما بشنو اور شیو روپ
ہے ‹ ۴۴ › سنسار میں جن پرشوں کو دہی کا گیان ہے اُن میں سے جن کو ستوگن کا ابھیاس
ہے وہ بھگت ہے اور جو رجوگن کا ابھیاس ہے وہ اندریوں کے بیاروں میں لولوپ ہو رہے ہیں
اور جن پرشوں کو تموگن کا ابھیاس ہے وہ گھور کام کرنے میں دل نہاد رہتے ہیں ‹ ۴۵ ›

کی باندئیں بہت سے بیش قیمت جواہرات دیگر بھائیوں سمیت اپنے کو کرتارتھ مانا ۔ (۲۲۔
۲۳۔۲۴) سبھا میں بیٹھے ہوئے لوگ اسطرح راجہ شُشتی دمبج کے پچھلے جنم کا حال سُنکر دل میں
تعجب ماننے لگے اور اُس راجہ کو پورا بھگتیمان مانا ۔ (۲۵) پھر وہاں سبھا میں بیٹھے ہوئے
سب لوگ کلکی بھگوان کی استتی کرتے ہوئے دھیان کرنے لگے پھر وہ سارے سبھا کے لوگ
راجہ شُشتی دمبج سے بھگتی اور بھگتوں کا لکشن پوچھنے لگے ۔ (۱۶) راجہ بولے کہ بھگوت بھگتی کسکو کہتے
ہیں؟ اور بدھی کا جاننے والا بھگت کسکو کہتے ہیں؟ بھگت پُرش کیا کام کرتا ہے؟ کیا چیز
کھاتا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اور کیسی بات کرتا ہے ۔ (۲۷) ہے راجیندر شُشتی دمبج! آپکو سب
معلوم ہے اس لئے آپ سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیجئے؟ راجاؤں کے ایسے کہنے کو سُنکر شُشتی دمبج
کا کنول روپی چہرہ بشاش ہوگیا اور اُن سب کو شاباشی دیکر اُنکو سنتشٹ کرنیکے لئے پچھلے جنم کی
یاد رہنے کا سبب جو شری کرشن نام ہے اُسکو بیان کرکے جگت کو پوتر کرنے کی خواہش سے
جو کچھ پہلے برہما جی سے سُنا تھا سو کہنے لگا ۔ (۲۸۔۲۹) راجہ شُشتی دمبج بولا کہ ابتدا میں ایکوقت
برہم لوک میں برھما جی کی سبھا میں مہرشیوں کے گردہ بیٹھے ہوئے تھے اُسوقت جو سوال تم نے
مجھسے کیا ہے یہی سوال سنک رشی نے نارد جی سے کیا تھا ۔ (۳۰) میں بھی اُسوقت وہاں
ہی بیٹھا تھا سو میں نے سب اُنکے مونہہ سے وہ باتیں سُنیں ۔ ہے راجاؤ! میں نے جو جو باتیں
وہاں سُنی تھیں وہ تمام پاپوں کی ناش کرنیوالی باتیں تمہارے لئے بیان کرتا ہوں اُنکو سُنیئے
۔ (۳۱) ہے راجاؤ! سنک رشی نے نارد جی سے پوچھا کہ ہے مہرشی نارد! کسطرح شری ہری کی
بھگتی کرنے پر پُرش پھر سنسار میں جنم نہیں لیتا ہے؟ کون سی بھگتی سب سے بڑھکر ہے؟ سو آپ پہلے
بیان کیجئے ہم سُننے کے لئے اطمینان سے بیٹھے ہیں ۔ (۳۲) یہ سُنکر نارد جی بولے کہ لوک شاستر
میں ہوشیار ۔ سادھک پُرش اُتم بدھی کے ذریعہ آنکھ ۔ کان ۔ ناک ۔ جیبھ ۔ کھال ان پانچ
گیان اندریوں اور من کو قابو میں کرکے گرو کے چرنوں میں دیہہ کو سمرپن کرے ۔ (۳۳) گرو کے
خوش ہونے پر بھگوان شری ہری از خود خوش ہو جاتے ہیں ۔ گرو کی آگیا سے اونکار اور

سببسے بہت ہی پریشان ہو رہے تھی اسوجہ سے ہم اُن پلاؤ گدہوں کو دیکھکر اپنے دلمیں کسی قسم
کا شبہہ نکر کے گوشت کے لالچ سے اُن پلاؤ گدہوں کے ساتھ اُس جال تھے ہوئے مقام پر اُترے
۔ (۱۱) وہ شکاری ہمیں جال میں پھنسا ہوا دیکھکر دلمیں خوش ہوتا ہوا وہاں آیا اور جلدی سے
ہماری گردنیں پکڑلیں ہم بھی اُسوقت اپنی چونچوں سے اُسکو کاٹنے لگے ۔ (۱۲) مگر کسیطرح
چھوٹ نہ سکے پھر وہ گوشت کا بھوکھا ہم دونوں کو پکڑ کر گنگا جل کے نزدیک لے گیا وہاں
کی سِلا پر رکھ کر اُس ظالم نے ہم دونوں کے سر کو کچلا ۔ (۱۳) گنگا جل کے قریب سالگرام کی سِلا پر
مرنے کی وجہسے ہم دونوں فوراً ہی چار ہاتھ والی شکل کے ہو گئے اور چمکتا ہوا بِمان پر چڑہ کر
اور سب لوکوں کی پرستش کے لائق بیکنٹھ دہام کو گئے وہاں سو جگ تک رہ کر برہم لوک کو گئے
۔ (۱۴ و ۱۵) برہم لوک میں پانچسو جگ تک سُکھ بھوگ کر کے کال کے بس میں چار سو جگ تک
دیولوک میں سورگ سُکھ بھوگا ۔ (۱۶) ہے راجا اُزاں بعد ہم دونوں نے اِس مرتیولوک
میں جنم لیا ہے لیکن سالگرام کے سلا پر مرنے سے اور شری ہری کی کرپا سے یہ سب سرگذشت
مجھے یاد رہی ۔ (۱۷) سالگرام کے سِلا پر مرنے سے جیسا پہلے جنم کا حال یاد رہتا ہے اُسکو
اور کیا بیان کروں ؟ جس سالگرام کے پانی کے چھو جانے سے ایک عجیب غریب نتیجہ ملتا ہے
۔ (۱۸) جب مرتے وقت سالگرام کو چھونے سے ایسا پھل ملتا ہے پھر بھگوان باسدیو کی
خدمت کرنیسے کتنا زیادہ پھل ملیگا اُسے میں بیان نہیں کرسکتا ۔ (۱۹) ہم ایسا خیال کر کے
شری ہری کی پوجا کرنے میں ہمیشہ اپنے دل کو لگا کر کبھی ناچتے ہیں۔ کبھی شری ہری کے گُنوں کو
گاتے ہیں اسطرح یہاں ہم اپنے وقت کو گذارتے ہیں ۔ (۲۰) شری نارائن کے انش دھُج
کلکی بھگوان نے جو کلجگ کا ناش کرنے کی غرض سے اوتار لیا ہے سو میں پہلے ہی برہما جی کے
مونہہ سے سُن چکا ہوں میں اِن کلکی بھگوان کی بہادری اور جوانمردی کو بخوبی جانتا ہوں
۔ (۲۱) راجہ شَشی دھوج نے اسطرح سبھا میں اپنا حال بیان کر کے ۔ رمانا تھ کلکی بھگوان
کو بصدق دل ہی بڑے آدر کے ساتھ دس ہزار ہاتھی ۔ ایک لاکھ گھوڑے ۔ چھ ہزار رتھ ۔ سو جوان عمر

اپنا داماد بناکر اُسی سبھا میں بیٹھ گیا۔ (۳۴)

گیارہواں ادھیائے

سوت کہتے ہیں کہ ہے رشیو! گذشتہ مہرشیوں نے جہانتک کہ بھگتی کی حد بیان فرمائی ہے اُس حد سے بنا ہوا ہے جسم جنکا ایسے شیو بھگوان کے پوری بھگت راجہ شتی دھوج کو اور ستجگ کو اور دھرم سمیت رانی سوشنا کو دیکھ کر آئے ہوئے راستے اور براہمن کہنے لگے۔ (۱ و ۲) راجہ بولے کہ ہے براہمن! اسوقت تم ساکشات نارائن کلکی بھگوان کے خسر ہوئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے لیکن ہم سب رانی۔ یہ ساری رشی یہ تمام براہمن اور ویشیہ وغیرہ یہ سب اور سارے لوگ بھی تیری ہمیں آپکی بھگتی کی کثرت دیکھکر بہت ہی متعجب رہے ہیں اور ہم سب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تم کو یہ پرماتما کی بھگتی کسطرح اور کہاں سے ملی ہے۔ (۳-۴) ہے راجن! کیا یہ بھگتی آپنے کسی سے سیکھی ہے؟ یا یہ بھگتی آپکی پیدائشی عادت ہے؟ ہے راجن ہماری خواہش ہے کہ آپ سے اس بھگوان کی بھگتی کا سبب سنیں اسکی سننے سے بھی تینوں لوک کے جاندار پوتر ہو جاتے ہیں اور اس بھگتی کے پربھاو سے ہی انسان قید دنیوی سے رہائی پاجاتا ہے۔ (۵-۶) یہ سنکر راجہ شتی دھوج بولا کہ ہے براہمنو! ہم دونوں عورت اور مرد کے جسطرح جنم کرم وغیرہ ہوئے ہیں اور جسطرح بھگتی اور سمرتی حاصل ہوئی ہے سو سب کہتا ہوں سنو۔ (۷) ہزار جگ گذرے کہ جس سے پہلے میں بدبودار گوشت کا کھانیوالا گِدھ (گدہ) تھا اور یہ میری عورت سوشنا گدہنی تھی ہم دونوں بن میں ایک بڑے پیڑ پر گھونسلا بناکر رہا کرتے تھے۔ (۸) اور بنوں کے جابجا مقامات میں اپنی حسب دلخواہ پھرا کرتے تھے اور ہم دونوں مُردوں کے بدبودار گوشت کو کھاکر زندگی بسر کرتے تھے۔ (۹) ایکدفعہ ایک سنگین دل شکاری نے ہم دونوں کو دیکھکر پکڑنا چاہا اور پھر اُسنے ہمیں جال میں پھانسنے کے لئے اپنے گھر کے پلاؤ گدہ چھوڑے۔ (۱۰) اُسوقت ہم دونوں بھوکہ کے

لڑائی میں مصروف ہوا تھا سو اب مجھے ڈنڈ دینے لایق کو آپ ڈنڈ دیجئے۔ (۲۳) کلکی بھگوان
راجہ ششی دھوج کی یہ بات سنکر مسکراتے ہوئے بار بار کہنے لگے کہ تو نے مجھے جیت لیا۔ (۲۴)
زاں بعد راجہ ششی دھوج نے اپنے بیٹوں کو لڑائی میں سے بلا لیا اور رانی سوشانتا کی خوشی کیکر
کلکی بھگوان کو رما نام والی اپنی لڑکی بیاہ دی۔ (۲۵) اسوقت مرو۔ دیواپی۔ وشاکھ یوپ
راجے اور رودھی راشو یہ سب ششی دھوج راجہ کے بلانے سے شیام کرن نام والی راجہ کے
ساتھ بھلاٹ نگر میں گئے۔ بیشمار فوج کے غول سے بھلاٹ نگری گیچ پچ ہونے لگی۔ (۲۶-
۲۷) کلکی بھگوان کے ساتھ رما کی شادی کی خبر سنکر شادی کی تقریب دیکھنے کے لئے بیشمار
راجے ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پیدل۔ چھتر۔ نقش ونگار کی اور سادی رتھوں کی جھنڈی
اور صدہا قسم کی فوج اور سواروں کو ساتھ میں لئے ہوئے جلدی سے آئے۔ سنکھ۔ نفیری۔
مردنگ۔ ڈرا اور طرح طرح کی باجوں کی آوازوں اور ناچنے گانے وغیرہ کی آوازوں اور شہر کی
عورتوں کے خوشی کے کاموں یعنی ڈھلوں میں گانے کی آوازوں سے تمام بستی میں عجیب لطف
ہوا۔ رما اور کلکی بھگوان کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے ہوا اور سب کو بڑا سکھ اور آنند ہوا۔
(۲۸-۲۹-۳۰) راجے لوگ قسم قسم کے کھانے پینے وغیرہ کے لایق پدارتھوں سے ستکار کو پراپت
ہوئے یعنی انکی ساتھ میں پورے طور سے مہمان نوازی کا برتاو ہوا پھر وہ راجے سبھا
میں بیٹھے براہمن۔ چھتری۔ ویشیہ۔ شودر اور اور ذات کے لوگوں کی بھی علی قدر
مراتب مہمان نوازی ہوئی پھر وہ سب کلکی بھگوان کا درشن کرنیکے واسطے سبھا میں آکر
بیٹھے۔ کنول کی سی آنکھوں والے کلکی بھگوان اس سبھا میں بیٹھے ہوئے ساری سبھا
کو رونق دے رہے تھے۔ (۳۱-۳۲) جسطرح سے پورنماشی کا چاند تاروں میں سبھا
دیتا ہے اسیطرح سے راجوں کے سوامی کلکی بھگوان سارے پرانیوں کا من ہر لیتے ہوئے اس
سبھا کو رونق بخش رہے تھے۔ (۳۳) راجہ ششی دھوج بھی کنول کی سی آنکھوں
والے کلکی بھگوان کو سبھا میں بیٹھا ہوا دیکھکر بھگتی کے ملے ہوئے اپنے دل سے انکو

سونشا نتا کی آستتی کرنیسے خوش ہوکر لڑائی میں پڑے ہوئے جوانمرد کی مانند مورچھا سے اُٹھے ۔ (۱۲) وہ کلکی بھگوان راجہ شانتا کو سامنے اور ستجگ کو بائیں طرف اور دھرم کو دائیں طرف اور راجہ ششتی دھج کو پیچھے کھڑا ہوا دیکھ شرم سے سونہہ نیچے کو کر کے کہنے لگے ۔ (۱۳) کہ ہے کنول کل نیتر تم کون ہو؟ کس غرض سے میری پوجا کرنے میں مصروف ہو؟ بڑا جوانمرد ششتی دھج کس واسطے میرے پیچھے کھڑا ہی ۔ (۱۴) ہے دھرم! ہے ستجگ! ہم لڑائی کے میدان کو چھوڑ کر یہاں دشمن کے رنباس میں کسطرح سے آئے ہیں سو کہو! ۔ (۱۵) میں تو دشمن ہوں پھر دشمن کی عورت کیونکر خوشدلی سے میری خدمت کر رہی ہے؟ میں تو بیہوش ہو گیا تھا پھر بڑے بہادر ششتی دھج نے مجھے قتل کیوں نہیں کیا؟ ۔ (۱۶) اسطرح کی کلکی بھگوان کی بات سُنکر سونشانتا بولی کہ بھولوک ۔ سورگ لوک اور پاتال لوک میں نواس کرنیوالے منشیہ دیوتا دیت اور ناگوں میں ایسا کون ہی جو شری نارائن کلکی بھگوان کی سیوا میں مشغول نہ ہوگا؟ ۔ (۱۷) سارا جگت جن کی سیوا کرتا ہے ۔ جن کا منتر ہے جنکے درشن ماتر سے عداوت پن دور ہو جاتا ہی تن شری نارائن کلکی بھگوان کا کون شخص دشمن ہو سکتا ہی؟ ۔ (۱۸) میرے پتی اگر بنظر عداوت تمھارے ساتھ لڑائی کرتے تو کیا آپکو اپنے مکان پر لا سکتے؟ ۔ (۱۹) میرے پتی آپکے داس ہیں ۔ میں آپکی داسی ہوں ۔ ہے مہا پربھو! ہمارے اوپر خوش ہو کر آپ اپنے آپ ہی یہاں آئے ہو ۔ (۲۰) دھرم بولا کہ ہے کلجگ کے قتل کرنیوالے بھگوان! یہ دونوں آپکی جسطرح بھگتی کر رہی ہیں جسطرح آپکے نامونکی بڑائی کر رہے ہیں جسطرح آپکی استتی کر رہے ہیں اسکو دیکھکر میں کرتارتھ ہو گیا اب اس سے زیادہ اور کیا کرتارتھ ہوؤنگا ۔ (۲۱) ستجگ بولا کہ آج آپکے اس داس کا درشن کر کے میں ستجگ نام کی سارتھکتا کو پراپت ہوا ۔ آپ بھی اس سیوک کے تیج سے ایشور اور جگت کے پوجنیہ ہوئے ۔ (۲۲) ششتی دھج راجہ بولا کہ ہے پربھو! میں نے لڑائی کر کے آپکے جسم پر استروں کے وار کرے ہیں ۔ آپ میرے آتما ہو میں کام کرودھ وغیرہ کے بس میں ہو کر آپسے عداوت کرکے

چاند سا مسکراتا ہوا۔ امرت سے بھیجا ہوا ہی۔ تمھارا یہ مُنھہ کنول کی مانند جسطرح جگت کی بہتری
کرنیوالا ہوے سو کرو۔ (۳) ہے پربھو! میرے اِس پتی کو کوئی بھی پرانی نہیں جیت سکتا ہی۔
اگر اِس نے کسیطرح کا کام تمھاری خلاف مرضی کیا ہو تو تم عداوت کو چھوڑ کر عنایت کرو نہیں تو لوگ
تمھیں کسطرح سے دیالو کہیں گی؟۔ (۴) تمھاری پرکرتی روپ اننری سے تتھتو۔ آہنکار اور پنچ تنماترا
وغیرہ کے ذریعہ جسم بنتا ہے۔ تمھاری کتاکش اور لیلا سے برہم کے تتے کلپنا کئے ہوئے اِس جگت
کی سرشٹی۔ استھتی۔ اور پرلے ہوتی ہے۔ (۵) نتھ پرا اور اندریوں کے ذریعہ اور اپنی ترگن مورتی
کے ذریعہ اپنی سیوا کی آرزو رکھنے والے پرانیوں پر کرپا کرو۔ (۶) جو لوگ دُنیوی تفکرات سے
دق ہو کر کلجگ کے پاپیوں کو ناش کرنیوالی دُنیا کے خوف دور کرنیوالے تمام گنوں کے استھان پرم
پوتر آپکے نام کا ورد کرتی ہیں اُنکو پھر اُس دُنیا میں جنم نہیں لینا پڑتا ہے۔ (۷) آپکا اوتار ہونے
سے سادہو پرشوں کے سنسکار کی ترقی ہوتی ہی۔ براہمنوں کی بہبودی ہوتی ہی۔ دیوتاؤں کی
رکشا ہوتی ہی۔ ستجگ کی ترقی ہوتی ہی۔ اور کلجگ کے خاندان کا ناش ہوتا ہے۔ آپکا یہ اوتار میری
بہتری کری۔ (۸) میرے یہاں پتی۔ پتر۔ پوتر۔ ہاتھی۔ رتھ۔ جھنڈی۔ چنور۔ مقدرت
اور منیوں سے اور جواہرات سے جڑے ہوئے سنگھاسن وغیرہ ساری چیزیں بیشمار ہیں مگر
آپکے چرن کملوں کی پوجا کے بغیر ان سب چیزوں کی کچھ بھی سوبھا نہیں ہی۔ (۹) ہے جگت روپا!
سندر مسکراہٹ سے رونق بڑھانے والے بیمثل سندر من کے ہرنیوالی میٹھے کلام سے زینت یافتہ اور
خوبصورتی سے بنا ہوا آپکا یہ مونہہ اگر میری بہتری کرنے میں مشغول نہو دیگا تو فوراً ہی میری
موت آجاویگی۔ (۱۰) تم گھوڑے پر چڑھ کر گشت کرتے ہو۔ تمھاری عنایت سے سب لے
خوف دور ہو جاتے ہیں۔ آپ برہما اور مہا دیوجی کا سہارا ہیں۔ آپ نے بڑے تیز تیروں کے
مینہہ سے بڑی زبردست بہادروں کا قتل کیا ہی جو جو بہادر آپسے لڑائی میں ترسکار اور ناش
کو پراپت ہوئے ہیں۔ آپ نے اُنکی پرورش کی ہی کیونکہ آپ دُنیا بھر کی تکلیف کو دور کرتی ہو
آپکے چرن کنول صدہا چندرماؤں کی سمان امرت کا رس برسا رہے ہیں۔ (۱۱) کلکی بھگوان اسطرح

خستہ خراب کرتا ہوا اپنے گھر کو گیا اور دیکھا کہ رانی ستوشتا ننشنو مندر میں بیٹھی ہے ۔ (۱۸) بشنو بھگت استری اُس کے چاروں طرف بیٹھی ہوئی شری ہری کا گن اور کتھائیں گا رہی تھیں راجہ ششی دھوج ستوشتا کا سندر کنول کا سا موہنہ دیکھکر کہنے لگا کہ جنھوں نے دیوتاؤں کی تمنا سے سنبھل میں اوتار لیا ہے وہ کلکی بھگوان یہ موجود ہیں انھوں نے اس طرح سے علم پڑھا ہے۔ اس طرح شادی کی ہے اور اس طرح پاکھنڈیوں اور ملیچھوں کا ناش کیا ہے ۔ (۱۹) ہے پیاری! جو کلکی بھگوان ہمیشہ دل میں بودو باش کرتے ہیں وہ ہی اسوقت تمھیں قدرت کا تماشا دکھانے کے لئے مایا کے ذریعہ سورج چھپا کے بہانے سے اسوقت آکر موجود ہوئے ہیں ہے پیاری! یہ دیکھو دھرم اور ست جگ میری دونوں مخلوقیں دبے ہوئے ہیں تم ان سب کا پوجن کرو ۔ (۲۱)

ستوشتا اپنے سوامی راجہ ششی دھوج کا یہ کلام سنکر بہت ہی خوش ہوئی اور شری ہری دھرم ست جگ اور اپنے پتی کو ڈنڈوت کر کے شرم کو چھوڑ دیا اور اپنی سکھیوں سمیت شری ہری کے گنوں کا کرتن اور پردکشنا کرتے کرتے ناچنے لگی ۔ (۲۲)

دسواں ادھیاء

ستوشتا کہنے لگی کہ ہے ہرے! تمھاری جے ہو۔ مایا کی طاقت سے ظاہر کی ہوئی اپنی صورت کو چھوڑیئے۔ ہے جہانپتے! سادھو پرشوں اور اندر کے معبود طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ اپنے چرن کنولوں کو میری پیش نظر کیجیئے ۔ (۱) تمھارا یہ جسم دنیا بھر کی عمدہ سمپتیوں سے آراستہ ہو رہا ہے۔ تمھاری یہ صورت سادھو پرشوں کے دل میں پرکاش کرتی ہے۔ تمھارے اس روپ کو دیکھ کر کامدیو بھی شرماتا ہے۔ ہے پربھو! اب جسطرح میرا مقصد پورا ہو وہ کیجئے ۔ (۲) ہے پربھو! تمھاری جس کا گان سن کر جگت کا رنج دور ہو جاتا ہے۔ تمھارا یہ چاند سا منہ ملائمیت بھری بول چال کے امرت کی برکھا کر کے سب کو خوش کرتا ہے۔ تمھارا یہ

تو دیبہ استر شستروں کے ذریعہ اُن دونوں میں بڑی بھاری لڑائی ہونے لگی۔ (۹)
برہم استر سے برہم استر۔ پاربتا استر سے وایو استر۔ پارجنیہ استر سے آگنیہ استر اور گرڑ استر سے
پنّگ استر کھنڈت ہونے لگے۔ (۱۰) اسطرح کلکی بھگوان اور راجہ ششتی دھوج کے قسم قسم کے
دیبہ استروں کے ذریعہ لڑائی کرنے پر سارے جاندار اور لوکپال بدرجہ کمال خائف اور ہراساں
ہوگئے اور دل میں اندیشہ کرنے لگے کہ کہیں آج پرلے کال تو نہیں آگیا۔ (۱۱) جو سارے
دیوتا لڑائی دیکھنے کے لئے آسمان میں سیر کر رہے تھے وہ بھی تیروں کی آگ سے خوف زدہ
ہونے لگے اسطرح کلکی بھگوان اور راجہ ششتی دھوج دونوں کا دیبہ استر چھوڑنا بیکار ہوا۔ (۱۲)
یہ دیکھکر دونوں نے اپنے استر شستر چھوڑ دئے اور باہم کشتی لڑنے لگے۔ لاتوں تھپڑوں اور
گھونسوں سے دونوں لڑائی کرنے لگے۔ (۱۳) دونوں ہی زبردست تھے اور دونوں
ہی فن کشتی گیری میں طاق تھے اس سبب سے دونوں آپس کے داؤ پیچ دیکھکر خوش ہوئے۔
ابتداء آفرینش میں جب باراہ بھگوان نے زمین کو اُٹھایا تھا اُسوقت جیسی آواز ہوئی تھی ویسے
ہی بڑی ہیبت آواز سے بھرا ہوا تھپڑ کلکی بھگوان نے راجہ ششتی دھوج کے مارا۔ (۱۴) تب تو
راجہ ششتی دھوج بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور پھر اُٹھکر غصہ میں بھر گیا اور زور سے دو گھونسے بجر
کی مانند کلکی بھگوان کے جسم پر مارے۔ کلکی بھگوان کو بھی اُن گھونسوں کے صدمے سے غش آگیا
اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ (۱۵) دھرم اور ستجگ ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان کو بیہوش دیکھکر
اُٹھا کر لیجانے کا قصد کرکے وہاں آئے سو راجہ ششتی دھوج نے دھرم اور ستجگ کو دونوں بغلوں
میں دبا لیا۔ (۱۶) پھر کلکی بھگوان کو اپنے سینہ سے چپٹا کر خوش خوش اپنے لشکر کی طرف کو
چلدیا اور سوچنے لگا کہ کوئی دوسرا راجہ لڑائی میں میرے دونوں لڑکوں کو تو مار ہی نہیں سکتا۔
(۱۷) اسطرح راجہ ششتی دھوج دیوتاؤں کے بھی سوامی کلکی بھگوان کو لڑائی میں شکست دیکر
اور دھرم اور ستجگ ان دونوں کو دونوں بغلوں میں دبا کر خوشی سے جامہ میں پھولا نہ سمایا۔
اور خوشی کی مارے تمام بدن پر رونگٹیں کھڑی ہوگئے اسطرح راجہ ششتی دھوج کلکی بھگوان کی فوج کو

نواں ادھیائے

شری سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! راجہ ششی دھوج دھیان کرنے لائق من کو
ہرنیوالے گھوڑے پر سوار تلوار باندھے ہوئے پورن اوتار کلکی بھگوان کا درشن کرکے کہنے
لگا۔ (١) چونکہ یہ ترلوکی ناتھ بھگوان وشنو دھاری دل کے موہ لینے والے زیورات سے
آراستہ اپنے درشنوں سے سب کے پاپ اور تاپ دور کرنے کے لئے آمادہ تھے اس سبب
تن کلکی بھگوان کا درشن کرتے ہی راجہ ششی دھوج کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور اُن
پرماتما کلکی بھگوان سے کہنے لگا کہ ہے پنڈری کاکش! آئیے میرے سینہ پر چوٹ کیجئے
۔ (٢-٣) اور ہے پرماتمن! میرے تیروں کی ضرب کے خوف سے اگیان روپ اندھکار کو
بھسم ہوئے مت کہ ہردے میں پرویش کرکے چھپ جائیے۔ جو نرگن ہوکر بھی گنوں کو جاننے
ہیں جو ادویہ ہوکر بھی استر شستروں کی چوٹ کرنے کو مستعد ہو رہے ہیں اور جو نشکام ہوکر
بھی فتحیابی کی غرض سے فوجوں کا خون کر رہے ہیں تن پرماتما کے ساتھ میں ششی دھوج لڑائی
کرنے کو آمادہ ہوتا ہوں سب پرش دیکھو۔ (٤-٥) ہے بھگوان! اگرچہ تم قادر مطلق ہو تو بھی تمہارے
دویہ شستر کا پورا وار کرونگا کیونکہ چوٹ کرنے پر اگر مجھے بھید گیان رہے گا تب بھی میں جس لوک
کو شیو اور وشنو بھگوان میں بھید ماننے والے جاتے ہیں اُس لوک کو جاؤنگا۔ (٦) استر
شستر دھاری شتر سنتاپ کاری راجہ ششی دھوج کے اس کلام کو سن کر پربھو کلکی بھگوان
نے غصہ کو چھوڑ دیا مگر اپنی عادتیں بظاہر غصہ والوں کی سی ہی رکھیں اور اُس لڑائی کے
میدان میں ششی دھوج کے اوپر صدہا تیر چھوڑنے لگے۔ (٧) راجہ ششی دھوج نے اُس
تیروں کی بوچھار کو کچھ بھی خیال نہ کیا بلکہ جس طرح سے کہ پہاڑ کے اوپر جل کی بارش ہوتی ہے
اسیطرح وہ ششی دھوج کلکی بھگوان کے اوپر قسم قسم کے استر شستروں کی بارش کرنے لگا۔ (٨)
اُن بانوں کی بارش سے جسم پارچہ پارچہ ہوجانے کے سبب کلکی بھگوان کو بہت ہی غصہ آگیا تب

تیروں سے ڈھکے ہوئے دیواپی نے فی الفور اپنی کمان کے تیر چھوڑ کر اُسکے تیروں کی بارش کو
رفع کر دیا۔ (۳۸) پھر تس دیواپی نے بڑی تیز دھار والے تیروں سے برہت کیت کے بڑے
بڑے استروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تب تو برہت کیتو نے پھر کمان اُٹھائی اور اُسپر تیر چڑھایا
۔ (۳۹) اور جس کی پچھلی جانب سونا لگا ہوا گدھ کے پروں سے بنے ہوئے لوہے کی سنان
والے تیز تیروں سے اُن کی بوچھار کرنے لگا۔ (۴۰) دیواپی نے بھی تیز تیروں سے برہت کیت کے
اُس تیر دہندہ کمان دھنش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جب برہت کیت کے دھنش کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے
تب تو دیواپی کا قتل کرنے کی خواہش سے تلوار اُٹھائی۔ (۴۱) پھر اُس جوانمرد برہت کیت نے
اُس جنگ عظیم میں دیواپی کے گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا تب تو دیواپی نے کمان کو رکھکر
برہت کیت کے ایک طمانچہ مارا۔ (۴۲) اور اوسکو دونوں بازوؤں کے بیچ میں لاکر بیدردی
سے دبوچ ڈالا۔ اٹھارہ برس کا برہت کیت مخالف سے ایذا پاکر فوراً بیہوش ہو گیا اور مردہ
کی مانند زمین پر گر پڑا۔ (۴۳) راجہ سورج کیتو نے اپنے چھوٹے بھائی کی ایسی حالت دیکھکر
بجر کی ضرب کی سمان ایک گھونسا دیواپی کے سر پر مارا تب تو دیواپی بھی غش کھا کر زمین پر
گر پڑا۔ دیواپی کا مخالف سورج کیتو دیواپی کو بیہوش دیکھکر اُسکی فوج کے اوپر بیدردی سے چوٹ کرنے
لگا (۴۴-۴۵) اودھر راجہ ششتی و موج نے لڑائی کے میدان میں مقابل کھڑے ہوئے کلکی بھگوان
کا درشن کیا وہ کلکی بھگوان سورج کی سمان تیجوان اور سانولے رنگ والے تھے جو تمام جگت کے
اور سارے برہمانڈ ونکے ایک ہی مالک ہیں جن کی دونوں آنکھیں کنول کی مانند تھیں اُنکا
سر دل کے موہ لینے والے مکٹ سے رونق پا رہا تھا۔ (۴۶) وہ کلکی بھگوان قسم قسم کی
زیبوں سے آراستہ جسم کی زیبائش کی چمک سے تمام ذی روحوں کی آنکھوں اور دل کے
اندھیرے کو دور کر رہے تھے۔ دیناکھ یوپ وغیرہ راجے تن کلکی بھگوان کے چاروں طرف
کھڑے ہوئے تھے۔ دھرم اور ست جگ کلکی بھگوان کا پوجن کرنے میں لگے ہوئے تھے۔
(۴۷)۔

اور پیر کٹ کٹ کر اور سر کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے۔ (۲۹) بعض بعض چوٹ کھا کھا کر بھاگنے لگے۔ کوئی چلّانے لگے۔ کوئی کوئی گھبرا کر گھگیانے لگے۔ کسی کسی بہادر کا سارا جسم خون میں تر ہو گیا۔ اسطرح ایک نے ایک کے اوپر گر گر کر زمین کو چھپا دیا۔ کوئی کوئی ہاتھیوں کے پیروں سے کچل گئے کوئی گھوڑوں کی ٹاپوں کی ضربوں سے مُردہ ہو کر گر پڑے اور کوئی کوئی رتھ کے پہیّوں سے پچک کر مر گئے۔ (۳۰) اسطور سے اُس لڑائی میں لاکھوں اور کروڑوں جوانمرد اور دلاور مُردہ ہو کر میدان کارزار میں گر گئے۔ لڑائی کے میدان میں خون کی ندی بہنے لگی۔ اُس خون کی ندی کے بہنے سے پشاچ کشش راکشس گیدڑ اور گدھ وغیرہ جانوروں کو بڑی خوشی نصیب ہوئی۔ (۳۱) اُس خون کی ندی میں گرے ہوئے سروں کے ٹوپ بیہسوں کی مانند معلوم ہونے لگے اور مردہ ہاتھیوں کے جسم مثل ٹاپو کے نظر آنے لگے رتھوں کی قطاریں مثل کشتیوں کے دکھائی پڑنے لگے۔ کٹے ہوئے بہت سے ہاتھ اور پیر مچھلیوں کیطرح اُس خون کی ندی میں تیرنے لگے ٹوٹے ہوئے تلواروں کے ٹکڑے ریت کے ذرّوں کیطرح چمکنے لگے۔ (۳۲) اسطرح اُس لڑائی کی میدان میں ایک بڑی بھیانک ندی بن گئی۔ بڑا زبردست سورج کیتو مُرد کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ (۳۳) کال کیطرح کسی سے نڈرنے والے سورج کیتو نے مُرد کو تیروں کی ضرب سے زخمی کر دیا یہانتک کہ وہ بیقرار ہو گیا مگر پھر مُرد نے صرف دس ہی تیر لگا کر سورج کیتو کو بہت ہی زخمی کر دیا۔ (۳۴) سورج کیتو بہادر مُرد کے تیروں سے زخمی ہو کر غصّہ میں بھر گیا اور اُس کے سارے گھوڑوں کو مار ڈالا اور لاتوں کی ضربوں سے اُسکے رتھ کو چور چور کر دیا پھر گدا کو گھما کر بڑے زور سے مُرد کے سینہ پر مارا کہ اُسکے صدمہ سے مُرد بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ (۳۵-۳۶) دھرم کو جاننے والا سارتھی اپنے مالک مُرد کو دوسرے رتھ پر اُٹھا کر لیگیا۔ ادھر بڑے زبردست برہت کیتو نے دیوانی کو تیروں سے زخمی کر دیا۔ (۳۷) جسطرح سے کہر سے سورج چھپ جاتا ہے اُسیطرح اُسوقت

سورج بنشی راجہ مترو کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ (۱۹) سورج کیتو کا چھوٹا بھائی برہت کیتو
بڑی اچھی صورت والا کوکلا کی سی میٹھی آواز والا اور گدا کی لڑائی کرنے میں بڑا چالاک
وہ دیواپی کے ساتھ لڑائی لڑنے لگا۔ (۲۰) راجہ لنباکھ بیوپ بہت سے ہاتھیوں پر
چڑھے ہوئے جوانمردوں کو ساتھ میں لیکر قسم قسم کے استر شستروں کو چھوڑتا ہوا راجہ
ششتی دھوج کے ساتھ لڑنے لگا۔ (۲۱) سرج گھوڑے پر چڑھا ہوا بڑی تیزی سے
تیر چلانے میں مشہور دھنش دھاری بڑے پرتاپ والا بھگیتہ گرد و غبار میں بھی تیر چلانیو
شانتنت کے ساتھ جنگ کرنے لگا۔ (۲۲) اسطرح شول سے پراس سے گدا سے
تیروں سے شنکھیوں سے رشٹیوں سے تومروں سے بھالوں سے اور تلواروں سے
جنگ عظیم ہونے لگی۔ (۲۳) جھنڈوں اور جھنڈیوں اور راجاؤں کے اپنے اپنے
نشانات۔ تومروں۔ چھتروں۔ چنوروں اور اوڑی ہوئی گرد و غبار کی کثرت سے
میدان کارزار میں بالکل تاریکی چھا گئی۔ (۲۴) دیوتا بادلوں کی آڑ میں کھڑے
ہو لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگے۔ گندھرپ بڑے اچھے اچھے شاعروں کا کلام گانے
لگے اور لڑائی دیکھنے لگے۔ (۲۴) سارے لوکپال اور سب لوکوں کے رہنے والے
اُس عجیب و غریب لڑائی کو دیکھنے آئے۔ لڑائی کے میدان میں سنکھ اور دُندبھیونکی
آواز اور جوانمردوں کی للکار۔ ہاتھیوں کی چنگھار گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور استر
شستروں کے باہم ٹکر لگنے کی آواز سے کان پڑی آواز بھی نہیں سُنائی دیتی تھی اور
سب لوگ گونگے سے معلوم ہونے لگے ہاتھیونکے سوار جوانمرد ہاتھی سواروں سے
پیادے پیادوں سے اور ہاتھی ہاتھیوں سے لڑنے لگے۔ دیوتاؤں اور راکشسوں
کی لڑائی کی مانند اس لڑائی میں بھی یم راج کی رعایا بڑھنے لگی۔ (۲۶ - ۲۷ - ۲۸)
ششتی دھوج کے سپہ سالار۔ کلکی بھگوان کے سپہ سالار اور بھی بہت سے سپہ سالاروں کے ہاتھ

وغیرہ دیہہ کے گن آروپت ہوتے ہیں تو کیا سارے ششے اروپت نہیں ہوونگے ؟ (۱۱)

ستوپرانند اتنبور میں جسوقت بڑھتا ہوتی ہے اسوقت وہ برہم ہوتا ہے اور جسوقت

ننیربری پیا ہوتا ہے اسوقت نیربری ہوتا ہے اسیطرح جس سیوک کا بھید گیان

دور ہو جاتا ہے اسکے جنم لیے اور بردھی بھی دور ہو جاتی ہے یعنی آپا دھی بھید

ہی سیوک کے نام ۔ بھید وغیرہ ہیں ۔ (۱۲) وہ خدمت کرنے کے لائق ہے یہ خدمت کرنیوالا

ہے یہ سیوا ہے ۔ اسطرحکا جو بیوہار ہے سو صرف تشنو بھگوان کی مایا ہے یہ دوئت

ادوئت کا جھگڑا سادھو پرشوں کو دھرم ۔ ارتھ اور کام روپ تربرگ کا دینیوالا ہے

۔ (۱۳) ہے پیاری ! اسواسطے میں کلکی بھگوان کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے

اپنی فوج کو ہمراہ لیکر جاتا ہوں ہے پیاری ! اب تم انھیں پربھو کالکی بھگوان کی پوجا

کرو ۔ (۱۴) یہ سُنکر سوتنا نتا بولی کہ ہے سوامی ! تم تشنو بھگوان کی سیوا کر کے

تن تشنو بھگوان میں ہی ایکتا کو پراپت ہو جاؤ گے تب ہی میں کرتارتھ ہوونگی

اس لوک میں اور پرلوک میں ایک تشنو بھگوان کو چھوڑ کر دوسرا کوئی اور نہیں ہے (۱۵)

جب سوتنا نتا نے عاجزی کے ساتھ یہ بات کہی تب تو مہاراجہ تشتی دھوج آنکھوں میں

پانی بھر کر تشنو بھگوان کی یادگاری کرنے لگے اور اپنے کو پورا بشنو مانا ۔ (۱۶)

بعدہ راجہ تشتی دھوج نے دل میں خوش ہو کر بڑی پیاری سوتنا نتا کو سر دل سے لگایا اور صدہا

جوانمردوں کو ساتھ میں لیکر ہری ہری ۔ ہری ہری کا لفظ کہتا ہوا اور ہری ہری کے

روپ کا دھیان کرتا ہوا لڑائی کرنے کے لئے تشنو بھگتوں کو ساتھ میں لیکر چلدیا

۔ (۱۷) راجہ تشتی دھوج نے کلکی بھگوان کی فوج میں گھس کر کلکی بھگوان کی اس

بڑی بھاری فوج کا قلعہ توڑ دیا اور بڑی جوانمردی جوانی کے نشہ میں سرشار شیاکرن

نامی جنگ آور استر شستروں کو چلا کر کلکی بھگوان کی فوج سے لڑائی کرنے لگے ۔ (۱۸)

مہا دھنش دھاری بڑا زور آور ۔ پورا تشنو بھگت تشتی دھوج کا پتر تیز بمان سورج کیتو

تھا۔ (۲-۳) اس شنشی دہوج راجہ کی استری کا نام سوئنتا تھا وہ سوئنتا پٹ رانی طرح طرح کے شبدو بھگوان کے برتوں کو دھارن کرنیوالی تھی۔ وہ سوئنتا راج دھرم کے موجب کلکی بھگوان کے ساتھ لڑنے کو مستعد اپنے پتی کو دیکھ کر کہنے لگی۔ (۴) کہ ہے ناتھ! جو جگت کے سوامی ہیں سارا جگت جن کی تعظیم وتکریم کرتا ہے اور جو سب کے دل کی بات کو جانتے ہیں تن سا کشات نارائن پربھو کلکی بھگوان کے اوپر تم کسطرح چوٹ کروگے؟ (۵) یہ سنکر شنشی دہوج بولا کہ ہے سوئنتا تنے اپنا مہ برہماجی نے اسطرح پرم دھرم کا خلاصہ نکالا ہے کہ لڑائی میں ان شری ہری کلکی بھگوان کی سمان گرو پرشوں کے اوپر اور چیلہ کے جسم پر چوٹ کرنیمیں کوئی دوش نہیں ہے۔ (۶) اگر زندہ رہکر لڑائی سے لوٹ آتا ہے تو وہ پرش اکھنڈ راج کرتا ہے اور اگر لڑائی میں مارا جاتا ہے تو وہ لڑائی کے میدان میں مرجانے والا شخص سورگ لوک میں آنند بھوگتا ہے۔ اسواسطے چھتریوں کا لڑائی میں مرجانا یا فتحیاب ہونا دونوں صورتیں بہتری کی ہیں۔ (۷) پتی کی یہ بات سن کر سوئنتا بولی کہ ہے ناتھ! جو پرش کامی ہیں جو ہر وقت بدکاری کے خیال میں رہتے ہیں اور شہوت کے نشہ میں مست ومخمور رہتے ہیں وہی لڑائی میں فتحیاب ہوکر اکھنڈ راج کرتے ہیں اور مارے جانے کی حالت میں سورگ میں جانے کو بڑا پرشارتھ مانتے ہیں لیکن جو پرش شری ہری کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں وہ اس اکھنڈ راج اور سورگ لوک کو بالکل ہیچ جانتے ہیں۔ (۸) ہے ناتھ! تم سیوک ہو وہ سوامی ہیں۔ تم نشکام ہو وہ اس سبب سے وہ پھل دینے والے نہیں ہیں۔ ایسی حالتیں محبت کے سبب جو دونوں کا سنگرام ہو دیکہ اسکی کسطرح سنبھاونا ہوسکتی ہے؟ (۹) یہ سنکر شنشی دہوج بولا کہ ہے پیاری سکھ دکھ وغیرہ دندوں کرکے رہت الیشور اور سیوک دونوں کے جسم اختیار کرنیکے سبب مایا کیوجہ سے اگر دندوں کا آروپ (جھوٹا معلوم ہونا) ہے تو ہماری لڑائی بھی لیلا کے سبب سیوا میں ہی شمار ہوگی۔ (۱۰) اگر الیشور کو جسم رکھنے والا ہو جیسے یہ مایا کے انگ کام کرودھ

اپسراؤں نے ناچنا شروع کر دیا منی گن استتی کرنے لگے دیوتا سدھ اور چارنوں کے غول دل میں خوش ہو کر پھولوں کی برکھا کرنے لگے۔ (۳۱) زاں بعد کپی نے کوک اور بکوک کے قتل سے خوشی حاصل کر کے اور پھر ندامت ہو کر ونیدا استروں سے گھوڑے اور رتھوں سمیت دس ہزار مہارتھی جوانمردوں کو بالکل تہ خاک کر دیا۔ (۳۲) اس لڑائی کے میدان میں پراگیہ نے ایک لاکھ دلیروں کو گرایا۔ ستونتر کے ہاتھ سے بھی پچیس ہزار رتھی مارے گئے۔ (۳۳) ایسے ہی گارگیہ بھارگیہ ویشال وغیرہ جنگ آوروں نے غصہ میں بھر کر اسوقت ملیچھ بربر اور نشادوں کا ناش کیا۔ (۳۴) راجاؤں سمیت کلکی بھگوان سارے دھرم کے مخالف شنگرانوں کے دھکار میں، جو بھلاٹ نگر تھا اسکو جیتنے کے لئے چلدئیے۔ (۳۵) اور کلکی بھگوان کی بڑی بھاری فوج بھی کلکی بھگوان کا حکم پا کر لڑائی کرنے کی غرض سے چلدی۔ اسوقت قسم قسم کی باجوں کی آوازوں سے دسوں سمتیں گونج گئیں۔ قسم قسم کے استروں کو دھارن کرنیوالے صدہا بہادر اُنکے ساتھ چلے طرح طرح کی سواریاں چلیں اور چاروں طرف سے کلکی بھگوان کے اوپر چنور ڈُلنے لگے۔ (۳۶)

آٹھواں ادھیا

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! نارائن پربھو کلکی بھگوان ہاتھ میں تلوار لیکر گھوڑے پر چڑھے ہوئے اور بیشمار فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے بھلاٹ نگر کو چلدئیے۔ (۱) پرم یوگی بھلاٹ نگر کا راجہ یہ سُن کر کہ ساکشات وشنو بھگوان کے پورن اوتار جگت پتی کلکی بھگوان لڑائی کرنے کی غرض سے فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے جا رہے ہیں بہت خوش ہوا۔ خوشی کے سبب سے اُسکے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ شسشی دھوج نامی بھلاٹ دیش کا راجہ سری کرشن بھگوان کے دھیان میں مشغول رہتا تھا اور اچھی عقل والا اور سب طرح سے سندر اور بڑا تیجسوی

تب تو کلکی بھگوان نے غصہ میں بھر کر تیر سے اُن دونوں کے سر ایک ساتھ جُدا کر دیئے
۔ (۲۱) لیکن دونوں کے سر پھر جُڑ گئے۔ ایسا دیکھ کر کلکی بھگوان اپنے دل میں پریشان ہوئے
ازاں بعد کلکی بھگوان کا گھوڑا کوک و وکوک کو چوٹ کرتا دیکھ کر اُنکے اوپر بڑی ہیبت سے چوٹ
کرنے لگا۔ (۲۲) یہ راج کیطرح کسی سے بھی خوف نہ کھانیوالے کوک اور بکوک کلکی بھگوان کے
گھوڑے سے بدرجۂ غایت خوف زدہ ہوکر غصہ میں بھر گئے اور لال لال آنکھیں کر کے اُس
گھوڑے کے اوپر تیروں کی بوچھار کرنے لگے۔ (۲۳) اُسوقت گھوڑے نے بھی غصہ میں
بھر کر کوک و بکوک کی باہنوں کو کاٹ ڈالا تب تو اُن دونوں کے کُھبوں کی ہڈیاں چور چور
ہوگئیں۔ بازو بند اور جوشن کا بھی چورا چورا ہوگیا۔ پھر جسطرح بالک گؤ کی پونچھ پکڑ لیتا ہے
اُسیطرح اُن دونوں نے گھوڑے کی پونچھ پکڑ لی۔ (۲۴) اُن کو پونچھ پکڑتے دیکھ کر گھوڑا
بہت ہی غصہ میں بھر گیا اور پیچھے کی دونوں لاتوں سے بجر کیطرح اُنکے قلب پر سخت ضرب
ماری۔ (۲۵) تب تو کوک و بکوک بیہوش ہوکر اور پونچھ کو چھوڑ کر زمین پر گر پڑے اور اُسیوقت
پھر کھڑے ہوگئے۔ اور اُن دونوں نے سامنے کلکی بھگوان کو دیکھ کر اسپشٹ اکشروں سے
لڑائی کرنیکی غرض سے بُلایا۔ (۲۶) اُسوقت برھماجی کلکی بھگوان کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر
ہوئے آہستہ آہستہ کہنے لگے کہ یہ کوک اور بکوک استر اور شستر سے نہیں مرینگے۔ (۲۷)
ہے پرماتمن! ایک ساتھ دونوں پر چوٹ ہونے سے دونوں کا مرن ہوسکتا ہے اِن
دونوں میں ایک دوسرے کو دیکھکر مُردہ بھی زندہ ہوجائیگا یہ سمجھکر آپ دونوں کا ایکساتھ ہی قتل کیجیے
۔ (۲۸) کلکی بھگوان نے برھماجی کے اِس کلام کو سُنکر سواری اور استر شستر کو چھوڑ دیا اور آہستہ
آہستہ وار کرتے ہوئے اُن دونوں دیتوں کے بیچ میں جاکر بڑی غصہ میں بھر کر ایک ساتھ
دو گھونسے مار کر اُن دونوں کے سروں کو چور چور کر دیا۔ (۲۹) سورگ لوک میں دیوتاؤں کو بھی
ڈرانیوالے سب کے تہکار کرنے والے وہ دونوں دانو مگن مست ہوکر چوٹی ٹوٹے ہوئے دو پہاڑوں کی مانند زمین
پر گر پڑے۔ (۳۰) ایسی حیرت انگیز کلکی بھگوان کی بہادری دیکھکر گندھرپ گانے لگے اور

راجہ نے بھی شور، چول اور ورور دوں کو اسیطرح خراب خستہ کر دیا۔ (۱۱) بڑے
تیجوان تب تک یوپ راجہ نے دتیہ استر شستروں کا وار کر کے پوآیت اور مگیسونکو بالکل
تتر بتر کر دیا۔ (۱۲) پاک ہے عقل جسکی ایسا وہ تب تک یوپ راجہ بخوف تلوار چلا کر
اور اور طرح طرح کے استر شستروں کی بارش کر کے فوج اعدا کو قتل کرنے لگا اُسوقت مخالف متفرق
کے طرفداروں میں سے صدہا جوانمرد واصلِ جہنم ہو گئے۔ (۱۳) گدا چلانے میں پورے
واقفکار کلکی بھگوان نے جو بڑے بہادر تھے ہاتھ میں گدا لیکر کوک بکوک کے ساتھ لڑائی
کرنا آغاز کر دیا۔ اُس لڑائی کے وقت جانداروں کے دل خوف سے گھبرانے لگے۔ (۱۴)
وہ کوک اور بکوک نام والے دونوں بھائی بر کا سُر کے بیٹے اور نکُنبھی کے ناتی تھے جسطرح
شری ہری نے پہلے مدھو اور کیٹبھ کے ساتھ لڑائی کی تھی اُسیطرح اُن بڑے جوانمرد
دونوں بھائیوں کے ساتھ کلکی بھگوان لڑائی کرنے لگے۔ (۱۵) لڑائی کرتے کرتے اُن دونوں
کی گداؤنکی چوٹ سے کلکی بھگوان کا شریر چور چور ہو گیا۔ ہاتھ میں سے گدا گر پڑی اور خود
بھی پرتھوی پر گھبرا کر گر پڑے۔ یہ دیکھ کر سب کو تعجب سا ہو گیا۔ (۱۶) اتنے ہی میں تینوں
لوکوں کے جیتنے والے مہا تیج جگت پتی یشنو روپ کلکی بھگوان اُٹھے اور غصہ میں آکر
بھالے سے بکوک کا سر کاٹ ڈالا۔ (۱۷) جبکہ اسطرح مہابلی بکوک مارا گیا مگر وہ اپنے
بھائی کوک کا درشن کرتے ہی پھر موت کی نیند سے جاگ اُٹھا۔ ایسا دیکھکر دیوتاؤں کے
افسر مخالف کے مددگاروں کا ناش کرنیوالی کلکی بھگوان بھی بڑے ہی تعجب میں ہو گئے۔
(۱۸) گدا دھاری کوک کو بکوک کے زندہ ہو جانے کا سبب خیال کر کے کلکی بھگوان نے
کوک کا بھی سر کاٹ ڈالا اسطرح سے کوک مارا گیا لیکن یہ بھی اپنے بھائی بکوک کو دیکھ کر
زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (۱۹) زاں بعد حسب دلخواہ صورت بنا بنوالے بڑے زبردست
کوک اور بکوک دونوں بھائی پھر اکٹھے ہو کر دوسرے وقت کال کیطرح کلکی بھگوان سے
لڑنے لگے۔ (۲۰) یہ دونوں ڈھال تلوار لیکر بار بار کلکی بھگوان کے اوپر چوٹ کر کر

اور ستیگ کے ساتھ جنگ عظیم کرنے لگا۔ (۱) تب تو دھرم اور ستیگ کو ڈراونی
تیروں سے خوف زدہ ہوکر کلجگ اپنی سواری کے گدھے کو چھوڑ کر اپنی نگری میں بھاگ گیا۔
(۲) الو کے نشان والی جھنڈی جسمیں لگ رہی تھی ایسا اس کلجگ کا رتھ ٹکڑے ٹکڑے
ہوگیا۔ اسکے تمام جسم میں سے خون ٹپکنے لگا۔ اسکے جسم میں سے بڑی بدبو نکلنے لگی منہہ
نہایت ہی بدصورت معلوم ہونے لگا۔ ایسی حالت پاکر کلجگ استری سو مک نامی مکان میں
گھس گیا۔ (۳) اپنے کل کا انگار روپ۔ نربل۔ دمبھہ سنبھوگ ریت (ویراگیہ)
کے چھوڑے ہوئے تیروں سے زخمی ہوکر دکھیں نہایت مضطرب ہوتا ہوا اپنے گھر میں
گھس گیا۔ (۴) لوبھ کو پرساد نے زخمی کر دیا۔ لاتوں سے اس کے سر کو چور چور کر دیا۔
وہ کتوں سے جوتے ہوئے اپنے رتھ کو چور چور ہو جانے پر اسکو چھوڑ کر خون کی قے
کرتا ہوا بھاگ گیا۔ (۵) آبھے کے ساتھ لڑائی کرکے ہار جانے کے سبب کرودھ گھبرا گیا۔
اور اسکی دونوں آنکھیں کانا ہو گئیں تب تو بدبو سے بسے ہوئے جو بیسے سے جوتے
ہوئے اپنے رتھ کو ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے سبب سے چھوڑ کر تسن نگر کے بھیتر گھس گیا
(۶) بھے بھی سنکھ کے طمانچہ کی چوٹ سے مردہ ہوکر زمین پر گر پڑا۔ نرسے پریتی
کے گھونسے کی چوٹ سے مضطرب ہوکر یم لوک کو چلا گیا۔ (۷) آدھی بیادھی وغیرہ
سب ہی کلجگ کے مددگار ستیگ کے تیروں سے زخمی ہوکر اپنی اپنی سواریوں کو چھوڑ
کر خوف زدہ ہوکر جدھر تدھر کو بھاگ گئے۔ (۸) ازاں بعد دھرم ست جگ کو ساتھ
میں لیکر کلجگ کی بڑی راجدھانی لیناسن نامک نگر کو گیا اور تیروں کی آگ سے کلجگ
سمیت اس شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ (۹) اسوقت کلجگ کے سب عضا جل گئے
اس کی استری بیٹا اور سارے خاندان کے لوگ یم لوک کو چلے گئے تب تو وہ تنہا ہی
دل میں بہت ہی غمگین روتا ہوا چپ چاپ بھارت ورش سے اور جگہہ کو چلا گیا۔ (۱۰)
ادھر شردھا نے ویدیہ استریوں کے زور سے ننگ اور کا مبوجوں کا ناش کر دیا اور دیوانی

ششتروں کے ذریعہ لڑائی کرنے لگے۔ (۴۲) کلکی بھگوان اپنی فوج کو ساتھ میں لیکر قسم قسم کے نہایت عمدہ استر ششتر ونکی ذریعہ کوک اور بکوک کے ساتھ لڑائی کرنے لگے یہ کوک اور بکوک برہماجی کے بردان سے بڑے گھمنڈ میں ہو رہی تھی۔ (۴۳) یہ کوک اور بکوک نام والی دونوں بھائی راکششوں میں بزرگ۔ بڑی عقلمند اور لڑائی کرنیمیں بڑی چتر تھی۔ ان دونوں بھائیونکی باہم ایسا میل تھا گویا ایک جان دو قالب تھی۔ بڑے تیجوالی تھی اور دیوتا ونکو بھی ایسے خوف رہتا تھا۔ (۴۴) ان دونوں کا جسم بجر کی مانند سخت تھا۔ دونوں دگوجی تھے یہ دونوں بھائی لڑائی کرنیمیں موت کو بھی جیتنے کا ارادہ رکھتے تھی۔ ان دونوں بھائیوں نے بڑے بڑی جوانمردونکی فوج ساتھ میں لیکر اور ہاتھ میں گدا تھام کر پیدل ہی لڑائی کرنی شروع کردی۔ (۴۵) کلکی بھگوان بھی اپنی فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے ان کوک اور بکوک کے ساتھ جنگ عظیم کرنے لگے۔ کلکی بھگوان کی فوج میں کے بڑی بڑی بہادر کتی خوفناک لڑائی کرنی لگے۔ (۴۶) گھوڑونکی ہنہناہٹ سے۔ ہاتھیوں کی چیخوں سے۔ دانتونکی ٹکروں سے۔ بہادروں کی باہنوں کے بیگ سے۔ گھونسوں کی ضرب اور طمانچوں کی چوٹ سے میدان کارزار میں ایک بڑی ہیبت آواز ہونے لگی۔ (۴۷) اس آواز سے دسوں سمتیں گونج گئیں۔ اسوقت کسی آدمی کو کبھی آرام پانے کا موقع نہیں ملا۔ دیوتا خوف سے گھبرا کر آسمان میں راہ اور بے راہ راستہ میں چلنے لگے۔ (۴۸) اس لڑائی میں پھانسیوں سے۔ ڈنڈوں سے۔ تلواروں سے۔ تیروں سے۔ برچھوں سے۔ ترشولوں سے۔ گداؤں سے۔ اور ڈراونی صورت تیروں کے بھالوں سے کروڑوں جوانمردوں کے ہاتھ پیر اور پیٹ کٹ کٹ کر کے میدان لڑائی میں گرنے لگے۔ (۴۹)

ساتواں ادھیاے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! اسطرح لڑائی کی شروعات ہونے پر دھرم بہت غمناک

اُسکے رتھ کے سات گھوڑے ہوئے۔ براہمن اُسکے سارتھی ہوئے۔ اگن اُس کا بیٹھنے کا آسن ہوا۔ اسطرح دھرم روپ سوامی۔ کارتکیہ طرح طرح کی قواعد جاننے والی بہت سی سینا کو ساتھ میں لیکر چلدیا۔ (۳۱) اسطرح کلکی بھگوان۔ یگیہ۔ دان۔ تپسیا۔ یم نیم وغیرہ کو ساتھ میں لیکر کھش۔ کامبوج۔ شتور۔ ورورد وغیرہ ملیچھوں کا پراجے کرنیکے لئے کلجگ کے رہنے کا ابھیشٹ استھان کو گئے۔ کلجگ کے رہنے کا استھان بھوتوں کا باسا ہونے کے سبب خراب ہو رہا تھا۔ اُس کے چاروں طرف کتوں کے گروہ بھرے ہوئے تھے۔ (۴۲-۴۳) اُسجگہہ پر گوشت کے مانس کی دُرگندھی پھیل رہی تھی۔ کوّے اور اُلوؤں کے جھنڈ ہر چہار سمت منڈلا رہے تھے۔ وہ مکان عورتوں کی لڑائی کا گھر اور بدکاری اور جوا کھیلنے کا مکان تھا۔ (۳۴) بدشکل ور سارے جگت کو خوف دینے والا تھا۔ اُس شہر کے رہنے والی سب لوگ عورتوں کے فرماں بردار تھے۔ لڑائی کرنیکی غرض سے کلکی بھگوان کے چلنے کا حال سُنکر کلجگ غصہ میں بھر گیا اور پیتر۔ پوتر وغیرہ کو ساتھ میں لیکر اُلو کی جھنڈی والے رتھ پر سوار ہو کر بشاسن نامی نگر سے باہر آیا۔ رشیوں کو ساتھ میں لئے ہوئے دھرم کلجگ کو دیکھکر کلکی بھگوان کے فرمانے کے بموجب اُس کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ رت کے ساتھ دمبھ لڑنے لگا پرساد لوبھ کو لڑائی کرنیکے لئے پکارنے لگا۔ (۳۵-۳۶-۳۷) ابھے کے ساتھ کرودھ کا اور سکھ کے ساتھ بھے کا سنگرام ہونے لگا۔ نرنے۔ پرتپی کے قریب آکر طرح طرح کے استر شستر و لڑائی لڑنے لگا۔ (۳۸) آدھی۔ یوگ کے ساتھ اور بیادھی بلوان چھیم کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ گلانی۔ ترمتا کے ساتھ۔ جرا۔ اسمرن شکتی کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ (۳۹) اسطرح سے بڑی سخت اور عظیم الشان لڑائی ہونے لگی۔ برہما وغیرہ دیوتا اُس لڑائی کو دیکھنے کے لئے اپنی اپنی ہیتوں سمیت آسمان پر آئے۔ (۴۰) مرو۔ بھیم بہادر کھش اور کامبوجوں کے ساتھ لڑنے لگے۔ دیواپی۔ چول۔ ورور اور اُنکے نوکروں کے ساتھ لڑائی کرنے لگے۔ (۴۱) بشاکھ یوپ راجہ پولند اور شوپچوں کے ساتھ مہا پربھاو شالی قسم قسم کے استر

میں یگیہ کا پھل دیگر سادھو پرشوں کے مقصدونکو پورا کرتا ہوں میں آپکے حکم کی بموجب ہمیشہ
سادھوؤں کا کام کرنے کی غرض سے گشت کرتا رہتا ہوں۔ (۲۰) اسوقت تناکت۔
کا مبوج۔ شودر وغیرہ ملیچھ لوگ کلجگ کی حکومت میں رہتے ہیں نس زبردست کلجگ ہی میں اتفاق
وقت سے زبردست ہوکر مصیبت زدہ ہورہا ہوں۔ (۲۱) ہے جگت آدھار ہے بھگوان!
اسوقت سادھو پرش سنساررو پی کال اگنی سے پریشان ہوکر تکلیف اُٹھا رہے ہیں اسواسطے
میں آپکے قدمونکی پناہ میں آیا ہوں۔ (۲۲) پاپ ناشک نرسیان کلکی بھگوان دھرم کے
ایسے عاجزانہ کلام کو سُنکر خود خوش ہوکر اور سب کو خوش کرتے ہوئے آہستہ آہستہ کہنے لگے۔
(۲۳) کہ ہے دہرم! یہ دیکھو اب ست جُگ آگیا ہے یہ سورج بنشی راجہ ہے اسکا نام
مرو ہے۔ میں نے برھما جی کے کہنے سے یہ اوتار لیا ہے سو تم جانتے ہی ہو۔ (۲۴)
کٹک دیش میں بودھوں کا قتل کرچکا ہوں تم یہ سُنکر خوشی مناؤ۔ جو تمہنو بھگت نہیں ہیں۔ جو
تمھارے دھرم کے کام میں رخنہ اندازی کرتے ہیں میں اُنکا ناش کرنیکی غرض سے فوج کو ساتھ
لئے ہوئے جاتا ہوں اب تم بیخوف ہوکر پرتھوی پر گشت کرو۔ (۲۵) جب میں موجود
ہوں جب ست جگ موجود ہے پھر تمھیں کیا خوف ہے؟ تم کسلئے مدہ وغیرہ سے آزردہ ہوتے
ہو۔ اب تم یگیہ۔ دان۔ تپسیا اور برت سمیت گشت کرو۔ (۲۶) ہے دھرم تم جگت کے
پیارے ہو تم پتر اور عزیزوں سمیت دگوجے اور دشمنوں کو قتل کرنیکے لئے گشت کرو میں تمھارے
ساتھ چلتا ہوں۔ (۲۷) اسطرحکا کلکی بھگوان کا کلام سُنکر دھرم بہت خوش ہوا اور اپنے
ادھیپتی پن کو خیال کرکے کلکی بھگوان کے ساتھ چلنے کو تیار ہوا۔ (۲۸) دھرم نے کلکی بھگوان
کے ساتھ چلتے وقت استری اور نوکروں وغیرہ کو سدہ آشرم میں رکھدیا۔ (۲۹) دھرم
نے جس وقت لڑائی کرنیکی غرض سے چلنے کا ارادہ کیا اُسوقت سادھو پرشوں کا کیا ہوا اور
اُسکا لڑائی کرنے کا لباس ہوا اور وید اور برہم مہا رتھ روپ ہوکر آئے قسم قسم کے شستر
ڈھونڈھتے وقت سرلنیٹ سنکلپ ہی اُسکا دھنش روپ۔ (۳۰) وید کے سات سُر

مانند وس اچھوہنی فوج لئے ہوئے زیب دے رہے تھے۔ (۷) جگت کے ایشور کلکی بھگوان اِس طرح
بھائی۔ پتر۔ دوست احباب اور بہت سی فوج کو ساتھ میں لیکر دگوجے کرنے کی خواہش سے جلد ہی
۔ (۸) اُسوقت زبردست کلجگ سے ڈرا ہوا دھرم براہمن کا روپ رکھ کر وہاں آیا۔ (۹)
اُسکے خدمت گذاروں میں۔ رت۔ پرساد۔ ابھے۔ سُکھ۔ پریتی۔ یوگ۔ ارتھ۔ اُنہنکار
سمرتی۔ چھیم۔ پرتشٹھا۔ نر نارائن تھے۔ ان سب کو
اور اپنے استری پتروں کو لیکر دھرم جلدی سے اُس مکان پر آیا جہاں کلکی بھگوان تھے۔
(۱۰۔ ۱۱) شردھا۔ میتری۔ دیا۔ شانتی۔ تُشٹی۔ پُشٹی۔ کریا۔ اُونتی۔ بُدھی۔ میدھا۔ تِتکشا
لجا۔ یہ آٹھ مورتی دھرم کو پالن کرنیوالی ہیں۔ (۱۲) سو یہ سب اپنے عزیزوں سمیت کلکی بھگوان
کا درشن کرنے کی غرض اور اپنا مقصد کہنے کے واسطے وہاں آئے۔ (۱۳) کلکی بھگوان
اُس براہمن کا بھیس بنائے ہوئے دھرم کو دیکھکر خوش ہوئے اور عاجزی سے پوجن اور ستکار
کر کے کہنے لگے کہ آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے آرہے ہیں۔؟ ۔ (۱۴) تم مصیبت زدہ
آدمیوں کی مانند استری اور بچوں سمیت کون سے راج کے راج میں سے آرہے ہو؟ سو
مفصل مجھ سے کہو؟ ۔ (۱۵) پاکھنڈی لوگوں کے ستائے ہوئے لشنو بھگت سادھو پُرش کی
سمان آپکے پُرش اور استری کمزور اور مقدرت نہ رکھنے والے اور بہت آزردہ ہو رہے ہیں۔
(۱۶) سب کے مالک والا اور مصیبت زدہ دھرم کہلانیکی کلکی بھگوان کا یہ کلام سنکر اپنے کلیان
کی غرض سے جواب دینے لگا۔ (۱۷) اُس براہمن کا روپ رکھنے والے دھرم نے اوّل
استری۔ پتر اور نوکروں سمیت ہاتھ جوڑ کر آنند روپ دیا مان شری ہری کا پوجن کیا۔
اور پھر نمسکار کر کے استتی کرنے لگا۔ (۱۸) استتی کرنے کے بعد وہ براہمن کا بھیس رکھنے
والا دھرم بولا کہ ہے کلکی بھگوان! میں مفصل کہتا ہوں آپ سنئے۔ میں برہما روپ آپکے
سینے سے پیدا ہوا ہوں میرا نام دھرم ہی ہے میں ساری ذی روحوں کے مقصد پورے کرتا ہوں
۔ (۱۹) میں دیوتاؤں میں سب سے اوّل گنا جاتا ہوں۔ مجھے یگیہ میں ہو یہ کو یہ کا حصہ ملتا ہے

کلجگ کا ناش کرنے میں پورے کلکی بھگوان ستجگ کی آمد دیکھکر کلجگ کے دھکار میں بِشاسن نام والی پوری میں لڑائی کرنے کی خواہش سے اپنے نوکر لوگوں سے کہنے لگے (۱۹) کہ جو جوانمرد ہاتھیوں پر چڑھکر لڑائی کریں۔ جو رتھ پر چڑھکر لڑائی کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جو پیادہ ہیں جنکے جسم سونے کے طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ ہیں جو استر شستروں سے لڑ سکتے ہیں اور جو لڑائی کرنے میں ہوشیار ہیں ایسے جوانمردوں کی ساری فوجوں کو لاؤ اور سب کی جدا جدا شمار کرو۔ (۲۰)

چھٹا ادھیا

سوت جی کہتے ہیں کہ بے رتشیو! ازاں بعد شادی کر کے وہ زبردست مرد اور دیوا پی کلکی بھگوان کی اس بات کو سن کر رتھ پر چڑھ کر سامنے آئے۔ (۱) اُن دونوں راجاؤں کے ساتھ میں بیشمار فوج تھی اور طرح طرح کے استر شستر دھارن کئے ہوئے تھے۔

وہ دونوں اپنے دلمیں جوانمردی کا گھمنڈ رکھتے تھے ان کے ہاتھ اور تمام جسم بکتر سے ڈھکے ہوئے تھے وہ دونوں جوانمرد اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں میں دستانے پہنے ہوئے تھے (۲) اُنکے سر کے اوپر سیاہ رنگ کا ٹوپ ہیں، وے رہا تھا وہ دونوں سب اعلیٰ درجے کے دھنش دھاری تھے۔ اُن دونوں کی چھ اچھوہنی فوج سے زمین لرزاں تھی۔ (۳) مَرُو کے ساتھ میں ایک لاکھ ہاتھی۔ سو لاکھ گھوڑے۔ سات ہزار رتھ اور دو لاکھ دھنش دھاری پیادہ سب جنگ کے لئے مستعد تھی۔ اس مَرُو کے رتھ کے اوپر گیڑی کا جھنڈا ہوا سے لہرا رہا تھا۔ (۴۔۵) اسکے علاوہ اُسکے ساتھ پانچ ہزار لال رنگ کے گھوڑے۔ دس ہزار مست ہاتھی۔ بہت سے مہارتھی اور نو لاکھ پیادہ تھی۔ (۶) دشمنوں کے شہروں کو جیتنے والے کلکی بھگوان اسطرح سورگ لوک میں دجودہ اندر دیکھ کر

بدلے لئے کہ شری نا تہرا میں بالکل آپکے پاس میں رہنے والا ست جگ ہوں ۔ میں آپکا اوتار اور قدرت دیکھنے کے لئے یہاں آیا ہوں آپ نردیا دھی کال سروپ ہو ۔ آپ چھن گھڑی پل وغیرہ انگوں کی وجہہ سے اسوقت دنیا دار معلوم ہو رہے ہو آپکی قدرت سارا جگت پیدا ہوتا ہے ۔ (۵) آپکے حکم سے گھڑی ۔ دن ۔ رات ۔ مہینا ۔ موسم ۔ سمت سر اور جگ وغیرہ اور چودہ منو یہ سب باقاعدہ دورہ کرتے رہتے ہیں ۔ (۶) پہلا سوایمبھو نام والا منو دوسرا سوارو چش تیسرا اوتم نام والا چوتھا تامس ۔ پانچواں ریوت نامی منو چھٹا چاکشش ۔ ساتواں بیوسوت آٹھواں ساورنی ۔ نواں دکش ساورنی نام والا منو ۔ دسواں برھم ساورنی نامی منو ۔ گیارہواں منو دھرم ساورنی اور بارہواں رودر ساورنی تیرہواں تمام میں مشہور دیو ساورنی نامی منو اور چودھواں اندر ساورنی نامی منو یہ سب آپکے مایا کے سروپ ہیں یہ سب آپکی مایا روپی شکتی سے نام وغیرہ سے جدا معلوم ہوتے ہیں ۔ (۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱) دیوتاؤں کے بارہ ہزار برسوں کے چار جگ ہوتے ہیں جسمیں دیوتاؤں کے چار ہزار برس کا ست جگ ۔ تین ہزار برس کا ترتیا اور ایک ہزار برس کا کلجگ ہوتا ہے ۔ اور چاروں جگوں کی پورب سندھیا کرم سے چار سو ۔ تین سو ۔ دو سو اور ایک سو برس کی ہوتی ہے ان چاروں کی شیش سندھیا کا بھی یہی پرمان ہے ۔ (۱۲ ۔ ۱۳) ہر ایک اکہتر جگ تک پرتھوی کا بھوگ کرتا ہے اسیطرح سب منوؤں کا قاعدہ ہوتا ہے جسوقت تک منوؤں کا ادھکار رہتا ہے وہ برھما جی کا ایک دن ہوتا ہے اتنے ہی کال کی سمان وقت میں برہما جی کی رات ہوتی ہے ۔ (۱۴) کال اسطور سے دن ۔ رات ۔ پکش ۔ مہینا ۔ برس ۔ موسم وغیرہ اپادھیوں کو دھارن کرکے برھما کا جنم مرن وغیرہ کرتا ہے ۔ (۱۵) سو برس کی عمر ہونے پر برھما نرگن میں لین ہو جاتا ہے ۔ پرلے کال کا اخیر ہونے پر پھر برھما جی آپکی نابھی کے کنول سے پیدا ہوتے ہیں ۔ (۱۶) تہاں میں کال کا انش ست جگ ہوں میرے دورہ میں دھرم کا برتاؤ عمدہ طور سے ہوتا ہے میرا دورہ ہونے پر رعایا دھرم کا برتاؤ کرکے کرتیہ ہو جاتی ہے اسی سبب سے میں کرت جگ نام سے مشہور ہوں ۔ (۱۷) نوکروں سمیت کلکی بھگوان ست جگ کا یہ کلام سنکر بہت آنند ہوئے ۔ (۱۸)

رتھ کی سبھا میں آیا ہوا دیکھکر خوش ہوئے اور "یہ کیا" ایسا کہکر تعجب ماننے لگے ۔ (۳۳) ۔
کلکی بھگوان بولے کہ سب کو ہی معلوم ہے کہ تم دونوں راجہ ہو اور لوک کی رکشا کیواسطے اور رعایا کی
خبرگیری اور پرورش کے لئے ۔ سورج ۔ چندرماں ۔ آندر ۔ یم ۔ اور کبیر کے انش سے پیدا ہوئے ہو ۔
(۳۴) اتنے دنوں تک تم اپنے آپ کو چھپائے ہوئے رہتے رہے ہو اسوقت تم میرے ظاہر ہونے
پر مجھسے ملنے آئے ہو اب میرے کہنے سے اندر کے بھیجے ہوئے رتھ پر چڑھو ۔ (۳۵) لکشمی پتی
ترلوکی ناتھ سناتن کلکی بھگوان اسطرح سے کہہ رہے تھے کہ اسیوقت دیوتا پھولوں کی برکھا کرنے لگے ۔ اور
منی لوگ سامنے آکر استتی کرنے لگے ۔ (۳۶) گنگا جی کے جل سے ملنے کے سبب سے ہی پاپ دور ہوئے
مہادیو جی کے سر پر موجودہ بھشم کی خوشبو سے معطر اور پاربتی جی کے شریر کو چھونے کے سبب منگل روپی
ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگی ۔ (۳۷) بعدہٗ اسی جگہہ پر ایک بھکاری آنکر موجود ہوا اُس کے چہرہ سے
خوشی کی علامتیں نمایاں تھیں جسم کی آب و تاب مثل تپے ہوئے سونے کے صاف تھی دھرم کا
بڑا آدھار تھا ہاتھ میں ڈنڈ شوبھا دے رہا تھا اور کیا کہوں وہ لاثانی شخص ہی تھا اُسکے شریر کی ہوا
سے پاپوں کے ڈھیر معدوم ہوتے تھے سورج کی مانند تیجوان تھا اور اُسکی دونوں آنکھیں کنول
کی سمان تھیں ۔ (۳۸)

پانچواں ادھیاء

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! پھر کلکی بھگوان نے اُس بھکاری کو دیکھتے ہی سب لوگوں سمیت
اُٹھکر ۔ پادیہ ۔ ارگھیہ ۔ اور آچمنیہ وغیرہ سامگری سے پوجن کیا ۔ (۱) پھر اُس سب کے قابل پرستش
بھکاری کو بٹھاکر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ ہمارے بڑے اچھے نصیب ہیں کہ جو آپ نے آکر ہمیں درشن
دیا ۔ (۲) جو آدمی بیگناہ اور پوری اور سب کو برابر ایک نگاہ سے دیکھنے والے ہوتے ہیں وہ
جانداروں کی خبرگیری کرنے کے لئے زمین پر گشت کرتے ہیں ۔ (۳) یہ سُنکر وہ بھکاری (سنیاسی)

میں نے اِن مرو اور اِن سب منیوں کے ساتھ آپکے چرن کنولوں کا درشن پایا ہے۔ بلاشک اب ہم کو کال کے سخت منہ میں نہیں جانا پڑے گا۔ ہمیں آتم گیانی پُرشوں کا پد ملے گا۔ (۲۱) کنول کی سی آنکھوں والے کلکی بھگوان مرو اور دیواپی کی یہ باتیں سُنکر مسکراتے ہوئے تسلّی دیکر کہنے لگے۔ (۲۲) کلکی بھگوان بولے کہ میں جانتا ہوں تم دونوں بڑے دھرماتما راجہ ہو اسوقت تم میرے کہنے کے بموجب راجہ ہوکر اپنے اپنے راج کی خبرگیری کرو۔ (۲۳) ہے مرو راجن! میں اسوقت رعایا کی تکلیف دینے والے جانداروں کا قتل کرنیوالی اور دھرم میں ملیکشوں کا ناش کر کے تمھیں تمھاری راجدھانی اجودھیا پوری دلواؤں گا اور اسمیں تمھارا راج تلک کرونگا۔ (۲۴) ہے راج رشی دیواپی! میں لڑائی کے میدان میں ملیکشوں کا قتل کر کے تمھیں تمھاری راجدھانی ہستنا پور دلواؤنگا۔ (۲۵) میں بھی متھرا پوری میں رہتا ہوا تمھارے خوف کو دور کرتا رہونگا میں تیتا کرن اشٹ نکھ اور ایک شنگھ نامی ملیکشوں کو قتل کر کے ست یگ کو قایم کرتا ہوا رعایا کی پرورش کرونگا تم بھی درویشانہ لباس اور برت کو چھوڑ کر مہارتھ پر چڑھو۔ (۲۶-۲۷) کیونکہ تم استر شستر چھوڑنے میں بڑے ہوشیار اور مہارتھی ہو۔ تم ملیکش وغیرہ اور دھرم میں رخنہ ڈالنے والوں کے ناش کرنے کے لئے ہمارے ساتھ چلو۔ (۲۸) ہے مرو راجن! تیناکھ یوپ نام والا راجہ بھیوتی سندر آنکھوں والی بڑی خوبصورت اپنی کنیا کے ساتھ تمہارا بواہ کر دیگا۔ (۲۹) ہے مرو راجن! بہبودی خلائق کے واسطے تم راجہ ہوکر میرے کلام کی تائید کرو۔ ہے دیواپی! تم بھی رُچی راشو کی شانتا نام والی کنیا کے ساتھ شادی کرو۔ (۳۰) مرو۔ دیواپی۔ اور منی لوگ کلکی بھگوان کا ایسا تشفی آمیز کلام سُنکر دِکھیں تعجب سا کرنے لگے اور یہ یقیناً جان لیا کہ یہ ایشور شری ہری ہیں۔ (۳۱) کلکی بھگوان اسطور سے بیخوف باتیں کر رہے تھے کہ اسیوقت آسمان سے (جہاں دل چاہے وہاں پہونچانے والے) دو رتھ اُترے وہ رتھ سورج کی مانند تیجوان قسم قسم کے جواہرات سے جڑے ہوئے اور سفید سفید چمکتے ہوئے دِویہ ستر شستروں سے آراستہ تھے۔ (۳۲) منی۔ راجے اور سبھا میں بیٹھے ہوئے لوگ وِشوکرما کے بنائے ہوئے

اُسکے لکشن شرمان اور مہاپرشونکے سے ہیں یہ کون ہے؟ ۔ (۷) دیواپی بابا کی بھگوان کی نسی
میٹھی بات کو سنکر عاجزی سے کہنے لگا۔ (۸) دیواپی بولا کہ پرلے کے انت میں آپکی
نابھی کے کنول سے برہما پیدا ہوئے برہما کے اتری نامی پتر ہوئے۔ اتری کا چندر۔ چندر کا
پتر بدھ۔ بدھ کا پوروکھا۔ پوروکھا کا آیوش۔ آیوش کا نہش۔ نہش کا ججاتی تس ججاتی کے دیویانی کے ذریعہ
یدو اور ترسو یہ دو پتر پیدا ہوئے۔ (۹ - ۱۰) ہے سادھوؤں کی رکشا کرنیوالے بھگوان!
تس ججاتی کے شرمشٹھا نامی استری سے درہیو۔ انو اور پورو یہ تین پتر اتپن ہوئے۔
ابتدا آفرینش میں تامس۔ اہنکار سے جسطرح پنچ بھوت پیدا ہوتے ہیں اسیطرح ججاتی کے
پانچ پتر ہوئے۔ (۱۱) پورو کا پتر جنمیجے۔ جنمیجے کا پرچنوان۔ پرچنوان کا پروبیر۔ پروبیر کا
منسیو۔ منسیو کا ابھے ید۔ ابھے ید کا اردکشے۔ اردکشے کا تریہ رنی۔ تریہ رنی کا اپشکار ارنی۔
اپشکار ارنی سے برہنکشتر اور برہنکشتر کا پتر ہستی ہوا۔ اس ہستی راجہ کے نام سے ہی ہستنا پور
بسا ہے۔ (۱۲ - ۱۳) تس ہستی راجہ کے اجمیڑھ۔ اہیمیڑھ اور پورمیڑھ یہ تین پتر ہوئے۔ اجمیڑھ
کا پتر رکش۔ رکش کا سمبرن۔ سمبرن کا کرو۔ کرو کا پریکشت۔ پریکشت کے سودھنو۔ جنہو۔
اور نشدھ یہ تین پتر ہوئے۔ تن میں سودھنو کا پتر سوہوتر۔ سوہوتر کا چیون۔ چیون کا [illegible]
برہدرتھ کا کوشاگر۔ کوشاگر کا رشبھ۔ رشبھ کا ستیہ جت۔ ستیہ جت کا پشپوان اور پشپوان کا پتر
نہش ہوا۔ (۱۴ - ۱۵ - ۱۶) برہدرتھ کی دوسری استری سے دشمنوں کو شکست دینے والا
جراسندھ پیدا ہوا۔ جراسندھ کا پتر سہدیو ہوا۔ سہدیو کا پتر سومابی۔ سومابی کا شرت شروا
شرت شروا کا سورتھ۔ سورتھ کا بدورتھ۔ بدورتھ کا سارو بھوم۔ سارو بھوم کا جے سین۔ جے سین کا
کا رتھانیک۔ رتھانیک سے پرم کوپی پتاپو نامی پتر پیدا ہوا۔ (۱۷ - ۱۸) پتاپو کا پتر دیواتتھی
ہوا۔ دیواتتھی کا رکش۔ رکش کا دلیپ۔ دلیپ کا پرتیپک۔ ہے اشورا پرتیپک کا پتر میں
دیواپی ہوں۔ میں شنتنو کو اپنا راج دیکر کلاپ گاؤں میں رہتا ہوا یکسوئی قلب سے
بہت عرصے سے تپسیا کر رہا ہوں۔ اسوقت آپکے درشن کی آرزو سے یہاں آیا ہوں۔ (۱۹ - ۲۰)

شری رامچندر جی اسطرح جانکی جی کا انتردھیان ہونا دیکھکر اس ماجرے کو کہتے ہوئے گرو لیشٹ اور
سیوک برگ اور شہر کے رہنے والوں سمیت اور جانوروں سمیت خوشدلی سے سرجو کے جل کا
آچمن کر کے دِبیہ بِمان پر بیٹھ بیکنٹھ دھام کو چلے گئے ۔ (۵۶) جو لوگ اس امرت کی سمان پیارے
شری رامچندر جی کے قصہ کو سنیں گے لکشمی پتی شری پرمیشور پربھو شری رامچندر جی کی کرپا سے
اُنکے لاعلاج مرضوں کی شانتی ہوجائیگی اور اولاد اور دولت کی ترقی ہوگی اور سورگ نصیب ہوگا
اس داستان کو سنکر دل خوش ہوگا دُنیوی تفکرات کا سمندر خشک ہوجاوے گا اور مُکتی بھی حاصل
ہوجاوے گی ۔ (۵۷) ۔

چوتھا ادھیائے

شری رامچندر جی کا پُتر کُش ۔ کُش کا اتتھی ۔ اتتھی کا نِشدھ ۔ نشدھ کا نبھ ۔ نبھ کا پُنڈریک
پنڈریک کا چھیم دھنوا ۔ چھیم دھنوا کا دیوانیک ۔ دیوانیک کا ہین ۔ ہین کا پاری پاتر ۔ پاری پاتر
کا بلاہک ۔ بلاہک کا ارک ۔ ارک کا رجنابھ ۔ رجنابھ کا کھگن ۔ کھگن کا بدھرت ۔ بدھرت کا ہیر
ہرنیہ نابھ ۔ ہرنیہ نابھ کا پشپ ۔ پشپ کا دھرو ۔ دھرو کا سیندن ۔ سیندن کا اگنی ورن اور
اگنی ورن کا پُتر شیگھر ہوا وہ بڑے بہادر شیگھر میرے پتا تھے سیر انام مرو ہے بعض اشخاص مجھے
بدھ بھی کہتے ہیں ۔ (۱-۲-۳-۴) اتنے دنوں تک میں کلاپ گانوں میں رہتا ہوا
تپسیا کرتا رہا ۔ میں ستیہ وتی کے پُتر بیاس جی کی زبانی آپکے اوتار کا حال سُن کر کلجگ کے
لاکھ برس تک امیدواری کر کے آپکے پاس آیا ہوں ۔ پرماتما روپ آپکے پاس آنے سے کروڑوں
جنم کے پاپ اور دُکھ ختم ہوجاتے ہیں دھرم کی ترقی ہوتی ہے نامودی اور شہرت بڑھتی ہے اور
سارے مطالب پورے ہوتے ہیں ۔ (۵-۶) یہ سُنکر کلکی بھگوان بولے کہ اسوقت میں نے
تمھاری بنداولی سُنی اور سمجھ لیا کہ تم سورج بنسی راجہ ہو مگر تمھارے ساتھ یہ جو دوسرا شخص ہے

بن کو آنے کے وقت کا لباس جو مُنیوں کا ساتھ اور گروہ کے ساتھ محبت کا برتاؤ یاد کرنے لگے۔ پھر مُنیوں نے آکر شری رامچندر جی کا پوجن کیا ۔ (۴۹) پھر اُن شری رامچندر جی نے لوگوں سمیت دل میں رنجیدہ اور آزردہ بھرت جی کو سمجھا کر اُنکی تسلی کی پھر پتا اُنکے حکم کے موجب باپ کے سنگھاسن پر بیٹھے اور وشسٹ وغیرہ رشیوں نے اُن راج تلک کیا بعدہ وہ شری رامچندر جی راجہ اندر کیطرح روئے زمین کے مالک ہو کر شوبھا کو پراپت ہونے لگے ۔ (۵۰) اسطرح بڑی زبردست اور بہادر رگھوبیر شری رامچندر جی نے راج پالن کرنے کی شروعات کی۔ اُنکے راج میں ساری رعایا اہل مقدرت ہوئی ۔ برہمن لوگ بیخوف ہو کر عبادت کرنے میں مشغول ہوئے اسمیں ملکر بے خطر ہو اپنے اپنے دھرم کا برتاؤ کرنے لگے وقت پر بارش ہونیکے سبب پرتھوی بھی آنند ہوئی ۔ سارا جگت سچے راستہ پر چلنے لگا ۔ (۵۱) اسطرح سے رگھوکل شرومنی شری رامچندر جی نے دس ہزار برس تک اپنے پاک و برتر برتاؤ سے رعایا کا دل خوش رکھا۔ اور سب طرح سے کے مقصد پورے کر کے شری رامچندر جی نے اپنی پیاری جانکی جی کا بھی دل خوش کیا۔ اور مہرشیوں کو بہت زر و جواہر دکشنا میں دیکر بہت سے جگت کیئے اور تین اسومید جگ کر کے دیوتاؤں کو تریپت کیا ۔ (۵۲) زاں بعد رگھوکل شرومنی شری رام چندر جی نے سنگدلی سے دل میں کسی بات کا خیال کر کے جانکی کو بن میں تیاگ دیا۔ پھر اوتم کرم کرنیوالے بالمیک جی اپنی بنائی ہوئی رامائن کو یاد کر کے آزردہ دل شری رام چندر کی پیاری جانکی کو اپنی کٹی میں لیگئے ۔ (۵۳) پھر بھوم (زمین) پتری سیتا نے بڑے زبردست اور بہادر لو اور کش نامی دو لڑکے پیدا کیئے۔ ان دونوں نے رام چندر جی کے پاس جا کر ثنا و صفت کر کے اچھی منی نے ان دونوں لڑکوں سمیت نردوش دیوتاؤں سے پرنام کی ہوئی سیتا شری رامچندر جی کے حوالہ کر دی ۔ (۵۴) پھر شری رامچندر جی سامنے روتی ہوئی پتروں سمیت جانکی سے کہنے لگے کہ تم اپنی شدھی کے لئے سب کے سامنے آگ میں پھر چلی جاؤ۔ سیتا نے شری رامچندر جی کی یہ بات سُنکر اُنکے چرن کنولوں کو ڈنڈوت کی اور اپنی ماتا پرتھوی کے ساتھ زیور سے آراستہ پاتال کو چلیگئی ۔ (۵۵)

ہی مردہ کی مانند ہوئے بڑے زورآور اور زبردست بہادر دیوتاؤں کے دشمن راکششوں کا قتل کیا ۔ (۴۳) پھر بڑے زبردست لچھمن جی نے بڑی آواز سے گرجنے والے اور خون پینے والے راکششوں سمیت اندرجیت میگھ ناد کو جہنم میں پہونچایا ۔ پھر اُن لچھمن جی نے ہی غصہ میں ہوکر پرہست نکمبھ ۔ مہاکائے اور وکٹ وغیرہ راکششوں کا بھی تیز تلوار سے سر کاٹ دیا ۔ (۴۴) ازان بعد بڑی مشکل سے جیتنے کے لایق راون کروڑوں ہاتھی سوار ۔ رتھ کے سوار ۔ گھوڑوں کے سوار اور پیدلوں کی فوج کو لیکر میدان لڑائی میں بندروں کی فوج کے سپہ سالار جو شگر یو تھے اُنکے مالک پربھو اسیم دیویہ استروں کو دھارن کرنیوالی بڑے جس والے شری رامچندر جی کے قریب آکر استر شستر کی بارش کرتا ہوا لڑائی کرنے لگا ۔ (۴۵) اُسوقت رگھو بیر شری رامچندر جی نے برہما جی سے بردان پانے کی وجہ سے بزرگی پاکر زبردست ۔ بہادر میدان کارزار سے پہاڑ کی مانند نہ ہلنے والے شیطان راکششوں کی فوج کی مالک راون اور بڑی قوی تن کمبھ کرن کو تیز تیروں سے گھایل کر دیا ۔ (۴۶) بعدہٗ شری رامچندر جی اور راون نے باہم تیز تیروں کی بارش کر کے آسمان کو تیروں سے چھا دیا اُسوقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سیاہ ابر تمام آسمان پر چھا رہے ہیں ۔ تیروں کی باہم ٹکرانے کی آواز سے اور رگڑ کر آگ نکلنے سے بجلی کا شبہ ہوتا تھا ۔ بجر کے شبد کی مانند رودر کی آواز سے تمام زمین گونج گئی اُسوقت لڑائی کے میدان کی بڑی مہیب شکل ہو رہی تھی ۔ (۴۷) بعدہٗ دیوراج اندر کو بھی ڈرا دینے والا راون سیتا جی کی بددعا اور شری رامچندر جی کے استروں کے تیج سے مُردہ ہوکر زمین پر گر پڑا ۔ اُسوقت ہنومان جی بہت خوش ہوکر اگنی میں پوتر ہوئی جانکی جی کو شری رامچندر جی کے پاس لے آئے تب شری رامچندر جی اپنی اجودھیا پوری کو لوٹنے کا قصد کرنے لگے ۔ (۴۸) پھر اندر دیو کے کہنے کے بموجب شری رامچندر جی نے فوراً بیاہولی سورت بھیکھن کو راکششوں کا افسر مقرر کر دیا پھر شری رامچندر جی بندروں کے راجہ سُگریو وغیرہ سب بندروں سمیت اور سیتا اور لچھمن جی کو ساتھ میں لیکر ہوا سے چلنے والے بہت ہی خوبصورت اور آراستہ پشپک کے بیوان پر چڑھ کر اجودھیا پوری کو چل دئے ۔ چلتے وقت راستہ میں

چالاک ہرن کی سی صورت والے راکشس کا قتل کیا۔ (۳۵) زاں بعد راستہ میں شری رامچندر اور لچھمن کو جاتا ہوا دیکھکر راون جلدی سے اُنکے مکان میں آیا اور سیتا جی کو ہر لے گیا۔ شری رامچندر جی ہرن کوٹی میں سیتا کو نہ دیکھکر ہا سیتا! ہا سیتا! اسطرح بار بار کہکر پچھتاوا کرتے ہوئے بیہوش ہو گئے۔ (۳۶) پھر رشیوں کے مکانات۔ پہاڑوں کی گپھا۔ پانی اور خندقوں وغیرہ جگھوں میں سیتا کو ڈھونڈتے ہوئے راہ میں قریب المرگ جٹایو کو دیکھا اُس کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی کہ سیتا کو راون ہر لیگیا ہے۔

پھر اپنے باپ کیطرح اُس جٹایو کے مرجانیکے بعد اُسکا کریا کرم کیا۔ (۳۷) بعدہٗ سیتا کے غم جدائی سے پریشان ذہنش دہاری۔ رگھوکل تلک چھوٹے بھائی لچھمن سمیت شری رامچندر جی نے ایسے بندروں کی فوج کو جن کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا دیکھا اور سورج کا پتر جو بالی تھا اُسکے چھوٹے بھائی سگریو کے منتری جو ہنومان بھگت کو دیکھا۔ (۳۸) پھر سگریو اور پون کمار ہنومان جی کے کہنے سے سات تاڑ کے درختوں کو چھیدا اور بان (تیر) سے بالی کو مارکر اور سگریو سے متر تائی کرکے اُس سگریو کو بندروں کا راجہ بنایا۔ (۳۹) بعدہٗ پون کمار ہنومان جی جانکی جی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے جٹایو کے کہنے کے بموجب سمندر کے پار گئے اور لنکا پوری میں جاکر اشوک باٹکا میں سیتا جی سے گفتگو کرکے اُنکے دلکو خوش کرکے پھر سری رامچندر کے پاس کو لوٹ آئے۔ (۴۰) ہنومان جی نے اپنی قوت بازو سے صدہا راکشسوں کو قتل کرکے لنکا کو جلاکر خاک کر دیا۔ یہ سنکر شری رامچندر جی خوش ہوئے اور غصہ میں ہوکر پہاڑوں کے پتھروں سے سمندر کا پل باندھا اور بندروں سمیت لنکا پوری میں گئے اور راکشسوں کے حاکم راون کا قلعہ وغیرہ سب توڑ ڈالا۔ (۴۱) بعدہٗ لچھمن جی سمیت راجہ رامچندر جی لڑائی کرنے میں زبردست بڑا بھاری دھنش لیکر ہاتھی۔ گھوڑی۔ رتھ وغیرہ پر چڑھے ہوئے تیر اور کاٹنے والی تلوار چلانے والے راکشسوں کا قتل کرکے ہیبت رت کال کی زبان کے اگلے حصہ کیطرح شوبھایمان ہوئے۔ (۴۲) زاں بعد نل۔ انگد۔ بندروں کے راجہ سگریو۔ پون کمار ہنومان۔ جاموت اور اور بڑے بڑے زور آور بندروں نے درختوں کو پھینک کر پہاڑوں کو پھینک کر اور اور طرح سے خوفناک چوٹ کرکے جانکی جی کے غصہ سے پہلے

انشومان کا پتر دلیپ۔ دلیپ کا پتر بھاگیرتھ نام سے مشہور ہوا۔ تن بھاگیرتھ کی لائی ہوئی ہونے کے کارن یہ گنگا بھاگیرتھی نام سے مشہور ہے۔ آپکے چرن سے پیدا ہونیکے سبب یہ اس لوک میں استتی اور پرنام اور پوجا کرنیکے لائق ہوئی ہے۔ (۱۸) بھاگیرتھ کا پتر نابھ ہوا۔ نابھ کا پتر مہابلی سندھودیپ ہوا۔ سندھودیپ سے ایوتایو نامی پتر پیدا ہوا۔ (۱۹) ایوتایو کا پتر رتوپرن ہوا۔ رتوپرن کا پتر سوداس ہوا۔ سوداس کا سوداس نامی پتر ہوا۔ سوداس کا بڑا بدھیوان اشمک نام والا پتر ہوا۔ (۲۰) اشمک کا پتر مولک ہوا۔ مولک کا پتر دشرتھ۔ دشرتھ سے ایربڑ نامی لڑکا پیدا ہوا۔ ایربڑ کا پتر بشوسہ۔ بشوسہ کا پتر کھٹوانگ اور کھٹوانگ کا پتر دیرگھ باہو ہوا۔ (۲۱) دیرگھ باہو کا پتر رگھو۔ رگھو سے اج۔ اج کے پتر دشرتھ ہوئے اور دشرتھ کے ساکشات جگت پتی شری ہری رام روپ سے ظاہر ہوئے۔ (۲۲) کلکی بھگوان رام اوتار کی کتھا سنکر بہت ہی خوش ہوئے اور مرو سے کہنے لگے کہ شری رامچندر جی کا چرتر پورے طور سے مفصل بیان کرو۔ (۲۳) تب مرو بولے کہ ہے بھگوان! سیتاپتی شری رامچندر کا چرتر بیان کرنے کی اس زمین پر کسی کو طاقت نہیں ہے اور تو کیا شیش جی بھی اپنے ہزار مکھوں سے شری رامچندر جی کا چرتر پوری طرح سے بیان کرنے کی جرات نہیں کر سکتے ہیں۔ (۲۴) تاہم حسب الارشاد آپکے اپنی بدھی کی موافق سارے پاپوں کو دور کرنیوالی پرم پوتر شری رامچندر جی کا قصہ گذارش کرتا ہوں۔ (۲۵) ابتدا میں ایک وقت برھما وغیرہ کی پرارتھنا سے سورج بنش میں چار روپ سے ہو کر دشرتھ کے پتر ہو کر راکشسوں کا ناش کرنے کی خواہش سے جانکی پتی شری رامچندر جی نے اوتار لیا۔ جنھوں نے بالک پن میں بشوامتر جی کے یگیہ میں خرابی ڈالنے والے راکشسوں کا ناش کر کے جس پایا۔ (۲۶) جنکے نام کے سمرن کی بدولت جگت میں دوسرا جنم نہیں ہوتا ہے یعنی موکش ہو جاتی ہے جو بڑے طاقتور اور بڑی تیج وان ہیں وہ ہمہ جہت پورے طریقے سے شستر ودیا کو جاننے والے شری رامچندر جی انہوں کو موہت کرنیوالی روپ کو دھارن کر کے معہ لچھمن جی کے بشوامتر جی کے ساتھ راجہ جنک کی سبھا میں گئے [illegible] (۲۷)

نے سمندر کے کنارہ پر بشنو بھگوان کی پرارتھنا کی تھی اسیطرح یہ سب رشی کلکی بھگوان کے پاس اپنا اپنا مطلب کہنے لگے ۔ (۴-۵-۶-۷) مُنی بولے کہ ہے جگنناتھ! آپ نے سب کو جیتا ہے۔ آپ ساری پرانیوں کے دلکی باتوں کو جانتے ہو تم ہی اس اننت بشنو کی دنیا بیشمار پالن اور پرلے کرتے ہو۔ ہے بھگوان! اسوقت آپ ہمارے اوپر پرسن ہو جیئے ۔ (۸) ہے لکشمی کے پتی! انم کال روپ ہو جگت کے گن کرم تم سے ہی نمودار ہورہے ہیں برہما وغیرہ دیوتا بھی آپکے ہی چرن کملوں کی استتی کرتے ہیں اسوقت آپ ہماری اوپر پرسن ہو جیئے ۔ (۹) ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان اسطرح مُنیوں کا کہنا سُنکر کہنے لگے کہ ہے مُنیو! تمھارے آگے جو یہ بڑے قوی تن ۔ پرم پراکرمی عبادت کرنے میں مستعد دو پُرش ہیں سو کون ہیں ؟ ۔ (۱۰) یہ گنگا کی استتی کرکے پرسن چت ہو کر یہاں کسواسطے آئے ہیں ؟ ازاں بعد کلکی بھگوان اُن دونوں کیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم نے کس غرض سے گنگا کی استتی کری ہے ؟ تم کون ہو؟ اور تمھاری نام کیا ہیں ۔ یہ سب مجھ سے کہو ۔ (۱۱) اسطور کلکی جی کے کہنے پر اُن دونوں میں سے سب کام کرنے میں ہوشیار مرو ۔ خوش ہو کر کھڑے ہوگئے اور ہاتھ جوڑکر بڑی عاجزی سے اپنے بنش کا بیان فرمانے لگے ۔ (۱۲) مرو بولے کہ ہے بھگوان آپ سب کے دلمیں موجود اور سب کے دل کا حال جاننے والے ہو ہے پربھو آپ سب جانتے ہو آپکی آگیا سے سب کیفیت مفصل عرض کرتا ہوں وہ سن لیجیے ۔ (۱۳) آپکی نابھی سے برہما جی پیدا ہوئے برہما جی کے پتر ماریچ ہوئے ۔ ماریچ کے منو ۔ منو جی سے ستیہ پراکرمی اکشواکو راجہ پیدا ہوئے ۔ (۱۴) اکشواکو کے پتر یوناشو ہوئے ۔ یوناشو کے پتر مان دھاتا ہوئے ۔ مان دھاتا کے پتر پورکتس ہوئے ۔ پورکتس سے بڑے بدھی مان انرنیہ پیدا ہوئے ۔ (۱۵) انرنیہ کے پتر ترسدسیو ہوئے تن سے ہریشو ہوئے ۔ ہریشو کے پتر تریرن ۔ تنکے پتر پرم بدھی مان ترشنکو ہوئے ترشنکو سے پرم پرتاپی راجہ ہریشچندر ہوئے ۔ (۱۶) تن کا پتر ہرت ہوا ۔ ہرت کا پتر بھرت ۔ بھرت کا پتر کرک ۔ کرک کا پتر سنج ۔ سنج سے انشومان پیدا ہوا (۱۷)

سنبھل کے کہنے سے کلکی بھگوان نے گیرو وغیرہ سے بنے ہوئے پہاڑ کی چوٹی کی مانند
عجائب صورت خون آلودہ لباس راکشسی کا معہ اسکے لڑکے کے قتل کیا (۴۵) اسیوقت
دیوتاؤں نے آکاش سے پھول برسائے اور کھیتر پتی استتی کرنے لگے یہاں تک کلکی بھگوان
نے وہاں سے جاکر ہردوار میں گنگا کے کنارے پر جاکر فوج کو ٹھہرایا (۴۶) شنبھو روپ
کلکی بھگوان نے فوج سمیت ایک شب وہاں گذرا اور صبح کو دیکھا کر کھیتر لوگ گنگا نہانے
کے بہانہ سے بار بار درشن کرنے کے لئے بیاکل ہو رہے ہیں (۴۷) ہردوار میں گنگا جی
کے کنارہ پر قریب ہی فوج سمیت بیٹھے ہوئے کلکی بھگوان گنگا کا درشن کر رہے تھے اسیوقت
[illegible] نے آکر درشن کیا اور بار بار وید کی شرتی روپی استتی کے بانکیوں سے اُن کلکی بھگوان کی
استتی کرنے لگے (۴۸)

تیسرا ادھیائے

سوت جی بولے کہ بڑے دھرماتما کلکی بھگوان منیوں کو آکر بیٹھے خوشی سے بیٹھے ہوئے
دیکھ کر ان سے کہنے لگے (۱) کلکی بھگوان بولے کہ تم سب سورج کی سمان تیج والے تیرتھ یاترا
کرتے ہوئے اور [illegible] لوگوں کی تابعداری کرنیوالے آپ کون ہیں؟ میرے بڑے اچھے نصیب ہیں
جو آپ یہاں تشریف لائے (۲) آج ہم اس لوک میں تپ وان اور یش وان ہوئے جو
آپ ہمیں نظر بھر سے دیکھتے ہیں (۳) اسطرح سے کلکی بھگوان کے کہنے کے بعد
بامدیو۔ اتری۔ وشسٹ۔ گالو۔ بھرگو۔ پراشر۔ نارد۔ اشوتھاما۔ کرپاچاریہ۔ ترت۔ دُرباسا
دیول۔ کراد۔ ویہ۔ پرمتی اور انگرا یہ سب منی اور اور بہت سے بڑی تپسوی۔ رشی چندر
اور سورج بنش میں اُتپن ہونیوالے بڑی طاقتور اور عبادت کرنے میں مشغول مہاراج مرو اور
دیواپی کو آگے کرکے پاپ ناشک کلکی بھگوان سے کہنے لگے جسطرح زندہ دل دیوتا اُن

گھس جاتے ہیں ویسے ہی کلکی بھگوان سمیت سارے فوج کے اندر اُس راکشسی کے منہ میں ہو کر پیٹ میں گھس گئی۔ (۳۱) ایسا دیکھکر دیوتا اور گندھرب ہاہاکار کرنے لگے اور جو رکھشا دہاں موجود تھی وہ راکشسی کو بددعائیں دینے لگے اور بعض بعض مہرشی کلکی بھگوان کی خیر و عافیت کی نیت سے منتروں کا جپ کرنے لگے۔ (۳۲) اور بہت سے وید کے جاننیوالے براہمن دکھی ہو کر وہاں ہی گر پڑے سوامی بھگت اور جو انکے دوست تھے وہ رونے لگے اور راکشسوں کے دل خوشیاں منانے لگے۔ دیوتاؤں کے دشمنوں کا ناش کرنیوالے کلکی بھگوان نے اسطرح جگت کا دکھ دیکھکر اپنے آتم سروپ کو یاد کیا۔ (۳۳) اور راکشسی کے پیٹ میں ہی تیر سے اگنی پیدا کری اور رتھ کے کاٹھ وغیرہ سے اُس اگنی کو بھڑکایا پھر اپنی تلوار اُٹھائی۔ (۳۵) اور جسطرح برتا اسر کی کوکھ کو بجر سے چیر کر اندر نکلے تھے اُسیطرح سرو لشور۔ پاپ ناشک وہ کلکی بھگوان اپنی تیز تلوار سے راکشسی کی داہنی کوکھ کو پھاڑکر مہابلی استر شستر دھاری باندھووں اور بھائیوں سمیت نکلے۔ (۳۶-۳۷) کتنے ہی ہاتھی۔ گھوڑے اور پیادہ کتھودری کی پیشاب گاہ میں ہو کر باہر نکلے۔ (۳۸) خون آلودہ جسم والے دلاوروں نے اُسوقت باہر نکلکر دیکھا کہ وہ کتھودری راکشسی ہاتھ پیر پھینک رہی ہے اُسوقت وہ فوج کے جنگی جوان پیٹ میں سے نکلتے ہی اُسے تیروں سے چھیدنے لگے۔ (۳۹) تب تو اُسکا سر اور پیٹ اور سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اُسوقت وہ راکشسی اسقدر زور سے چلائی کہ دسوں دشائیں گونج اُٹھیں۔ اور کود کود کر پہاڑوں کا چورا کرکے پرانوں کو چھوڑ دیا۔ (۴۰) اُسکا لڑکا بکنج نامی اپنی ماں کی یہ حالت دیکھکر بہت رنجیدہ ہوا اور غصہ میں بھر کر استر شستر لیکر دوڑا اور کلکی بھگوان کی فوج میں گھس پڑا۔ اُسکے سینہ میں ہاتھیوں کی مالا اور تمام جسم میں گھوڑوں کا زیور سر پر کتنے ہی بڑے بڑے سانپوں کی پگڑی اور ہاتھوں کی انگلیوں میں شیروں کی انگوٹھی پہن رہا تھا۔ (۴۱-۴۲) وہ بکنج اپنی ماتا کے مارے جانے کے غم سے آزردہ ہو کر کلکی بھگوان کی فوج کو مارنے لگا۔ کلکی بھگوان نے بھی اُس پانچ برس کی عمر والے راکشس کے مارنے کے لئے برہما جی کا دیا ہوا برہم استر دھارن کیا اور اُس برہم استر سے بکنج کا سر کاٹکر گرا دیا۔ (۴۳-۴۴)

جل ہین اور تھٹ کی مانند ہو جائیگی ۔ (۱۷) کلکی بھگوان اور فوج کے افسر یہ بات سُنکر کہنے لگے
کہ بڑے تعجب کی بات ہے جو اس راکشسنی کے دودھ سے اتنی بڑی ندی پیدا ہو گئی ۔ (۱۸) بڑی
محبّت سے بچے کو دودھ پلا نہیں جسکی پستان کے دودھ سے یہ ندی پیدا ہو گئی اُسکا جسم کتنا بڑا ہو گا
۔ (۱۹) اور نہ معلوم کتنی طاقتور ہو گی! سب نے تعجب میں ہو کر اسطرح سے کہا اور پرماتما کلکی بھگوان جلدی ہی
سے تیّار ہو کر اور فوج کو ساتھ میں لیکر اُس راکشسنی کے پاس کو چلدئے ۔ (۲۰) جہاں وہ راکشسنی
رہتی تھی وہاں لوگ اُس کا راستہ بتلانے لگے ۔ اُس راستے سے جاکر کلکی بھگوان نے دیکھا کہ
وہ راکشسنی ابر تاریک کی مانند پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی اپنے پتر کو دودھ پلا رہی ہے اُسکے سانس
کی ہوا سے بن کے ہاتھی دور کو اُڑے ہوئے جا رہے ہیں اور اُسکے کانوں کی گپھاؤں میں شیر
سو رہے ہیں ۔ (۲۱-۲۲) ہرنوں کا غول پہاڑ کی گپھا کے دھوکے میں اپنے ہمراہیوں سمیت
کچھ کچھ دیر اُسکے مسامات کے غار میں سو رہا ہے ۔ (۲۳) اور وہ ہرن شکاریوں سے کسی قسم کا ذرہ بھر
بھی خوف نہ کر جوؤں کیطرح مساموں کے غار میں پھر رہے ہیں ۔ کنول نین کلکی بھگوان پربت کی
چوٹی پر دوسرے پہاڑ کیطرح اُس راکشسنی کو دیکھکر خوف زدہ ہو اس باختہ اور استر شستر چھوڑ دینے
کا قصد کرتے ہوئے سپہ سالاروں سے کہنے لگے ۔ (۲۴-۲۵) کلکی بھگوان بولے کہ ہاتھی کے سوار
گھوڑوں کے سوار اور رتھ کے سوار میرے ساتھ آویں اور باقی سب فوج کے آدمی پہاڑ کی گپھا
میں پہنچ چاروں طرف اگنی کا قلعہ بناکر بیٹھیں ۔ (۲۶) میں تھوڑی سی فوج لیکر تیر۔ تلوار۔ نیزہ اور
پھرسا وغیرہ لیکر کے مارنے کے لئے اُس راکشسنی کے سامنے جاتا ہوں ۔ (۲۷) کلکی بھگوان
ایسا کہکر اور فوج کے جوانمردوں کو اپنے پیچھے کر کے راکشسنی کے اوپر تیروں کی بوچھار کرنے لگے
راکشسنی نے بھی غصہ میں بھر کر بڑی ہولناک آواز سے شور مچانا شروع کیا ۔ (۲۸) اُس مہیب آواز
سے سب خوف زدہ ہو گئے افسران فوج غش کھا کھا کر زمین پر گرنے لگے ۔ (۲۹) اُسوقت
وہ مہیب صورت کُھتودری راکشسنی مونھ کو پھیلا کر رتھ ۔ ہاتھی اور گھوڑوں کو اپنی سانس سے
کھینچکر کھانے لگی ۔ (۳۰) جسطور سے کہ ریچھ کے سانس لیتے وقت صدہا بھُنگے اُسکے مونھ میں

کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپکو کس نے ستایا ہے؟ وہ ستانیوالا اگر دیوراج اندر ہوگا تو بھی میں
اُسکا ناش کر دونگا ۔ (۶) وہ مہرشی ۔ کلکی بھگوان کی اِس بات کو سُنکر دل میں بہت خوش ہوئے
اور نکمبھ کی پُتری راکشسی کی کتھا کہنے لگے ۔ (۷) مہرشی بولے کہ ہے وشنویش کے پُتر کلکی بھگوان
اب ہم کہتے ہیں سو سُنو! کُمبھکرن کے پُتر نکمبھ کی ایک لڑکی ہے وہ نصف آسمان تک تو اونچی ہے
اور کُتھودری اُسکا نام ہے ۔ (۸) وہ راکششنی کال کنج نامی راکشس کی استری ہے اُسکے پُتر کا نام
وکنج ہے وہ راکششنی ہماچل پربت پر تو سر اور نشدھاچل پہاڑ پر پیر رکھے ہوئے وکنج کے پاس اپنی
پستان کو رکھ کر سوتی ہے اور اُسکو دودھ پلاتی ہے ۔ (۹) ہم اُسکے سانس کی ہوا سے بیبس
ہوکر یہاں آئے ہیں۔ تقدیر ہی ہمیں یہاں لے آئی ہے اور تقدیر ہی سے ہمیں آپکے چرن کملوں کا
درشن ہوا ہے۔ اب آپ اتنا ضرور کیجئے کہ اِس مصیبت کے وقت میں ہماری امداد فرمائیے ۔ (۱۰)
ادھرمی دشمنوں کو جیت کر اُنکے نگروں میں دھرم کے قایم کرنیوالے کلکی بھگوان مُنیوں کا یہ بچن سُنکر
فوج کو ہمراہ لئے ہوئے ہماچل پربت پر گئے ۔ (۱۱) اور ہمالیہ کے اوپر کی زمین پر جاکر اُن کلکی
بھگوان نے وہاں ایک رات بسر کی۔ پھر سویرے کو جسوقت فوج سمیت چلنے لگے اُسیوقت ایک
دودھ کی ندی دیکھی ۔ (۱۲) وہ ندی سنکھ اور چندرماں کی مثل سفید اور بہت بڑی تھی۔
ہر چہار سمت بیشمار جھاگ اُٹھ رہے تھے اور اُس ندی میں کا دودھ بڑے زور سے بہتا ہوا جا رہا
تھا۔ کلکی بھگوان کی فوج کے سپہ سالار اُس دودھ کی ندی کو دیکھکر تعجب میں ہوکر کھڑے ہوگئے
۔ (۱۳) اُسکے بعد کلکی بھگوان کو اگرچہ اُسکا سبب معلوم تھا تو بھی اُنھوں نے ہاتھی۔ گھوڑے
رتھ۔ پیادہ وغیرہ فوج کے سب جوانمردونکے متعجب ہوکر رشیوں سے پوچھا کہ اِس ندی کا کیا نام
ہے؟ اسمیں دودھ کیوں بہتا ہے؟ کلکی بھگوان کا یہ کلام سُنکر مہرشی بولے کہ ہے بھگوان! ہم
اِس دودھ والی ندی کا سبب کہتے ہیں سو سُنو۔ کُتھودری راکششنی کے ایک پستان کا دودھ اِس ہمالیہ پر گر پڑا
تھا سو ندی ہوکر بہ رہا ہے ۔ (۱۴-۱۵-۱۶) پھر سات گھڑی کے بعد ایک دودھ کی ندی اور بہیگی
اُسکی پیدایش کُتھودری کے دوسری چھاتی کے دودھ سے سمجھو ۔ ہے جہاں پتے! اُسکے بعد یہ ندی

نکلی

کیا۔ (۴۱) پھر دیوتا استری روپ کلکی بھگوان کی پرنشس سے گیان پاکر جتیندریہ ہوکر بھگتی کے ذریعہ
موکش (جو یوگیوں کو بھی کٹھن سے نصیب ہوتی ہے) کو پراپت ہوگئیں۔ (۴۲) اسطرح سے بھیانک کرم
کرنے والے کلکی بھگوان نے بڑی بھاری لڑائی کر کے بودھ اور ملیچھوں کا ناش کیا۔ پھر انھوں نے
تن بودھ اور ملیچھوں کی استریوں کو مکتی بخش دیا اور ان مرے ہوئے بودھ اور ملیچھوں کو بھی اپنی جوتی سروپ
میں لین کر لیا اور نیز دیوتا کو پراپت ہوئے۔ (۴۳) جو لوگ اس ملیچھ اور بودھ ناشک داستان کو محبت
سے ورد کریں گے یا سنیں گے انکی ساری تکلیفیں دور ہوجاوینگی اور انکی ہمیشہ بہتری ہوگی۔ سادھو لوگ
[illegible] انکی بھگتی ہوگی اور پھر دنیا کے موت و حیات کے جھگڑے میں نہ پڑینگے اس داستان کو سنکر
بہشت جاودانی حاصل ہو جاتا ہے۔ مایا اور موہ کا ناش ہو جاتا ہے اور کوئی دنیوی تکلیف برداشت
نہیں کرنی پڑتی ہے۔

دوسرا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! کلکی بھگوان اسطور سے بودھ اور ملیچھوں کو جیت کر اور انکا
زر و جواہرات لیکر فوج سمیت کیکٹ نگر سے واپس آئے۔ (۱) پھر ہر طرح سے دھرم کی رکشا
کرنیوالے بڑے تیجوان ان کلکی بھگوان نے چکر تیرتھ پر آکر اچھی طرح سے اشنان کیا۔ (۲) اور
لوکپالوں کی طرح مع اپنے بھائیوں خاندانیوں اور بہت سے دوستوں کے بیٹھے تھے کہ اتنے ہی
میں کیا دیکھتے ہیں کہ کتنے ہی ایک مہرشی دل میں غمگین ہوتے ہوئے آئے۔ (۳) وہ سب
مہرشی کلکی بھگوان کے پاس آکر بار بار اپنے خوف زدہ اور غمگین ہونے کا سبب کہنے لگے۔
کہ ہے جگت پتے! رکشا کرو۔ ہے ہرے رکشا کرو۔ ایسا سن کر شری ہری ان سے کہنے
لگے اور ہر روپ۔ جٹا دھاری۔ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے بال کھلیہ وغیرہ جو مہرشی
دکھی ہوکر آئے تھے ان سے بھی ان کلکی بھگوان نے بڑی آدھینی سے کہا۔ (۴-۵) کہ آپ [illegible]

گنوں کے آدھار پنچ مہابھوت اِن سے ہی قوّت پاکر اپنا اپنا کام کرتے ہیں یہ کلکی بھگوان
وہی پرماتما ہیں۔ (۳۱) اِن کی خواہش کی بموجب ہی۔ کال۔ سوبھاو۔ سنسکار وغیرہ کے
آدی بھوت۔ پرم پرکرتی مہتتو۔ اور اہنکار تتو وغیرہ برہمانڈ کی رچنا کرتے ہیں۔ (۳۲)
موجودہ سرشٹی پرلے روپی جگت کا پرپنچ انکی مایا سے جدا اور کچھ بھی نہیں ہے وہ بھگوان سب
کے آدی اور انت ہیں اور انسے سارا سنسار پرورش پاتا ہے یہ وہ ہی پرمیشور ہیں۔ (۳۳)
یہ میرا پتی ہے یہ میری استری ہے یہ میرا پتر ہے یہ میرا بھائی ہے یہ میرے کٹنب والے ہیں
اسطرحکا یہ تمام بیوہار خواب کی مانند اور اندرجال کی مثال ہے قسم قسم کے بیوہار اس
متھیا پرتیت سے ہی ہوتے ہیں۔ (۳۴) جو لوگ دُنیوی مایا میں پھنسکر صرف موت و حیات ہی کو
آواگون مانتے ہیں جو راگ دویش ہنسا وغیرہ کو تیاگتے ہیں جو کلکی بھگوان کے سیوک ہیں
اُنکو یہ اندرجال کی مانند سنسار کا بیوہار سَت نہیں معلوم ہوتا ہے۔ (۳۵) کال کہاں سے
پیدا ہوا؟ مرتیو کہاں سے آیا۔ یم کون ہے؟ اور دیوتا کون ہے؟ صرف کلکی بھگوان نے
ہی مایا کے ذریعہ بہت سی روپ دھارن کئے ہیں۔ (۳۶) ہے استریو! ہم شستر نہیں
ہیں اور نہ کسی کے اوپر ہم چوٹ کر سکتے ہیں۔ یہ شستر ہے۔ یہ چوٹ کرنیوالا ہے یہ جو بھید ہے
سو صرف بھگوان کی مایا ماتر ہی ہے۔ (۳۷) دیت پتی۔ پرہلاد کی کتھا کیطرح جسوقت
شری ہری نے نرسنگھ مورتی دھارن کری تھی اُسوقت جسطرح کہ ہم اُنکے اوپر چوٹ نہیں کر سکتے
تھے اسیطرح کلکی بھگوان کے سیوکوں پر بھی چوٹ کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ (۳۸)
استریں استر شستروں کی یہ باتیں سُن کر دل میں حیرت ماننے لگیں اور اُسوقت دُنیوی محبّت
کو چھوڑکر کلکی بھگوان کی شرن ہونے لگیں۔ (۳۹) ردیاپتی کلکی بھگوان اُن سب ملیچھوں
کی استریوں کو گیان کی ہوس سے مجبور اور لاچار دیکھکر مسکراتے ہوئے پاپوں کے ڈھیر کو نشٹ کرنیوالے
بھگتی یوگ کا اُپدیش کرنے لگے۔ (۴۰) پھر اُنھوں نے آتم تشٹ گیان یوگ اور بھید گیان
کا کارن کرم یوگ اور کسطرح کرم کا آدھین نہیں ہونا پڑتا ہے سو سمپورن اُن استریوں کو ارتھ بیان

کھڑی ہوئی اُن ملیکش کی استریانکو دیکھکر کہنے لگے ۔ (۱۹) کلکی بھگوان بولے کہ اری استریو میں
تمھارے واسطے مفید اور بہتر بات کہتا ہوں سُنو استریوں کے ساتھ مردوں کو لڑنا واجب نہیں ہے
۔ (۲۰) تمھارے اس چاند سے مکھڑے پر بھوؤں کی سطریں زیب دے رہی ہیں انکو دیکھکر سب کا
ہی دل آنند ہوتا ہے اسوقت اس چہرہ پر شستر چلانے کیلئے کسکا ہاتھ اُٹھ سکیگا ۔ (۲۱) اس چاند
سے مونھہ پر کھلے ہوئے کنول کی مانند بڑی کُشلی آنکھوں میں تیر روپی بھونرے گھوم رہے ہیں کون
ایسے مونھہ پر ہاتھ اٹھا سکیگا ۔ (۲۲) تمھاری چھاتیوں کے شب جی خوشبودار ہار ونکے سانپ سے
شوبھا سمیان ہو رہی ہیں ۔ اُنکا درشن کرنے سے کامدیو کا گھمنڈ بھی نشٹ ہو جاتا ہے اس لئے کون شخص
ایسے مقام پر ہاتھ ڈالیگا ؟ ۔ (۲۳) چنچل بالکونکی چکور کے سایہ جسکی چاندنی ڈہاکتی ہے ایسے
چندرماں کی سمان مکھ پر کون دست اندازی کریگا ؟ (۲۴) تمھارے قمر ہونکے بوجھ سے جھکا ہوا
بہت ہی دُبلا پتلا اور نازک لطیف رونوں کے خط سے مزین جو تمھارا پیٹ ہے اُسپر ہاتھ ڈالنے کی
کسکو مجال ہے ؟ ۔ (۲۵) تمھاری ان آنکھونکو آنند دینے والی لباس سے ڈھکی ہوئی بہت نازک اور
خوشنما اور ملایم رانوں پر کون شخص بانونکے چلانے کی طاقت رکھتا ہے ؟ ۔ (۲۶) ملیکشونکی عورتیں
کلکی بھگوان کی بات سُنکر ہنستی ہوئی کہنے لگیں کہ ہے مہاتمن ! آپنے جسوقت ہماری پتیوں کا
ناش کیا تھا ہم اُس وقت ہی مر چکی ہیں ۔ عورتیں یہ کہکر کلکی بھگوان کے اوپر وار کرنیکو مستعد ہوئیں
اُنھوں نے جو جو استر چھوڑنا چاہے وہ سب اُن کے ہاتھوں میں ہی رہے کسیطور بھی اُنکے ہاتھ سے نہیں
چھوٹے ۔ (۲۷) اسکے بعد تلوار ۔ تیر ۔ نیزہ ۔ بھالہ وغیرہ سارے استر شستر جسم رکھکر سامنے آکھڑے
ہوئے اور سونے کے زیورات سے آراستہ اُن ملیکشوں کی عورتوں سے کہنے لگے ۔ (۲۸)
سارے استر شستر بولے کہ ہے استریو ! جن سے کہ ہمکو چلنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے اور جن کی اجازت سے
ہم چلتے ہیں اور چلکر لوگوں کو زخمی اور مردہ کرتے ہیں وہ ہی سب کا باپ پرماتما ایشور یہ ہیں ۔ ایسا
تم یقین کرکے جانو ۔ (۲۹) ہے استریو ! ہم ان ایشور کے ہی حکم سے چلتے ہیں ان ہی سے ہم
نامزد اور مشہور ہوئے ہیں ۔ (۳۰) روپ ۔ رس ۔ گندھ ۔ اسپرش اور شبد ان پانچوں

ہاتھ کٹے پیر کٹے اور ڈنڈ ہو ہوکر گرنے لگے۔ (۸) اور کتنے ہی جوانمرد ہراساں اور خوف زدہ ہونے کے سبب خون آلودہ لباس اور گرد سے اٹے ہوئے چہرہ اور بکھرے ہوئے بال ہوکر سنیاسیوں کیطرح منع کرنے پر بھی وہاں سے ادھر ادھر کو چلے گئے۔ (۹) کوئی گھبراکر بھاگنے لگے کوئی بار بار پانی مانگنے لگے اسطرح کلکی بھگوان کے تیرے اور انکے تیروں سے گھایل ہوئی ملیکشونکی فوج کا کہیں ٹھکانہ نہ لگا۔ (۱۰) اسطرح جب ملیکشونکی فوج کے پریشان ہونیکے بعد انکی عورتیں کوئی رتھ پر چڑھکر کوئی ہاتھی پر چڑھکر کوئی گھوڑوں پر چڑھکر کوئی گدھے پر چڑھکر اور کوئی اونٹ پر چڑھکر کوئی بیلوں پر چڑھکر لڑائی کرنے کو آئیں یہ سب روپ وتی۔ بل وتی۔ پتی برتا۔ اور جوان تھیں انھوں نے لڑکوں اور خاوندوں کی شکوہ کو دل سے بھلاکر سب کی سب کمال خوبصورت عورتیں قسم قسم کے زیوروں سے آراستہ اور لڑائی کے سامانوں سے پیراستہ تلواریں اور تیر و ترکش باندھے ہوئے تھے۔ انکے کنول کی سمان ہاتھوں میں کڑے بڑی سوبھا دے رہے تھے۔ (۱۱-۱۲-۱۳)

ان سب سندر استریوں میں کوئی بیوبھاری۔ کوئی پتی برتا اور بعض رنڈیاں تھیں۔ یہ سب باپ اور خاوندوں کے مرنے کے غم سے تنگ آکر کلکی بھگوان کی فوج کے ساتھ لڑنے لگیں۔ (۱۴) شاستر میں کہا ہے کہ دنیا میں مٹی۔ راکھ۔ اور کاٹھ وغیرہ کی چیزونکی حفاظت کے لئے لوگ پرانوں کو تیاگ دیتے ہیں پھر عورتیں اپنے خاوندوں کی موت کو (جو انکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتی ہیں) کسطرح سہ سکتی ہیں؟ (۱۵) پھر ملیکشوں کی عورتوں نے باقیماندہ اپنے خاوند وغیرہ کو تیروں سے زخمی اور [illegible] دیکھکر ان کو اپنے پیچھے کرلیا اور آپ ہتھیار باندھکر کلکی بھگوان کی فوج سے لڑنے لگیں۔ (۱۶) کلکی بھگوان کی فوج کے بہادران ساری عورتوں کو لڑائی کرنے کے لئے مستعد دیکھکر [illegible] ہوئے اور کلکی بھگوان کے پاس جاکر سارا ماجرا کہا۔ (۱۷) بڑے دانا اور ہوشیار کلکی بھگوان لڑائی کی خواہش رکھنے والی عورتوں کا حال سنکر دل میں بہت خوش ہوئے اور رتھ پر چڑھکر اپنی فوج اور نوکروں سمیت لڑائی کے میدان میں آئے۔ (۱۸) وہ پدما کے پتی کلکی بھگوان قسم قسم کے استر شستر دھارن کرنیوالی ہاتھی وغیرہ کی سواریوں پر سوار اور فوج کے قاعدہ سے صف باندھکر

دھرم نند کو نکے تیج ہین ہونیسے پھر یگیہ میں اگنی میں آہوتی دیجائیگی۔ یہ سوچکر اکاش میں موجود دیوتا بہت خوش ہوئے۔ (۵۱) جنھوں نے سندر سینا کو ساتھ میں لیکر بڑی خوشی سے سارے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی خواہش کی جنھوں نے بڑی لڑائی میں کسی قسم کی دشواری نسمجھکر آسانی سے لڑائی کی جنھوں نے سادھو پُرشوں کی تعظیم اور آدر کرنیکی غرض سے اوتار لئے جو اپنے بھگتوں کے پاپوں کو دور کرتے ہیں جو سب جیوونکے مالک ہیں اور جنھوں نے سادھو پُرشوں کے مقصد پورے کرنے کی غرض سے اوتار لیا ہے وہ کلکی بھگوان تمھارا منگل کریں۔ (۵۲)

{دوسرا انش ختم ہوا}

تیسرا انش شروع ہوا
پہلا ادھیاے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! پھر کلکی بھگوان نے ملیچھوں میں سے کتنے ہی تو بانوں سے زخمی کئے اور کتنوں کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یم لوک کو پہونچا دیا۔ (۱) ایسے ہی لَپّا کھ یوپ کپی۔ پراگیہ۔ شمنترک۔ گارگیہ۔ بھرگیہ۔ اور لپتال وغیرہ بہادروں نے کتنے ہی ملیچھوں کو یم لوک کو پہنچا دیا۔ (۲) کپوت رومار کا کاکش۔ اور کاک شنن وغیرہ بودھ اور شُدّھودن بھی آکر کلکی بھگوان کی سینا سے لڑنے لگے۔ (۳) ایسی جنگ عظیم ہوئی کہ روئے زمین کے جاندار خوف زدہ ہو گئے ایسا دیکھکر سب بار ڈالنے والی موہن مورت بھوت ناتھ مہادیو جیکو آنند ہوا خونکی ندی کیچڑ سے تمام لڑائی کا میدان بھر گیا۔ (۴) جو ہاتھی گھوڑے اور رتھی کٹ کٹ کر گرنے لگے انکی خون کی دھار سے ندی بہ نکلی اس ندی میں انکے کٹے سوار کیطرح سوبھا دینے لگے اور گھوڑے ناکوں کی طرح غوطہ لگانے لگے۔ (۵) تیر ترنگوں کی مانند معلوم ہونے لگے اس خون کی ندی میں کٹے ہوئے سر کچھوؤں کی مثال اور رتھ ناؤ کیطرح کٹے ہوئے ہاتھ مچھلیوں کیطرح نقّاروں کی آواز جل کی ترنگوں کی آواز کیطرح سوبھا دے رہی تھی۔ اس خون کی ندی کے کنارہ پر گیدڑ اور چیلوں کے انند شبد ہونے لگے اس کو دیکھکر سادھو پُرش خوش ہوئے۔ (۶-۷) ہاتھی پر چڑھے ہوئے جو انمردوں کے ساتھ ہاتھی سوار اور گھوڑے سوار گھوڑ سوار کے ساتھ اونٹ پر چڑھا ہوا بہادر اونٹ سوار کے ساتھ رتھی رتھیوں کے ساتھ لڑکر تیروں سے زخمی ہو گئے

زاں بعد شُدھ ھودن وغیرہ بودّہ اُس مایا دیوی کو آگے کرکے اور لاکھوں ملیکشوں کی فوج کو ساتھ
میں لیکر پھر لڑنے کے لئے آئے ۔ (۳۸) شیر کی صورت کا جھنڈا ساتھ لئے رتھ میں بیٹھی ہوئی مایادیوی
قسم قسم کے منتر شستر پیدا کرنے لگی ۔ کوّے ۔ گیدڑ ونکے غول اُسکو چاروں طرف سے گھیر کر ہیبت آواز کرنے لگے
کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ ڈاہ ۔ یہ چھیوں اُسکی سیوا کرنے لگے ۔ (۳۹) کلکی بھگوان کی فوج کے
جوانمرد اور بہادر طرح طرحکے روپ دہارن کرنیوالی ۔ بلونتی ۔ ترگن روپ مایادیوی کو مقابل دیکھکر
ایک ایک کرکے سب ہی گر گئے ۔ (۴۰) کتنے ہی ہتھیار بند جوانمرد تیغ بین ہوکر کاٹھ کی پتلی کی
طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے ۔ (۴۱) زاں بعد ہر جگہ موجود رہنے والی کلکی بھگوان اپنے برادری
کے لوگوں اور دوستوں کو مایا روپ اپنی استری سے مظلوم اور بیحس وحرکت دیکھکر اُنکے آگے آنکر
موجود ہوئے ۔ (۴۲) ترلوکی ناتھ شری ہری کے لکشمی روپ سندری مایا کی طرف نظر کرتے ہی وہ
مایا بھی پرم پریہ استری کی سمان اُنکے شریر میں لین ہوگئی ۔ (۴۳) بڑے بڑے بودّہ اُس اپنی ماتا
مایادیوی کو نہ دیکھکر قوت اور مددگاری کے ندارد ہوجانے کے سبب سو سوا اکٹھے ہو ہوکر بار بار بڑی
دردناک آواز سے چلّانے لگے ۔ (۴۴) اور دل میں متعجب ہوکر کہنے لگے کہ ارے ہماری ماتا!
مایادیوی ۔ ! کہاں چلی گئی !!! ۔ ادھر کلکی بھگوان نے بھی اپنی امرت بھری نگاہ سے دیکھکر اپنی
فوج کو اُٹھا لیا ۔ (۴۵) اور تیز تلوار لیکر ملیکشوں کا کام تمام کرنے کی خواہش کی اور گھوڑے پر چڑھ کر
ہاتھ میں تلوار کی موٹھ خوب مضبوط پکڑی ۔ (۴۶) تیروں کی افراط سے خوشنما نظر آتا ہوا ترکش اور کمان
سوبھا کو بڑھانے لگا اُنکے جسم کی زرہ اور دستانہ لاانتہا سوبھا کو پھیلانے لگے ۔ (۴۷) زرہ کے
اوپر سونے کی بوندیں ہونے سے سیاہ آسمان میں تارے سے نظر پڑکر عجیب لطف دکھانے
لگے ۔ مکٹ کے سامنے کے حصہ میں جو جواہرات جڑے تھے وہ عجیب آب وتاب کھا رہے تھے
۔ (۴۸) وہ کلکی بھگوان ۔ ادھرمی منشروں کا ناش کرنے کی غرض سے اُنکی طرف قہر کی نگاہ کرنے لگے
اُنکے چرن کنولوں کا درشن کرکے بھگتوں کا دل مگن ہونے لگا ۔ دھرم کی نندا کرنیوالی بودّہ ۔ کامنیوں کی آنکھوں کو
آنند دینے والے رن کی کھان کلکی بھگوان کو دیکھکر خوف زدہ ہونے لگے ۔ (۴۹ ۔ ۵۰)

دیتّ اور سری کرشن کی سمان وہ دونوں زمین پر سے فوراً ہی اُٹھے دونوں کے دونوں نے بال اور ہاتھ یکے با دیگرے پکڑ لئے تھے دونوں نے شستر چھوڑ دئے تھے اور بڑی زبردست دو رِیچھوں کی مانند کشتی لڑنے لگے۔ (۲۵) زاں بعد جسطرح مست ہاتھی تاڑ کے درخت کو توڑتا ہے اُسیطرح بڑی زبردست اور جوانمرد کلکی جی نے لات کے صدمہ سے جن کی کمر توڑ کر زمین پر گرا دیا۔ (۲۶) بودھوں کی فوج راجہ جن کو لڑائی کے میدان میں گرا ہوا دیکھکر ہائے ہائے کر کے چلّانے لگی۔ سب سے بڑا جھنڈا دشمن کے مارے جانے پر کلکی جی کی فوج کے لوگ بڑے آنند ہوئے۔ (۲۷) اسطرح جن کے میدان لڑائی میں مارے جانے پر شُدّھودن نامی اتی بلوان اُسکا بھائی گدا لیکر کلکی جی کا ناش کرنے کی خواہش سے فوراً پیادہ پا دوڑتا ہوا آیا۔ (۲۸) پھر ہاتھی پر سوار دشمن کی فوج کو خاک میں ملانیوالی کپی نے تیروں کی بارش کر کے شُدّھودن کو تیروں میں ڈھکدیا اور شیر کی مانند دہاڑنے لگا۔ (۲۹) دھرم کو جاننے والا کپی شُدّھودن کو ہاتھ میں گدا لئے اور پیدل دیکھکر خود بھی ہاتھی سے نیچے اُتر آیا اور پیدل ہی گدا لیکر شُدّھودن کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ (۳۰) بڑے پراکرمی شُدّھودن نے بھی کپی کے ساتھ لڑنا شروع کر دیا جسطرح سے کہ ہاتھی اپنے مخالف ہاتھی سے دانتوں سے لڑتا ہے اسیطرح سے گدا کی لڑائی کے اُستاد دونوں کپی اور شُدّھودن گدا لیکر لڑنے لگے وہ دونوں جوش میں آکر شور مچانے لگے اور گدا کی ضربوں کو باہم بچانے لگے۔ (۳۱-۳۲) آخر کار کپی نے شیر کیطرح غرّا کر بڑی زور سے شُدّھودن کے ایک گدا ماری کہ جسکے صدمہ سے شُدّھودن کے ہاتھ کی گدا گر پڑی پھر اُسیوقت ایک گدا شُدّھودن کے سینہ میں بڑی زور سے ماری۔ (۳۳) شُدّھودن جو بڑا زبردست اور بہادر تھا گدا کے لگتے ہی زمین پر گر پڑا اور پھر اُسیوقت اُٹھکر اپنی گدا اُٹھا کپی کے سر پر ماری۔ (۳۴) کپی اُس گدا کے صدمہ سے زمین پر تو نہیں گرا لیکن مضطرب اور بے حس و حرکت ٹھونٹھ درخت کیطرح کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ (۳۵) انجام کار شُدّھودن اُن زبردست کپی کو پڑا ہوا چھوڑ کر اور ہزاروں رتھوں کا مالک دیکھکر فوراً ہی مایا دیوی کو لینے چلا گیا۔ (۳۶) جس مایا دیوی کے دیکھنے سے ہی دیوتا۔ دیتّ اور منش وغیرہ تینوں لوک ساری جاندار چیزیں اور کاٹھ کی پتلی کی مانند تبدیل صورت ہو جاتی تھے۔ (۳۷)

بشال اور اُنکی سینا نے ۲۵ ہزار بودھ سینا کا ناش کیا۔ (۱۴) اپنے دونوں پتروں سمیت گپتی
نے دشمن کی دس ہزار فوج کا خون کر دیا اسیطرح برآگیہ نے دس لاکھ اور سُمنتر نے پانچ لاکھ فوج کا
نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا بعدہ کلکی بھگوان نے شنسکر بودھوں کے راجہ جن سے کہا کہ ارے احمق! بھاگ مت
سامنے کھڑا رہ۔ ہر جگہ پھرتے اور بھلے کرموں کا پھل دینے والے مجھ نظر نہ آنیوالیکو غور سے دیکھ
ابھی تو نے جیسے پاپ کئے ہیں اُنکا نتیجہ تو جہاں کہیں بھی جاویگا وہیں تجھے دونگا۔ (۱۵) تو اسیوقت
ہی بانوں کے زخموں سے خستہ تن ہوکر پرلوک کو جاویگا اُس وقت کوئی بھی تیرے ساتھ نہیں جائیگا
اس لئے اب اپنے بھائی بندوں کی صورت دیکھ لے۔ (۱۶) وہ بڑا تندمشور اور جنگ آور بودھوں کا
راجہ راجہ جن کلکی بھگوان کی اس بات کو سن کر ہنسکر کہنے لگا کہ نہ دکھلائی پڑنیوالا تو کسی وقت دیکھ
نہیں سکتا اور ہم موجود چیز کو ماننے والے بودھ ہیں ہم موجودہ چیز کے سوا اور کسی چیز کو نہیں مانتے ہیں۔
ہمارے شاستر میں کہا ہے کہ نہ دکھلائی دینے والا اور جو سامنے موجود نہ ہو ایسے کو جو لوگوں نے مانا ہے ہم اُسکا
ناش کرینگے۔ (۱۷) اسواسطے تم ناحق نال کرتے ہو۔ اگر تم پرمیشور کا سروپ ہو تو ہم تمہارے سامنے کھڑے
ہیں اگر تم ہم کو تیروں سے زخمی کرکے مارڈالوگے تو کیا اور بودھ تمہیں چھوڑ دیں گے۔ (۱۸) تم نے جو ہمیں
توہین کے کلمات کہے ہیں ذرا ٹھہرو اسکا نتیجہ تمہیں جلد ملیگا ایسا کہکر راجہ جن نے بیشمار تیروں سے کلکی جی کو
ڈھانپ دیا۔ (۱۹) جسطرح کہ سورج کے اُدے ہونے پر برف کی بارش دور ہوجاتی ہے اُسیطرح کلکی بھگوان کے
تیج سے وہ تیروں کا مینہ دور ہوگیا۔ (۲۰) برہم استر۔ وایویہ استر۔ اگنے استر۔ پاربتی استر۔
اور بہت قسم قسم کے جو جو راجہ جن نے چلائے وہ سب استر کلکی بھگوان کا درشن کرتے ہی اُن کی آن
میں بیکار ہوگئے۔ (۲۱) ماروار دیش کے کھیتوں میں بوئے ہوئے بیج کے سمان۔ نالایق کو دی ہوئی
چیز کیطرح سادھوؤں کی برائی کرکے وشنو بھگوان کی بھگتی کرنیکی مانند راجہ جن کے استر بیکار ہو گئے
گئے۔ (۲۲) اس بعد کلکی بھگوان نے کود کر بیل پر چڑھے ہوئے راجہ جن کے بال پکڑ لئے اُس
وقت وہ دونوں شیروں کیطرح زمین میں گر کر پچھاڑا پچھاڑی کرنے لگے۔ (۲۳) راجہ جن نے
زمین میں گرکر اپنے ہاتھ میں کلکی جی کے بال اور ایک ہاتھ سے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ (۲۴) پھر چاروں

کہنے لگے ۔ (۲) کہ ارے بودھو! تم لڑائی کے میدان سے مت بھاگو لوٹ آؤ۔ لڑو۔ تم میں
جتنی بہادری ہے اُسکے دکھانے میں کسر مت رکھو آؤ پھر لڑو اور مجھے اپنی بہادری دکھاؤ ۔ (۳)
وہ لوگ پہلے سے ہی کمزور ہو رہے تھے مگر کلکی جی کی یہ بات سُنکر غصہ میں بھر گئے اور ڈھال
تلوار لیکر بیل پر سوار ہو کر لڑنے کے واسطے کلکی جی کیطرف کو دوڑے ۔ (۴) وہ بودھوں کا راجہ
جِن نامی استروں سے سنگرام کرنے میں بڑا ہوشیار تھا سو طرح طرح کے استر لیکر کلکی جی سے لڑنیکو
آموجود ہوا اور لڑنے لگا اُس لڑائی کے فن میں طاق جِن نے انواع و اقسام سے لڑنا شروع
کیا کہ اُسکو دیکھکر دیوتاؤں کو بھی تعجب ہوا ۔ (۵) اُس نے نیزہ سے گھوڑی کو چھید کر اور
بان سے کلکی جی کو زخمی اور بیہوش کر کے گرا دیا اور پھر جلدی سے اُنکو اُٹھا کر لیجانا چاہا مگر باوجود
ہر طرحکی کوشش کے وہ اُن کو اُٹھا نہ سکا ۔ (۶) اُسوقت وہ جِن نامی بودھوں کا راجہ کلکی جی
کی صورت کو دیکھکر غصہ میں بھر گیا اور آنکھیں سُرخ کرلیں ۔ پھر اُن کلکی جی کو قیدی کی مانند
جانکر اُنکے ترکش اور استر شستر توڑ کر چھِن بھِن کر دئے ۔ (۷) راجہ لِشاکھ یوپ نے یہ ماجرا حیرت افزا
دیکھکر راجہ جِن کے اوپر گدا کا وار کیا اور سہج میں ہی اُسکو بیہوش کر کے کلکی جی کو اُٹھا کر اپنے
رتھ پر بٹھا لیا ۔ (۸) کلکی جی بھی تھوڑی دیر میں ہوش میں آگئے اور اپنی فوج کے جوانمردونکو
ہمت دلانے لگے پھر وہ کلکی جی راجہ لِشاکھ یوپ کے رتھ سے کود کر بودھوں کے راجہ جِن
کی طرف کو دوڑے ۔ (۹) بڑے شکتیمان کلکی جی کے گھوڑے نے بھی نیزہ کا زخم کا کچھ خیال
نکر کے لڑائی کے میدان میں کود کر گھوم کر لاتوں ۔ ٹاپوں سے ۔ اور کندھے کے بالونکو جھٹکار کر
دانتوں سے لٹکا لٹکا کر بودھوں کی سینا کے سیکڑوں اور ہزاروں دشمنوں کو غصہ میں آکر مار
ڈالا ۔ (۱۰ ۔ ۱۱) کوئی کوئی جوانمرد اُس گھوڑے کی سانس کی ہوا سے اُڑکر غیر شہروں میں
جا پڑے اور بعض اُسکی سانس سے اُڑکر ہاتھی ۔ گھوڑے اور رتھوں سے ٹکریں کھا کھا کر مر گئے
۔ (۱۲) گرگیہ اور اُنکی فوج کے جوانمردوں نے ذرا سی دیر میں ہی چھ ہزار بودھونکی فوج
خاک میں ملا دی ۔ بھرگیہ اور اُنکی فوج نے بھی ایک کروڑ اور دس لاکھ فوج کا قتل کیا

وہاں ویدک دھرم کا برتاؤ نہیں ہوتا تھا وہاں کے لوگ پتر ترپن اور دیو پوجن نہیں کرتے تھے
اور عاقبت کا خوف بھی نہیں کرتے تھے۔ (۴۱) اُس دیش کے لوگ اکثر شریر کو ہی آتما
مانتے تھے ظاہری جسم کے علاوہ دوسرا آتما نہیں مانتے تھے اونکو شرافت اور رزالت کا خیال
ذرہ بھر بھی نہ تھا وہ روپیہ کے بارہ میں استری پرسنگ کرنے میں اور بھوجن کرنے میں باہم
کسیطرح کا پرہیز نہیں رکھتے تھے۔ (۴۲) اُس دیش میں بہت سے آدمی رہتے تھے وہ
سب کھانے پینے وغیرہ اور حسن پرستی وغیرہ شہوی لذات کے حاصل کرنے میں ہی اپنا وقت
صرف کیا کرتے تھے۔ (۴۳) زاں بعد اُس دیش کے راجہ نے جسوقت سُنا کہ کلکی جی سینا
ساتھ میں لئے ہوئے لڑائی کرنے کی نیت سے آرہے ہیں اسیوقت وہ دو اچھوہنی فوج لیکر
یعنی ۲۱۸۷۰ رتھ ۲۱۸۷۰ ہاتھی ۶۵۶۱۰ گھوڑے ۱۰۹۳۵۰ پیادہ کُل ۲۱۸۷۰۰
اتنے کی ایک اچھوہنی ہوتی ہے اس سے دوگنی یعنی ۴۳۶۲۰۰ فوج لیکر لڑنے کو شہر سے
باہر آیا۔ اسوقت سیکڑوں گھوڑے سیکڑوں رتھ سیکڑوں ہاتھی سیکڑوں سونیکے زیورات
سے آراستہ سونے کے رتھوں پر بیٹھے ہوئے رتھیوں نے اور استر شستر دھاری پیادوں
پرتھوی چھا گئی فوج کی اتنی جھنڈیاں تھیں کہ اُنسے دھوپ دور ہونے لگی اُسوقت لڑنیوالوں
کی لڑائی کی خواہش سے عجیب لطف ہو رہا تھا۔

ساتواں ادھیا

سوت جی بولے کہ اسکے بعد جسطرح شیر ہتھنی کو گھیر لیتا ہے اسیطرح پاپ ناشک سبھی
بشنو روپ کلکی بھگوان نے بودھ کی فوج کو گھیر لیا۔ (۱) بزرگ صورت فوج کے مالک
کلکی بھگوان مست ہاتھی کیطرح لڑائی میں زخمی بدن اور خون آلودہ لباس اور اگنی ہو
مدھیہ بھاگ جسکا ایسی بھاگتی ہوئی کھلے بالوں والی چلاتی ہوئی سینا روپا استری سے

کی قدمبوسی کی جسطرح سورگ لوک میں دیوتا دی اندرا اور اندرانی کو دیکھکر کامیابی آنند
ہوئی تھی اسیطرح پتی برتا سمتی اپنے پتر کلکی بھگوان اور پتر کی بہو پدما کو دیکھکر پرم آنندت
اور پورن منورتھ والی ہوئی ۔ (۲۹) جھنڈی اور جھنڈے وغیرہ سے آراستہ وہ سنبھل نگری
استری جیسی کلکی بھگوان سا مالک پاکر بڑی شوبھایمان ہوئی ۔ زنانہ محل اسکی رانیں اور
اونچے اونچے محل اسکی پستانیں ۔ مورپنکھ نکی ٹلیاں ۔ ہنسوں کی قطار اسکی من کی ہر نولی
مالا قسم قسم کی خوشبودار چیزوں کا دہواں اسکا لباس کوکلا ونکی کوک اسکی آواز اور شہر کا دروازہ
اسکا ہنستا ہوا منہہ اسطور سے وہ سنبھل نگری مرگ نینی گن وتی استری کی سمان شوبھایمان ہوئی
۔ (۳۰-۳۱) اسکے ۔ پاپ ناشک کلکی بھگوان نے اپنے کام کو بھولکر سنبھل نگر میں پدما
کے ساتھ عیش و عشرت کرنے میں ہی بہت برس گذران دئے ۔ (۳۲) کچھ عرصہ کے بعد
کلکی بھگوان کے بھائی کبی کی کام کلا نام استری سے برہت کیرتی اور برہت باہو نام
والے مہابلی پرم پراکرمی اور پرم دھارمک دو پتر پیدا ہوئے ۔ (۳۳) سنتی نامک پراگیہ
کی استری سے بھی یگیہ اور وگیہ نام والے جتیندریہ اور سب لوگوں کے پوجنے لائق دو لڑکے
پیدا ہوئے ۔ (۳۴) سمنترک کی مالنی نامک استری کے گربھ سے سادھوؤنکی اپکار
کرنیوالے شاسن اور ویگ وان نام والے دو پتر پیدا ہوئے ۔ (۳۵) پھر کلکی بھگوان کے
پدما سے جے اور وجے نام والے دو پتر پیدا ہوئے وہ جگت پرسدہ ۔ مہابلی اور پرم پراکرمی
مشہور رہے ۔ (۳۶) پربھو کلکی بھگوان اس سمپورن کٹنب اور سارے دھن دولت سے
بھرپور ہوئے انھوں نے پتامہ کی سمان اپنے پتا کو اسومیدہ یگیہ کرنے میں مستعد دیکھکر کہا کہ
ہے پتا! میں دگپالونکو جیت کر دھن اکٹھا کروں تب آپکو اسومیدہ یگیہ کراؤنگا اب میں کوچ
کرنے کے نمت جاتا ہوں ۔ (۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹) ادھرمی شترونکے جیتنے والے کلکی جی نے
ایسا کہکر پرتی پورو ک پتا کو نمسکار کیا پھر سینا ونکو ساتھ میں لیکر پہلے کیکٹ پور کو جیتنے کے
واسطے چلدئے ۔ (۴۰) وہ کیکٹ پور بڑا وسیع اور بودھوں کا متبرک استھان تھا

میرے بیاہ وغیرہ کا بھی کل حال سُناؤ۔ (۱۷) تم آگے آگے سنبھل نگر میں جاؤ پیچھے سے میں بھی فوج سمیت آتا ہوں۔ (۱۸) پرم دھیرج سوبھاؤ والا وہ طوطا کلکی بھگوان کی یہ بات سُنکر آکاش کو اوڑا اور کچھ دیر کے بعد دیوتاؤں کے بھی تعظیم کرنیکے لایق اُس سنبھل نگر میں پہونچ گیا۔ (۱۹) وہ سنبھل ۲۸ کوس چوڑا تھا اور وہاں براہمن چھتری۔ ویش شودر چاروں ورن کے لوگ رہتے تھے اور سورج کی کرنوں کیطرح ستھرے اور چمکدار صدہا مکانوں سے چاروں طرف رونق فزا ہو رہا تھا۔ (۲۰) وہ سنبھل نگر اسطور سے بنا ہوا اور لمبا ہوا تھا کہ کسی موسم میں بھی وہاں کے رہنے والوں کو تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ یہ طوطا اُس سنبھل کی رونق اور زیبائش کو دیکھکر متحیر ہوکر وہاں داخل ہوا۔ (۲۱) یہ طوطا ایک مکان سے دوسرے مکان پر۔ ایک محل سے دوسرے محل پر کبھی محل کے کنگورہ پر سے جانب آسمان اور گاہ آسمان سے باغیچوں میں گاہے ایک پیڑ پر سے دوسرے پیڑ پر جانے لگا۔ (۲۲) اسطرح جاتے جاتے جی میں وہ طوطا بہت مگن ہوتا ہوا تشنولیش کے گھر میں پہونچا پھر تشنولیش کے قریب جاکر کمال شیرین بیانی سے بہت سی میٹھی میٹھی باتیں کہیں۔ (۲۳) پھر سنگھلدیپ پدما سمیت کلکی بھگوان کے آنے کا حال کہا۔ (۲۴) تب تو تشنولیش نے دلمیں بہت خوش ہوکر جلدی سے بشاکھ یوپ راجہ کے پاس اور لایق اور بڑے بڑے بزرگوں کے پاس جاکر سارا حال کہہ سُنایا۔ (۲۵) راجہ بشاکھ یوپ نے معہ اپنی عورت کے کلکی بھگوان کے آنے کا حال سُن کر چندن سے چھڑکے ہوئے اور جل سے بھرے ہوئے سونے کے کلسوں سے گانو اور نگر دونوں کو رونق کا پُتلا بنا دیا۔ (۲۶) دیوتاؤں کے بھی من کو ہر لینے والے سنبھل نگر نے اگر وغیرہ کی خوشبو یو چراغوں کی قطاروں بڑی خوشبودار پھولوں کی مالاؤں۔ کھیلوں۔ اکشتوں اور نئے پتوں وغیرہ کے ذریعے سے اعلیٰ درجہ کی رونق پائی تھی۔ (۲۷) پھر کامنیوں کے نیتروں کے آنند کے دینیوالے پرم سُندر کر باندھی کلکی بھگوان نے بھیانک سیناؤں سمیت اُس سنبھل نگر کو رونق بخشی یعنی نگر میں داخل ہوئے۔ (۲۸) پھر کلکی بھگوان نے پدما کو ساتھ میں لیکر یا تا بیا

وشوکرما نے اندر کا یہ حکم سنکر اور اس کام کے کرنے میں اپنی بہتری سمجھکر سنبھل نگر میں لکشمی پتی کلکی بھگوان کے واسطے سوستی وغیرہ طرح طرح کے مکانات بنائے۔ (۵) کوئی مکان سرو تو بھدر کوئی مکان منگل ناد اور کوئی مکان گرڑ نکہ وغیرہ قسم قسم کے مکان وشوکرما نے بنائے اور وہ سب مکان دو منزلے سہ منزلے وغیرہ بنائے اور گرمی دور کرنیکے واسطے اُن مکانوں میں بہت سے جھروکے بنائے۔ (۶) طرح طرح کی باوڑی۔ باغیچوں اور بن کے پھولوں وغیرہ کی زیبایش سے کلکی بھگوان کا سنبھل نگر راجہ اندر کی امراوتی نگری سے بڑھکر سوبھایمان ہوا۔ (۷) ادھر سنگھل دیپ میں کلکی بھگوان ساری سیناؤں کو ساتھ میں لیکر کارومتی نگری سے چلدیئے اور سمدر کے کنارے پر سینا کو چھوڑکر ایکدن مقام کیا۔ (۸) راجہ برہدرتھ کنیا کے پریم سے اُداس ہوکر اپنی پدمنی رانی سمیت سمدر کے کنارے تک کلکی بھگوان کے ساتھ آیا۔ پھر راجہ برہدرتھ نے بڑی خوشی سے پدما اور کلکی بھگوان کو دس ہزار ہاتھی ایک لاکھ عمدہ گھوڑے دو ہزار رتھ اور دو سو داسیاں دیں۔ (۹-۱۰) وہ برہدرتھ راجہ انواع و اقسام کے لباس اور طرح طرح کے جواہرات دیکر محبت اور بھگتی کے سبب سے اپنے داماد اور لڑکی کے کنول کے سے مکھ کیطرف دیکھتا رہا اور کوئی بات نہ کر سکا۔ (۱۱) وہ راجہ کنیا اور داماد کو رخصت کرکے اور اُن سے آپ بھی بڑے آدر سے رخصت ہوکر اور اُنکو بجانب سنبھل روانہ کرکے اپنی کارومتی نگری کو واپس آیا۔ (۱۲) ادھر کلکی بھگوان نے سینا سمیت سمدر کو لنگھتے وقت دیکھا کہ ایک گیدڑ سمدر کے پار ہونے کی خواہش سے تیرتا ہوا جا رہا ہے سو کلکی بھگوان وہاں ہی کھڑے ہوگئے۔ (۱۳) پھر وہ لکشمی پتی کلکی بھگوان پانی کو ٹھہرا ہوا دیکھکر فوج اور سواریوں سمیت سمدر کے اوپر کو چلدیئے۔ (۱۴) اور سمدر کے پار ہوکر طوطے سے بولے کہ ہے طوطے! تم سنبھل نگر میں ہمارے استھان کو جاؤ (۱۵) وہاں وشوکرما نے اندر کے حکم کی بموجب میرا پیارا کام کرنے کے لئے بہت سے خوشنما اور پاک صاف مکان بنائے ہیں۔ (۱۶) تم وہاں جاکر میرے ماتا پتا سے اور برادری کے لوگوں سے درجہ بدرجہ میرا کشل کہو اور ازاں بعد

کا پوجن کر کے کلجگ کے کل کا ناش کرنیوالے کلکی بھگوان کا درشن کرنیکے غرض سے یہاں آیا ہوں ہے (۳۸-۳۹) اسوقت نراکار روپ ایشور کے روپ کا درشن کیا بلا قدموں والے پربرہم کے قدموں کو چھو کر فیضیاب ہو گیا اسوقت میں نے نہ بولنے والے ایشور کا کلام سنا۔ (۴۰) اننت منی یہ قصہ کہکر خوشدلی سے اپنے سوامی کمل کی مانند آنکھوں والے لکشمی پتی کلکی بھگوان کو نمسکار کر کے چلے گئے (۴۱) وہ راجے اسطرح کی اننت منی کی باتیں سن کر منیوں کی طرح سرت۔ نیم وغیرہ کا برتاؤ کرنے لگے اور اسکے بعد کلکی بھگوان اور پدما کا پوجن کر کے مکتی کی راستے کے مسافر ہو گئے۔ (۴۲) سوت جی بولے کہ اس اننت منی کی کتھا کو پڑھنے پر یا سننے پر سنسار کی مایا دور ہو جاتی ہے اگیان کا اندھیرا نشٹ ہو جاتا ہے اور قید دنیا سے آزادی ہو جاتی ہے (۴۳) جو دھرماتما بشنو بھگت بشنو بھگوان کی سیوا میں مشغول ہو کر بھی سنسار میں عیش کرنے کی خواہش نہیں کرتے ہیں وہ اس وِگیان کے ذریعہ جگت کے ابھید گیان روپ چمکتی ہوئی تیز تلوار کو دھارن کر کے ویراگی روپ قلعہ میں بیٹھ کر شریر کے اندر موجودہ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ مدہ اور دواہ۔ ان چھ شترؤں کو جیتیں۔ (۴۴)

چھٹا ادھیا

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! ان اور راجاؤں کے چلے جانے پر جب کلکی بھگوان نے پدما اور ہمراہیوں سمیت سنگلدیپ سے شمبھل کو آنا چاہا اسوقت دیوراج اندر نے کلکی بھگوان کا [illegible] معلوم کر کے فوراً وشوکرما کو بلایا اور حکم دیا۔ (۱-۲) اندر دیو بولے کہ ہے وشوکرما تم شمبھل میں جاکر سونے کیا نباروں سے راج مندر اور باغ وغیرہ بناؤ۔ (۳) جواہرات۔ سنگ مرمر اور بلور وغیرہ اور قسم قسم کی نیوں سے طرح طرح کی کاریگری کرو اور شلپ ودیا میں جہاں تک تمہاری چترائی ہو اُس سب کے دکھانیں کسر مت رکھو۔ (۴)

شلوک

اور بشنو بھگوان کا پوجن کرنے اور بھگتی ہونے سے ہی سکھ اور موکش پراپت ہو سکتی ہے۔
بھگوان کی بھگتی کے ذریعہ پاپ پن کرموں کے ناش ہوئے بغیر کبھی مکتی نہیں حاصل ہو سکتی۔
یعنی پاپ اور پن کرموں کا پھل بھوگنے کی غرض سے ہی دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے پس پاپ
پن کرم کا ناش ہوئے بغیر مکتی نہیں ہوتی ہے۔ سو ہی سری کرشن بھگوان نے بھگوت گیتا میں
کہا ہے۔

ज्ञानाग्निः सर्व कर्म्माणि भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन

(ارتھ) کہ ہے ارجن! گیان کی اگنی ساری ہی کرموں کو بھسم کر دیتی ہے یعنی تتو گیان ہونے
پر پچھلے جنم کے پاپ اور پن کا ناش ہو جاتا ہے اور آگے کو بھی پاپ پن کا کرم گیانی کو
نہیں لگتا ہے اس لئے سنسار کے بندھن روپی پاپ پن کے نشٹ ہو جانے پر گیانی کا
پھر جنم بھی نہیں ہوتا۔ (۳۶) بشنو بھگوان کی بھگتی سے دویت اور ادویت کا گیان ہوتا ہے
یعنی بشنو بھگوان کی بھگتی ہی پرم آنند کی دینے والی ہے۔ ہے مہاتما بھگتی کے ذریعہ جیو کو
یعنی لنگ شریر کا ناش ہوتا ہے۔ اس بارہ میں شاستر کاروں کی یہ رائے ہے کہ
جسم لطیف عقلمند

पञ्चप्राणमनोवुद्धि दशेन्द्रियसमन्वितम्॥

अपञ्चीकृतभूतोत्थंसूक्ष्मांगंभोगसाधनम्॥

ارتھ

یعنی لنگ شریر میں۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ اُدان۔ ویان یہ پانچ وایو اور من بدھی
پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری رہتی ہیں اور استھول شریر میں یہ اپنچی کرت پنچ مہابھوت
رچت سوکشم شریر رہتا ہے اسکو پرش شبد سے بولتے ہیں موت کے بعد استھول شریر کا ناش
ہونے پر سوکشم شریر کا ناش نہیں ہوتا ہے یہ سوکشم شریر ہی لوکانتر یا دیہانتر میں جاکر پہلے
جنموں میں کئے ہوئے پاپ پن کا پھل بھوگتا ہے مکتی کے وقت یہ سوکشم شریر نشٹ ہوتا
ہے تب پھر جنم نہیں لینا پڑتا ہے۔ (۳۷) اب تم کلکی بھگوان کا درشن کرکے پرم نروان
روپ مکتی کو حاصل کرو۔ سو آن پرم ہنس کے اپدیش سے میں صدق دل سے بشنو بھگوان

میرے دل میں استری۔ پتر اور اپنی طاقت کی یاد ہوتے ہی دُکھ۔ شوک۔ بھے وغیرہ ظاہر ہونے لگتے تھے اس سبب سے میرا دل ایسا مضطرب ہوگیا تھا کہ میں کبھی پورے طور سے دھیان دھارنا وغیرہ نہیں کرسکتا تھا۔ (۲۷) ایسا دیکھ کر میں نے اندریوں کو نشٹ کرنے کا قصد کیا میں نے سوچا کہ اندریوں کو نشٹ کردینے کے بعد میں بلاشبہ دل کو قابو میں کرسکوں گا۔ (۲۸) جب میں نے ایسا ارادہ کیا اور اندریوں کو کمزور کرنے میں مشغول ہوا اُسوقت اندریوں کے مالک دیوتا فوراً ہی میرے روبرو آکر دیکھنے لگے۔ (۲۹) وہ دس اندریوں کے دس مالک اپنا اپنا روپ دھارن کرکے آئے اور مجھسے کہنے لگے کہ ہے اننت۔ ہم دشا۔ بایو۔ سورج۔ برن۔ اشونی کمار۔ اگنی۔ اندر۔ اُپیندر اور متر یہ دسوں اندریوں کے مالک دیوتا ہیں ہم تمھارے شریر میں رہتے ہیں ناخنوں کے اوّل حصے سے ہمیں نکالنا اور نشٹ کرنا مناسب نہیں ہے۔ (۳۰-۳۱) ہے اننت! ایسا کرنے سے تمھاری کچھ بہتری نہیں ہوگی اور تم من کو بھی بس میں نکر سکوگے بلکہ ساری اندریوں کو چھن بھن کرنے پر جسم میں تکلیف پیدا ہوکر تم ہی موت کے منہ میں چلیجاؤگے۔ (۳۲) ہم دیکھتے ہیں کہ اندھے بدھرا اور اندریوں سے رہت بہت سے پرانی سنسان اور ویران بن میں رہتے ہیں اُن کا بھی من بشئے بھوگ کی ہوس میں ہی پڑا رہتا ہے اِس سے صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ اندریوں کا ناش من کو بس میں کرنے کی تدبیر نہیں ہے۔ (۳۳) یہ جسم مثل گھر کے ہے اور آتما مانند صاحب خانہ کی ہے۔ بُدھی عورت کی مثال ہے اور دل نوکر کی طرح ہے اور ہمیں بھی بُدھی روپی استری کے طور پر خادم ہی جانو (۳۴) سارے ذی روح اپنے اپنے کرم کے موافق یعنی جیسا جیسا کرم کیا ہے اُسکے لائق پھل کو بھوگتے ہیں۔ من ہی مُکتا اور سنسار بندھن کا سبب ہے۔ من ہی ترلوکی ناتھ بھگوان کی مایا سے بشیوں میں پھنسے ہوئے پرش کو سنسار چکر میں گھماتا ہے۔ (۳۵) اس واسطے تم من کو قابو میں کرنے کے لئے شری وشنو بھگوان کی بھگتی کرو۔ شری وشنو بھگوان کی بھگتی ہی بلاشبہ سارے کرموں کا ناش کرتی ہے

پیدائش کا پرکرتی سے ملاپ ہونے پر ایسی سرشٹی ہوتی ہے (۱۶) ازاں بعد دیوتا دیتیہ آدمی اس برہمانڈ روپی بھانڈ میں پیدا ہونے اور مرنے والے جو جو جیو جنتو اور پدارتھ ہیں اُن سب کی پیدائش ہوتی ہے۔ (۱۷) یہ سب جیو پرماتما کی مایا سے بلا دسواس موہت ہونے کے لئے دُنیا میں ہی پھنسے ہوئے اور دُنیوی کاموں میں ہی مشغول رہتے ہیں۔ اپنی نجات کے واسطے کوئی تدبیر بھی نہیں سوچتے ہیں۔ (۱۸) دیکھو مایا کیسی زبردست ہے برہما وغیرہ دیوتا بھی جس مایا کے بس میں ایسے ہو رہے ہیں جیسے ناتھ میں نتھے ہوئے بیل اور اور دھاگے سے بندھے ہوئے پرند ہوتے ہیں۔ (۱۹) جو مہرشی لوگ ایسی مایا روپی ناگوں کے مجموعہ کو پیدا کرنے والی بڑے پرواہ سے بہتی ہوئی مالا روپ ندی کے پار ہونے کی خواہش کرتے ہیں اُن کا ہی جنم دُنیا میں سوپھل ہے اور وہ ہی دُنیا کی اصلیت کو جاننے والے ہیں۔ (۲۰) سوناتھ بولے کہ ہے سوت جی! ارکنڈے بشسٹ۔ بامدیو وغیرہ اور رشیوں نے یہ تعجب انگیز کلام سن کر کیا کہا؟ اور اننت کے کلام کو سننے کی خواہش کرنے والے راجے اننت منی کی زبان سے امرت کی سمان اس ماجرے کو سن کر کیا بولے؟ ہے سوت جی یہ سب آئندہ کو ہونیوالا قصہ ہمارے واسطے بیان فرمائیے۔ (۲۱-۲۲) سوناتھ کے اس طور سے کہنے پر اُن کی تعریف کرکے سوت جی شوک اور موہ کے ناش کرنے والے مجسم گیان کی کتھا پھر پورے طریق سے بیان فرمانے لگے۔ (۲۳) سوت جی بولے کہ ہے شونک ازاں بعد راجہ لوگ بڑی عاجزی اور تعظیم تکریم کے ساتھ اننت منی سے آگے کا حال پوچھنے لگے تب اننت منی نے تپسیا کے ذریعہ مایا کو دور کرنے اور اندریوں کو بس میں کرنے کا احوال کہا۔ (۲۴) اننت منی بولے کہ ہے راجاؤ! پھر میں نے یقین اور اعتقاد کرکے تپسیا کرنا شروع کر دیا لیکن کسی طرح سے بھی اندریاں اور من کو قابو میں نہ کر سکا۔ (۲۵) میں بن میں رہکر جسطرح پربرہم کا دھیان کرتا تھا اُسی وقت بلاشک استری۔ پتر۔ دولت۔ اور اور چیزوں کی سُدھ مجھے یاد آ جاتی تھی۔ (۲۶)

یہ مایا ہی تموگن روپ ہوکر سب کو متھیا سنسار میں بھرماتی ہے۔ یہ مایا ہی ساری دکھوں کا سبب ہے
اس مایا کا کسی سے بھی ناش نہیں ہوتا ہے۔ (۱۱-۱۲) پرلی کال میں ترلوکی اپنے میں لے ہو جاتی ہے جس
وقت کا ناش ہونے کے سبب سے چہار سمت بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے۔ جس وقت دنیا۔ دیش وغیرہ کا کچھ
بھی نشان نہیں رہتا ہے اس وقت پر برہم سنسار کو رچنے کی خواہش سے پنچ تن ماترا روپ ہو کر ظاہر
ہوتی ہیں۔ (۱۳) پہلے تو برہم اپنے پربھاو سے پرش اور پرکرتی ان دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے بعدہ
وقت کی مدد سے پرش اور پرکرتی کا سنجوگ ہونے پر مہتتو اتپن ہوتا ہے یعنی پرکرتی اور پرش
قدیم ہیں۔ پہلے کال میں یہ دونوں نراکار برہم میں ابھن روپ ہو کر رہتے ہیں۔ پرش چیتن روپ
اور پرکرتی جڑ روپ ہے۔ پرکرتی از خود کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتی ہے پرش کے سنجوگ سے ہی مہتتو اہنکار
وغیرہ کو پیدا کرتی ہے۔ پرکرتی سے مہتتو اور مہتتو سے اہنکار۔ اہنکار سے پنچ تن ماترا (پانچ عنصر)
اور گیارہ اندریں۔ پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت اتپن ہوتے ہیں۔ سانکھ شاستر والے ان سب ہی
چوبیس تتو کہتے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ جیبھ (زبان) اور کھال یہ پانچوں گیان کا دروازہ
ہونے کے سبب گیان اندری کہلاتی ہیں۔ بولنا۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ پاخانہ کا مقام۔ اور پیشاب کا مقام
یہ پانچوں کرم کرنے کا ذریعہ ہونے کے سبب سے کرم اندری کہلاتی ہیں اور دونوں کا ملا ہوا من ہے سب گیارہ
اندریں ہیں۔ شبد تن ماترا۔ سپرش تن ماترا۔ رس تن ماترا۔ اور گندھ تن ماترا۔ یہ پانچ تن ماترا کہلاتی ہیں
یہ سب کال کی مدد سے پیدا ہوتی ہیں یعنی سرشٹی کال کے ہوئے بغیر کسی چیز کی بھی پیدائش نہیں ہوتی ہے
۔ (۱۴) کال ورود رشٹ (پرار بدھ کرم) سمیت پرکرتی سے پیدا ہوئے مہتتو سے اہنکار پیدا ہوا ہے
اہنکار تتو۔ ستوگن تینوں گنوں کے بھید سے تقسیم ہو کر۔ برہما وشنو اور مہادیو کو پیدا کرتا ہے۔
پھر وہ برہما وشنو اور مہادیو ساری دنیا کی پیدائش کرتے ہیں۔ (۱۵) پہلے اس اہنکار تتو سے
تینوں گن یکت پنچ تن ماترا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت پیدا ہوئے ہیں یعنی
شبد تن ماترا سے آکاش۔ اسپرش تن ماترا سے بایو۔ روپ تن ماترا سے تیج۔ رس تن ماترا سے جل اور گندھ تن ماترا
سے پرتھوی پیدا ہوتی ہے۔ ان پنچ مہا بھوتوں کی اُتپتی بھی پہلے پرمانو پھر دونک اسطور سے ہوتی ہے

تب پرشوتم کے رہنے والے براہمنوں نے میرے اچھے ہونے کی تدبیر پوچھی۔ (۱)
وہ پرم ہنس انکی مطلب جان کر سامنے بیٹھے ہوئے میری طرف کو دیکھ کر کہنے لگے کہ ہے اننت!
چارومتی نام اپنی استری اور بیٹہ وغیرہ پانچوں پتر اتارپونسے براجمان طرح طرحکی دھن اور
رتنوں سے بھری ہوئی اور سلسلہ وار بنیظیر مقام یہ سب چھوڑکر یہاں کب آئے ہو؟ آج تو تمھاری
پتر کے بواہ (شادی) کا دن ہی؟ تم تو سمندر کے دکھن کے کنارہ پر رہتے تھے آج بھی وہیں سمندر
کے کنارہ تم کو پہلے دیکھا تھا وہانکے دھرماتما لوگ تمھارا ستکار کرتے تھے تم نے لڑکے کی
شادی میں آج مجھے بھی نیوتہ دیا تھا۔ اب تم اپنی نگری سے یہاں آگئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمھارا
دل غم سے بہت ہی رنجیدہ ہو رہا ہے۔ (۲-۳-۴) ہے گیانی! میں نے تمہیں ہا
ستر برس کا بوڑھا دیکھا تھا اور اب یہاں تمہیں تیس برس کا جوان دیکھتا ہوں اسکا
کیا سبب ہے اس بارہ میں مجھے بڑا فکر ہے۔ (۵) یہ جو اسوقت میں تمھاری مددگار استری
کو دیکھ رہا ہوں اسکو میں نے وہاں تمھارے پاس کبھی بھی نہیں دیکھا سو یہ کہاں سے آگئی؟۔
میں بھی کہاں سے کسطرح کہاں آگیا؟ مجھے یہاں کون لایا؟۔ (۶) کیا تم وہی اننت ہو
یا اور کوئی ہو۔ میں بھی کیا وہی بہکشاک ہوں یا اور کوئی ہوں۔ میرا اور تمھارا اس جگہہ پر ملنا
اندرجال کی یا خواب کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ (۷) تم شدھرم میں مشغول گرہستی ہو اور میں برہم
کا دھیان کرنیمیں مشغول بھکشاک یعنی اہمن ہوں۔ اسجگہہ پر میری اور تمھاری گفتگو بچوں اور متوالوں کی
سی بیہودہ معلوم ہوتی ہے۔ (۸) ہے برہمن! مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہ ترلوکی ناتھ شنبو بھگوان
کی مایا ہے جس سے سدا ترلوکی موہت رہتی ہے۔ معمولی طور سے اسکا جاننا بہت مشکل ہے اور گیان
کے ہونے پر مایا کو جانا جا سکتا ہے۔ (۹) وہ پرم ہنس بھکشاک اسطرح پر مجھ سے کہکر پارکنڈی
جی سے کہنے لگے کہ ہے خوش نصیب پارکنڈے! میں تم سے آیندہ کا ہونیوالا حال بیان کرتا ہوں سنو!
۔ (۱۰) ہے رشی! میں نے سنا ہے کہ پرلے کال میں پرم پرش بھگوان کے پیٹ میں موجود
جل میں مایا موجود رہتی ہے وہ مایا ہی سب کو موہت کرتی ہے جسطرح ہوشیار بگذر عام پر رہتی ہیں

تم پرم ہنسنو ہو کیا جل ہیں یا تھل ہیں تم نے کچھ دیکھا ہے۔ (۴۹) اگر دیکھا ہو تو کہو اور دل کی گھبراہٹ کو چھوڑ کر پار نا کرو۔ ہے راجو امیں نے اُنسے کہا کہ ہے بھائیو! نہ میں نے کچھ دیکھا ہے اور نہ سُنا ہے۔ (۵۰) لیکن میں بہت ہی کام میں موہت ہو رہا ہوں اور میرا دل بہت ہی کمزور ہو رہا ہے میں نے بھگوان کی مایا کو دیکھنے کی خواہش کی تھی تس شری ہری کی مایا سے میں بیوقوف بن رہا ہوں اور میری اندریں بھی مضطرب ہو رہی ہیں۔ (۵۱) میں ایسا سنیہہ اور موہ کے بس ہو رہا ہوں کہ کہیں بھی میرا دل نہیں لگتا۔ میں جیسا اپنے کو بھول گیا تھا سو کہہ نہیں سکتا لیکن میں جن شری ہری کی مایا کے جال میں پڑا ہوا ہوں اُس مایا جال کا کوئی بھی انوبھو نہیں کر سکتا۔ (۵۲) جس طرح استری پتر دھن استھان اور پتر کے بواہ وغیرہ کرنے میں زیادہ مصروف ہونے سے میرا دل رنج و غم آلودہ ہو رہا ہے وہ میں کہہ نہیں سکتا۔ میرے ذہن اور عقل میں کچھ بھی نہیں آتا اور پرشوتم بھگوان کی لیلا بھی خواب کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ (۵۳) ہے راجو امیں اسطور سے گھبرا رہا تھا کہ اُسیوقت میں ایہاں وہی استری بھی لاچار اور بیوقوف کیطرح بیٹھا ہوا دیکھ کر "ہائے اچانک کیا ہو گیا" ایسے کہتی ہوئی اور روتی ہوئی میرے قریب آئی۔ (۵۴) میں پرشوتم چھیتر میں پہلی استری کو دیکھکر اپنی اُس استری پتر اور دولت کے یاد کرنیسے بہت ہی گھبرایا اور غمگین ہونے لگا اتنے ہی میں ایک پرم ہنس میری باتوں سے مجھے سمجھانے کے لئے وہاں آکر موجود ہوئے۔ (۵۵) وہ پرم ہنس دھیر بدوان۔ سب باتوں کے جاننے میں پورا اور بڑا دھرم کرنیوالا تھا۔ (۵۶) یہ پرم ہنس سورج کی سمان تیجوان مہاپرش ستوگن دھاری۔ شانت۔ شدھ اور سب کے دکھوں کو دور کرنیوالا تھا۔ میرے عزیز و اقارب میرے سامنے کھڑے ہوئے اُس پرم ہنس کا پوجن کر کے پوچھنے لگے کہ یہ کسطرح سے اچھا ہو۔ (۵۷)

پانچواں ادھیاے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! وہ پرم ہنس مناسب طریقہ سے بھوجن کر کے بیٹھے

وغیرہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا یعنی دل میں بہت غمگین رہتا تھا اور اُن برہمن اور برہمنی کو ہی
ماتا پتا مان کر وہاں ہی رہتا رہا ۔ (۳۷) جب اُس برہمن نے سب طرح سے امتحان کر کے مجھے جانچ لیا کہ
یہ ویدِ بہت دھرم کا برتاؤ کرنیوالا ہے تب اُسنے بڑی عاجزی سے اپنی کنیا کے ساتھ میری شادی کر دی
۔ (۳۸) اُس برہمن کنیا کا نام چارومتی تھا اُسکے جسم کا رنگ مثل تپے ہوئے سونے کی شعاع تھا وہ
روپ گن اور شیل سے بھری ہوئی تھی میں اُس آدر کے لائق استری کو پا کر بہت ہی مسخر ہو گیا
۔ (۳۹) وہ چارومتی ہمیشہ مجھے خوش کرنے لگی ۔ میں وہاں سب طرح کے سکھ پانے لگا ۔ زمانہ کے
دور سے میرے پانچ لڑکے پیدا ہوئے اور میں بخوف و خطر آنند کے سمندر میں مگن ہونے لگا ۔ (۴۰)
میں نے اپنے پانچوں بیٹوں کا نام جے ۔ وجے ۔ کمل ۔ وِمل اور بندھ رکھا ۔ (۴۱) اپنے پتر
اور بہت کنبی ہونے سے اور طرح طرح کے دھنوں کا مالک ہونے سے جس طرح اندر سورگ میں پوجنے
کے لائق ہیں اسی طرح میں سب کا پوجنیہ اور تمام میں مشہور ہوا ۔ (۴۲) مجھے اپنے بڑے لڑکے
کی شادی کا خواہشمند دیکھ کر ایک مقدم ساز نامات برہمن نے خوشی سے اپنی کنیا دینے کی آرزو کی اُسنے کنیا کا
بیاہ کرنے کی غرض سے وید کے ماہر برہمنوں سے شُبھ (سعد) کرم کرائے طرح طرح کے سونے کے زیوروں سے
آراستہ سوبھاگیہ وتی استریوں نے ناچ گان کرانا شروع کیا جو کہ سُریلی آواز سے سب کا دل
خوش ہونے لگا ۔ (۴۳-۴۴) میں نے اپنے پتر کی شادی کے سبب پتر بہن ۔ دیوتریں اور
رشی تریں کی خواہش سے تیرتھ یوگ سمندر کے کنارے پر پہنچا ۔ (۴۵) اُسکے بعد سمندر کے جل میں
اشنان اور ترپن کر کے جلدی سے پانی سے نکل کر کنارہ کی طرف جانیکا قصد کیا سو کنارہ پر نظر کرتے
ہی کیا دیکھتا ہوں کہ پرشوتم جگدیشور کے رہنے والے میرے پہلے زمانہ کے لوگ اشنان اور سندھیا کر رہے ہیں
میں اُنکو دیکھکر کچھ بھی نہیں گھبرایا ۔ (۴۶) پرنتو میرا جو پرشوتم جگدیشور کا شتی برہمنوں کو وید دان
کی پاٹھ کرتے ہوئے دیکھ کر مجھکو جیسا تعجب اضطراب ہوا اُسکو میں کہہ نہیں سکتا ۔ (۴۷) پہلے دیولوشی
کی پاٹھ کی دن اشنان کے وقت اپنی صورت جیسی تھی اُسمیں کچھ بھی فرق نہ ہوا پرشوتم جگدیشور کا شتی
برہمن مجھے متعجب و مضطرب دیکھ کر پوچھنے لگے ۔ (۴۸) کہو آنند ! اس سمے کس لئے تم مضطرب نظر آتے ہو ؟

کا انتقال ہو گیا میں نے اپنے عزیز و اقارب اور براہمنوں کے ساتھ اطمینان سے انکا کریا کرم کیا۔ (۲۴)
بعدہ میں نے ماتا پتا کا پنڈ بیت کرم کرکے بہت سے براہمنوں کو کھانا کھلایا پھر ماں باپ کی جدائی سے
دکھی رنج مان کر شنو بھگوان کا پوجن کرنا شروع کر دیا۔ (۲۵) بھگوان شری ہری میرے جپ۔ پوجن وغیرہ
کرم سے پرسن ہو گئے اور انھوں نے سپن میں مجھ سے کہا کہ سنیہہ ممتا کا بھرا ہوا یہ سنسار میری
مایا ہی ہے۔ (۲۶) "یہ میرے پتا ہیں اور یہ میری ماتا ہے" اس طرح کی پریم ممتا سے جن کا دل گھبرا رہا ہے وہ ہی
میری مایا سے رنج۔ غم۔ خوف۔ اضطرابی۔ بڑھاپے اور موت وغیرہ کی تکلیفوں کو بھوگتے ہیں۔ (۲۷)
میں شنو بھگوان کی یہ بات سنکر انکے ساتھ جھگڑا کرنے کو مستعد ہوا۔ اتنے ہی میں وہ تو انتردھیان
ہو گئے اور میں بھی جاگ اٹھا۔ (۲۸) ہے راجا ازاں بعد میں متعجب ہوکر پورکا نگری کو چھوڑ کر معہ
استری کے پورشوتم نام مقام کو چلا گیا۔ (۲۹) میں نے تس پرشوتم کے دکھنی جانب بیاسکن
بنایا اور وہاں رہکر استری اور نوکروں سمیت شری ہری کی سیوا کرنے لگا۔ (۳۰) میں شنو بھگوان
کے تس پورشوتم نامی مقام میں رہکر انکی مایا کو دیکھنے کی غرض سے ناچ۔ گانا اور جپ انکی ذریعہ یم کا خوف
دور کرنیوالی شری ہری کا دھیان کرنے لگا۔ (۳۱) ایسا کرتے کرتے بارہ برس گذر گئے تب ایک ماگھ دفعہ
دوادشی کی پارنا (برت کے بعد کا کھانا) کے دن میں معہ اپنی گھر والوں و عزیز و اقارب کے سمندر کے
کنارے پر نہانے کی خواہش سے گیا۔ (۳۲) جیوں ہی سمندر میں غوطہ لگایا فوراً خوفناک لہروں سے سخت
پریشان ہو گیا اور اٹھ نہ سکا مگر وغیرہ پانی کے جانور مجھے نوچنے لگے۔ (۳۳) میں کبھی ڈوبتا تھا
کبھی اچھلتا تھا غرضیکہ ایسے ہی ہوتے ہوتے میرا دل بہت گھبرا گیا اور پانی کی لہروں سے بیہوش ہو گیا
میرا کل بدن بیقابو ہو گیا اور کیا کہوں آخر کار میں مردہ کی مانند ہو گیا۔ (۳۴) بعدہ ہوا کے زور سے
بہتا ہوا سمندر کے دکھن کی کنارہ پر جا پڑا۔ میں وہاں پڑا ہوا تھا کہ اسیوقت ایک بزرگ نند شرما نامی
براہمن نے مجھے اس حالت میں دیکھا اور سندھیا پوجن کے بعد رحمدلی سے مجھے اپنے گھر کو لے گیا۔ دھرماتما
اور استری۔ پتر۔ دھن وغیرہ سے خوش وہ بزرگ نند شرما براہمن میری تندرستی کرنے کی غرض سے
مجھے لڑکے کی طرح پالنے لگا۔ (۳۵-۳۶) ہے راجا! میں وہاں کی ستھیل دو طرفین وردہاں کی دیتیں

وہ راجے کلکی بھگوان کی اس بات کو سنکر سوال کا جواب اور نتیجہ جاننے کیغرض سے اننت منی کو پرنام کرکے پوچھنے لگے ۔ (۱۲) راجے بولے کہ ہے مہرشی! دھرم کو زرہ کی مثل رکشا کرنیوالی کلکی بھگوان کے ساتھ آپکی جو گفتگو ہوئی وہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی اس کا کیا سبب ہے؟ ہے برہموا آپ ہم سے اسکا ٹھیک ٹھیک سبب کہئے ۔ (۱۳) یہ سنکر اننت منی بولے کہ پہلے پوری کا نام والی نگری میں وید ویدانگ کے جاننے والے بڑے دھرم والے جانداروں کی بہتری چاہنے والے ایک مہرشی رہتے تھے انکا نام ودیا دھر تھا وہ میرے پتا تھے ۔ (۱۴) میری ماتا کا نام سوما تھا وہ پوری پتی برتا تھی اپنے ماتا پتا کے بڑھاپے کی حالت میں میں پیدا ہوا مگر میں مخنث پیدا ہوا ۔ (۱۵) اس سے میرے باپ اور ماں کو غم کی انتہا نہ رہی میری صورت دیکھکر سب برا کہنے لگے ۔ میرے باپ مجھ خوجہ کی صورت دیکھکر رنج اور ہر اس سے بہت پریشان خاطر ہوئے ۔ (۱۶) اور گھر بار کو چھوڑ کر شب بن میں چلے گئے وہاں دھوپ دیپ چندن وغیرہ لیکے پورے طور سے شب جی کا پوجن کر کے استتی کرنے لگے ۔ (۱۷) ودیا دھر مہرشی بولے کہ جو سمپورن لوکوں کا ادی و نتیہ ناتھ جو بہتری کر دینے والے اور جو سب جانداروں کی نسبت پناہ ہیں ۔ ناگ راج باسکی جنکی گلی کا گہنا ہے ۔ جن کی جٹا جوٹ میں گنگا کی لہریں بند رہی ہیں تن آنند کہن پرم آنند کر دینے والے شب جی کو نمسکار کرتا ہوں ۔ (۱۸) کلیان کرنیوالی مہادیو جی اسطور بہت سی استتی کرنے پر خوش ہوئے اور بیل پر سوار ظاہر ہوکر خندہ پیشانی میرے پتا سے کہنے لگے کہ بر مانگ ۔ (۱۹) یہ سنکر میرے پتا ودیا دھر مہرشی بولے کہ میرا لڑکا مخنث ہے اسوجہہ سے میں دکھیں بہت غمگین رہتا ہوں مہادیو جی نے ہنسکر "میرے مرد ہونے کا" بردان دیا ۔ پاربتی جی نے بھی اسوقت میرے بالکو ایسا بردان دینے کے لئے مہادیو جی کو رائے دی ۔ (۲۰) زاں بعد میرے پتا میرے مرد ہو جانیکے بردان کو پاکر گھر کو لوٹ آئے اور میرے مخنث پن کو جاتا رہا دیکھکر میرے ماں اور باپ کو بیحد خوشی ہوئی ۔ (۲۱) بعدہ میری بارہ برس کی عمر ہونے پر بوڑھے ماں باپ میرا بیاہ کرکے کنبہ سمیت بڑے آنند ہوئے ۔ (۲۲) میں بھی رودرتی بھا سنی ۔ نوجوان یگیہ رات کی لڑکی کو استری روپ پاکر دکھیں بہت خوش ہوتا ہوا دنیاداری میں مصروف ہوا پھر رفتہ رفتہ میں عورتوں کا تابع ہوگیا ۔ (۲۳) پھر کچھ روزوں بعد میرے والدین

چوتھا ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! سارتھی پرشنوں سے آو تم کلکی بھگوان اپنے بھگت راجاؤں کی استتی سن کر براہمن، چھتری، ویش اور شودر ان چاروں برنوں کے دھرموں کا اپدیش کرنے لگے۔ (۱) دنیا میں پھنسی ہوئی اور آزاد لوگوں کے لئے جو جو وید میں کہے ہوئے کرم ہیں وہ سب بھی ان راجاؤں کو سنائے۔ (۲) راجے کلکی بھگوان سے یہ سب سنکر زندہ دل ہو گئے۔ پھر ان بھگوان کو نمسکار کر کے ان راجاؤں نے اپنی گذشتہ حالت کی بابت سوال کیا۔ (۳) کہ کس سبب سے کس نے عورت اور مرد کو مختلف طور پر بنایا۔ لڑکائی کا حسن۔ بڑھاپا اور سکھ دکھ وغیرہ کس سبب سے کس سے پراپت ہوتے ہیں۔ ہے پربھو! اسکا کیا سبب ہے یہ ہماری لئے بیان فرماکر اور جو باتیں ہمیں معلوم نہیں ہیں مہربانی کر کے انکا بھی اظہار کیجئے۔ (۴-۵) کلکی بھگوان نے یہ سن کر اننت نامی منی کو یاد کیا۔ بہت دنوں کی تپسیا کر کے ہتھ والی برت دھاری منی اننت جی بھی سمرن کرتے ہی کلکی بھگوان کو درشن کرنے کے مشتاق ہو گئے۔ ایسا خیال کر کے فوراً وہاں آکر موجود ہوئے کیونکہ انکو بھی مکتی حاصل کرنے کا بینظیر ذریعہ ملگیا۔ وہ اننت منی کلکی بھگوان کے پاس آکر کہنے لگے کہ میرے کرنے لائق کیا کام ہے جسکو میں کروں مجھے کہاں جانا ہوگا حکم دیجئے۔ یہ بات سن کر کلکی بھگوان تب اننت منی سے بولے۔ (۶-۷) کہ جو کچھ میں نے کیا وہ سب آپنے دیکھا ہے اور سب آپ جانتے ہیں پرار بدھ کو کوئی میٹ نہیں سکتا ہے۔ کرم بنا کئے کوئی کرم کے پھل کو نہیں بھوگتا ہے۔ اننت مہرشی یہ بات سنکر بڑی آنند ہوئے۔ (۸) پھر چلنے کو مستعد ہوئے ایسا دیکھکر وہ راجے ان کی طرف دیکھتے ہوئے متحیر ہو کر پدم کے پتہ کی سی آنکھ والی کلکی بھگوان سے بولے۔ (۹) راجے بولے کہ ان مہرشی جی نے کیا کہا؟ اور آپنے اس کا کیا جواب دیا؟ آپکے باہم کیا گفتگو ہوئی؟ ہم اسکو سننا چاہتے ہیں۔ (۱۰) مدھوسودن کلکی بھگوان راجاؤں کی یہ باتیں سنکر کہنے لگے کہ ہماری جس بارہ میں گفتگو ہوئی اسکو جاننے کی اگر تمہاری خواہش ہے تو تم ان شانت پردی منی سے پوچھو۔ (۱۱)

مروج قاعدہ کے خلاف کرنے لگے تب آپ نے اُن چھتری راجاؤں کا ناش کرنے کیلئے پھر کوشش کر کے
جمدگنی رشی کے یہاں پرسرام اوتار دھارن کیا پھر آپ نے اُس پرسرام اوتار میں پتا کی ہوم
کی گائے لیجانے کے سبب سے بہت خشمناک ہو کر اکیس بار زمین کو چھتریوں سے خالی کیا۔ (۲۶)
اس کے بعد جب پولست منی کے سنتان وشروا منی کا پتر راکشس راون اپنے برتاؤ سے تینوں لوکوں کو
دکھ دینے لگا تب اُس کو قتل کرنے کی خواہش سے آپ نے سورج بنشی راجہ دشرتھ کے پُتر روپ سے
رام اوتار دھارن کیا پھر پرمیشری سے استر وِدیا سیکھ کر جب باپ کے حکم سے بن کو گئے تب اُس راون نے
سیتا کو ہر لیا اس سے آپ نے غصہ ہو کر بندروں کی فوج اکٹھی کی اور سمندر کا پل باندھ کر معہ کٹم کے راون کا
ناش کر دیا۔ (۲۷) ازاں بعد آپ نے جادو کُل روپی چندر بنس میں بسدیو پتر شری کرشن اوتار
دھارن کر کے بہت سے دیتیا اور دانووں کا ناش کر کے تینوں لوک کا دکھ دور کیا جس سے کہ ساری دیوتا اُس
شری کرشن اوتار کے چرن بندو کی سیوا کرنے لگے اُس وقت آپ نے سری کرشن اور بلرام روپ سے اوتار دھارن
کیا تھا۔ (۲۸) پھر آپ نے ایشور کے بنائے ہوئے ویدک دھرم کے برخلاف یعنی یگیہ وغیرہ کرنے میں طرح طرح کی نقص
دکھا کر نرک دینے والے ذریعہ فضول پاپ کے پھیلاؤ کو دور کرنے کا اُپدیش دینے کی غرض سے بُدھ کا اوتار دھارن
کیا۔ (۲۹) اب آپ کلجگ کے خاندان کا ناش کرنے کی غرض اور بودھ۔ پاکھنڈ اور ملیچھ وغیرہ ادھرمیوں کو
ناش کرنے کی غرض سے کلکی اوتار دھارن کر کے ویدک دھرم بمع بھگتی کی رکشا کر رہے ہو اسوقت آپ نے
ہمارا اشٹ انک سے ادھار کیا اس لئے ہم آپکی کرپا کا کیا بیان کر سکتے ہیں؟ (۳۰) بھلا وہ پیر دیوتا
بھی جن کی لیلا انکو جاننے میں لاچار ہیں پھر جو کامی کرودھی سے کام دیو کے تیروں کا نشانہ
ہو رہے ہیں اور جن کا دل توہمات سے تکلیف پا رہا ہے ایسے ہم کمتروں کو آپکی لیلا کیسے معلوم ہو سکتی
ہے بلکہ کبھی معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہمکو آپکے چرن کنولوں کا درشن ہونا مشکل تھا۔ بے کرپا سے ہوا
ہم آپکی شرناگت ہیں آپ ہمارے اوپر نظر عنایت فرماتے رہیں گا۔ (۳۱)

ایسا اوتار ہوا تھا۔ (۲۱) جسوقت دیت لوگ اندر کو پراجیت (مجبور) کرنے لگے اور تربھون
بجئی۔ پرم پراکرمی۔ ہرنیاکش دیت بھی تن اندر دیوکا سنگھار (قتل) کرنیکو واسطے ہوا
اسوقت تن دیتوں کا ناش اور پرتھوی کو اُدّھار کرنیکا سنکلپ (ارادہ) کرکے آپنے
وہا باراہ اوتار دھارن کرا۔ اب آپ ہماری رکشا کیجئے۔ (۲۲) پہلے جسوقت دیوتا اور دیتوں نے
ملکر سمدر کو متھنے کے لئے مندراچل پہاڑ قایم کرنے کا مقام نہیں پایا اور دیکھیں پریشان ہوئے
اُسوقت آپ نے اُنکی امداد کیغرض سے کورم اوتار دھارن کیا اور پھر اُس پہاڑ کو اپنی پیٹھہ پر
رکھ لیا۔ دیوتاؤنکو امرت (آبحیات) پلانے کے لئے ہی آپ نے کورم روپ دھرا تھا۔
ہے پرمیشور اب آپ ہم دُکھی اور بدنصیب راجوں پر نظر عنایت فرمائیے۔ (۲۳) جسوقت
بڑا بلوان پراکرمی تربھون بجئی ہرنیہ کشپ بڑی بڑی دیوتاؤنکو تکلیف دینے لگا اور دیوتا بھی
جسوقت اُسکے خوف سے نہایت خوفناک ہوئے تب آپنے اُنکی رکشا کرنیکے واسطے اس دیتیہ راج
ہرن کشپ کے قتل کا ارادہ کیا مگر وہ دیتیہ برھما جی کی بردان کیوجہ سے نہ مرنے قابل تھا یعنی برہما جی
نے اسکو یہ بردان دیا تھا کہ دیوتا۔ گندھرب۔ کنر منشیہ اور ناگ شستر اور استر سے رات میں
دن میں۔ سورگ میں۔ مرتیو لوک میں اور پاتال لوک میں تجھے نہ مار سکیں گے۔ آپنے بیسب بچار پر
نرسنگھ روپ دھارن کیا تب دیتیہ راج ہرنیہ کشپ آپکو دیکھکر غصّے سے بیچ کے ہونٹھوں کو چبانے
لگا اور لڑنیکے واسطے مستعد ہوا تب آپنے ناخنوں کے اگلے حصّے سے پیٹ کو چیرکر اُسکو یم لوک کا
مسافر بنا دیا۔ (۲۴) پھر آپنے ترلوکی کو جیتنے والے بلی راج کے یگیہ میں اندر کے چھوٹے بھائی بنکر
بونا روپ دھارن کیا اور دیتیہ راج بلی کو موہت کرنیکی غرض سے تین قدم زمین مانگی پھر سنکلپ
کے لئے جل چھوڑتے ہی اپنے من کی اچھا (خواہش) کیا پورن ہونے سے آپ نے براٹ روپ
دھارن کرکے ایک چرن سے مرتیو لوک اور دوسرے چرن سے سورگ لوک ناپ لیا اور اندر دیو
کو دیدیا۔ پھر بلی کو پاتال میں بھیجکر ترلوکی دان کرنے کا پھل روپ آپ اُسکے دوارپال (دربان) بنے
(۲۵) پھر اتی بلی اور پرم پراکرمی جب سہسر راجہ وغیرہ راجے اہنکار میں بھرکر دھرم در

نیچے کو سونہہ کرکے نرچھی چتون کرتی ہوئی بجنسہ پاپائی مانند دلکو ہر لینیوالی راج کماری پر ہاکو دیکھکر کام بانا بیکت ہی یہ کہنے لگے ۔ (۲۵) ہے کانتے آؤ آؤ میری نزدیک آؤ ۔ اتنے ساری کلیان کا سبب ہوویگا ۔ تمھاری ساتھ میرا سالم ہی نیسے منگل ہوویگا کیونکہ تمھاری چند رمکہ سیری کامدیگ کی شانتی اور سکھ کی ترقی ہوگی ۔ (۲۶) ہے چنچل نیتر والی ! میں مانتا ہوں تیسری ہی کامدیو روپ کال سرپ مجھکو ڈس رہا ہی اسوقت تمھاری امرت کی ندی میں ڈوبکی کے بغیر اسکی شانتی ہونیکی دوسری کوئی تدبیر نہیں ہی یہ شانتی پرم تپ اور پرم تپسیا سے غیر ممکن ہی اور اس آتمرت جن کا جیون روپ ہی ۔ (۲۷) جس طرح ہاتھی وان انکش سے مست ہاتھی کی کنپٹی کو زخمی کرتا ہی اسیطرح تمھاری یہ من کو ہر نیوالی خوبصورت اور چڑی دونوں بازو سندر ناخونکی انکش کی ذریعہ میری دلمیں موجودہ کامدیو روپی مست ہاتھی کو زخمی کر رہی ہیں ۔ (۲۸) تمھاری یہ بستر سی ڈہکی ہوئے سندر گول دونوں استن کامدیو کا ایک کیطرح پیشانی کو اونچا کرکے ہیں ۔ یہ میری سینہ کے نیچے ہوکر میری مقصد کو پورا کریں ۔ (۲۹) ہے پرم پریا تمھارا پیٹ سنگھ کی بیدی کیطرح درمیان میں تر شدول ہی ۔ سوت کی مانند روئیں کی خطوط سی یہ تمھاری پیٹ کے نکال مدیو کی سیڑھی اور رنجہ کا قلعہ ہو رہی ہیں اسکی یہ مجھی بہت رنجوالی ہوئی ۔ (۳۰) ہے رمبھورو ! تمھاری یہ سرین باریک کپڑے سی ڈھکے ہوئی ندی کی کنارہ کی سمان شوبھایمان ہو رہی ہیں ۔ ہے کر شانگی ! تمھاری ان سرینوں سے جوانی سندرتا ہی برہن کی کام بہنا کا دور ہوتا ہی ۔ اسوقت یہ میری سمبھوگ سکھ کی کارن ہوئیں ۔ (۳۱) میرے ہردی روپی نرمل جل میں جو دانگلی روپ کیچڑ سی براجمان ہنس کی مانند اواز کرنیوالی پازیبوں سی آراستہ بڑی خوبصورت تمھاری دونوں چرن کنول ہی میرا کامدیو روپی زہریلی سانپ کا کاٹے کا زہر دور ہو جائے ۔ (۳۲) اسکی بعد پدما کلجگ کے خاندان کے ناش کرنیوالے کلکی بھگوان کے امرت بھری واکیہ (کلام) سنکر اور انکی سرتیں بن کو بدستور پیدا دیکھکر بڑی آنند اور مگن ہوئی پھر اسکا دل کلکی بھگوان طرف متوجہ ہوگیا اسلئی اس نے سر جھکا کر سکھیوں سمیت نمسکار کیا اور دھیریہ وان ہوکر شنگار کی سب

بیٹھی ہوئی سکھیوں کے ساتھ تالاب کو گئی ۔ (۱۵) اسکے بعد وہ چندر ونا سندر استریاں جنکی آوازیں
سارس اور ہنسوں کی سی تھیں کلگی بھگوان کے کنولوں کی خوشبو سے بسے ہوئے تالاب کے جل میں نہا کر ستونتی کو
کھلانے کی غرض سے چندر ہاس کو ڈھونڈھنے کیلئے پھرنے لگیں یعنی تب پدما کا چت پرسن کرنے کی غرض
سے کلگی بھگوان کو ڈھونڈھنے لگیں ۔ بھونرے کنول کی خوشبو کے لالچ میں اندھے ہو کر بھی کنولوں کو
چھوڑ کر ان کے مکھ کنولوں پر بیٹھ گئے وہ سندری بار بار ان بھونروں کو اڑاتی تھی مگر وہ بھونرے مکھ
روپی کنول میں کمال درجہ کی خوشبو دیکھکر دور نہیں ہوتے تھے ۔ (۱۶ - ۱۷) پدما نے رسیلی مسکراہٹ
کے ذریعہ باجے کے ذریعہ ناچ کے ذریعہ اور سکھیوں کا ہاتھ پکڑ کر طرح طرح کی کھیل کود کر کے سکھیوں کو
من کو ہرا اور سکھیوں نے بھی پدما کی دلکو خوش کیا ۔ (۱۸) اسکے بعد تب جنس کی بہتات وہ پدما دل ہی
دلمیں طوطی کی بات کو غور کر کے سکھیوں کے جل میں ہی رہ گئی ۔ پھر جنس بہا لباس و زیوروں سے آراستہ
ہو کر طوطے کے بتائے ہوئے کدمب کے نیچے گئی ۔ (۱۹) تب پدما نے طوطے کے ساتھ کدمب کے نیچے
جا کر دیکھا کہ سامنے قیمتی جڑی ہوئی چبوترہ پر کلگی بھگوان سو کر سکھ کی نیند لے رہے ہیں ۔ انکا تیج سورج
کے تیج کو بھی شرما رہا ہے ۔ انکا تمام جسم بیش قیمت پھولوں و جواہرات سے سجا ہوا ہے ۔ (۲۰) وہ پربھو
لکشمی پتی آسمان کی مانند شیام برن ۔ پیتامبر دھاری ۔ کنول کے پتے کی مانند خوشنما بڑی آنکھوں چوڑی
سینہ بانہیں زانو تک لٹکتی شری بتس چہنہ سے شوبھایمان کوستبھ منی کی چمک سے بھرا جہان ہے
۔ (۲۱) پدما اس عجائب صورت کو دیکھکر جیوں کی تیوں کھڑی رہی خوف زدہ ہو کر پوری طور سے سنگار کرنا
بھی بھول گئی ۔ اور جب طوطا کلگی بھگوان کو جگانے لگا تب پدما نے انہیں خوفناک ہو کر طوطی کو منع
کیا اور کہنے لگی کہ اگر یہ خوبصورت شخص مجھے دیکھ کر عورت بن گیا تو مہادیو کے بردان کا نتیجہ کیا
ہوگا کیونکہ مہادیو جی کا بردان مجھے شراپ ہو کر لگتا ہے ۔ (۲۲ - ۲۳) اس طرح پدما اور طوطی کی گفتگو
ہو ہی رہی تھی کہ اتنے ہی میں چراچر جگت کے انتریامی جگدیشور کلگی بھگوان پدما کے مقصد دلی کو جانکر جاگ گئے
اور اس وقت انھوں نے دیکھا کہ جسطرح وشنو بھگوان کے سامنے لکشمی کھڑی ہوتی ہے اسی طرح ہمارے سامنے
پیاری حسین اور غزال چشم پدما کھڑی ہے ۔ (۲۴) وہ کلگی بھگوان سکھیوں سمیت سامنے کھڑی ہوئی اور

لہروں کی قربت سے سرد شدہ ہوا کے ذریعہ قریب کی باغیچوں کے درخت حرکت کر رہے تھے ان ساری
باغوں میں کچنار ۔ مولسری ۔ کیتھ ۔ پیپل ۔ جھبری ۔ لیموں ۔ ناگ کیسر ۔ کٹھل ۔ ارجن ۔ شیشم
سپیاری اور ناریل وغیرہ کے درخت اور نیز دیگر اقسام کے پیڑ سوبھایمان ہو رہے تھے کلکی بھگوان نے
پھل اور سندر پھولوں سے آراستہ اس بن کو بخوبی دیکھا (۴۳-۴۴-۴۵-۴۶) کلکی بھگوان بن
آبادی کے بن کے قریب ٹھہر کر اور خوب طرح سے ساری باغیچوں کو اور باغوں وغیرہ کو دیکھ کر آپ بہت
خوش ہوا اور رحمدلی سے بڑی محبت کے ساتھ طوطے والا سے گفتگو کرنے لگے اور بولے کہ ہے طوطا! اس جگہ پر
ہم اسنان کریں گے۔ طوطا بھی پربھو کا اس مطلب کو سمجھ کر بخدمت ہو کہنے لگا کہ میں پدما کے مکان کو
جاتا ہوں اسطور اجازت لیکر طوطا پدما کے قریب گیا اور کلکی بھگوان کا سندیسہ آنے کا بیان کیا۔

دوسرا ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے سوناک آدک رشیو! اس سنگھل دیپ کی رونق دیکھنے کے بعد کلکی بھگوان
اپنے سرلیشٹ گھوڑے سے اتر کر تالاب کے قریب پانی لیجانیکے راستہ پر خالص بلور کی سیڑیوں والی
سونگوں سے جڑی ہوئی چبوتری کے اوپر سندر آسن پر بیٹھے اور دیکھا کہ تالاب کے کنولونکی خوشبو پر
بھونرے گھوں گھوں کر رہے اور چاروں طرف اڑ رہے ہیں۔ قدم کے نئے بوئے ہوئے درختوں
کے پتوں کے جھنڈوں سے اس جگہ دھوپ کا آنا بند ہو گیا ہے۔ تب کلکی بھگوان نے بیٹھنے کے بعد بہت
خوش ہو کر طوطے کو پدما کے پاس بھیجا (۱-۲-۳) وہ طوطا پدما کے مکان پر پہنچکر ناگ کیسر کے
درخت پر جا بیٹھا اور دیکھا کہ پدما اوپر کی اٹاری میں کنول کی پتوں کی بچھونے پر سو رہی ہے اور سکھیاں
چاروں طرف گھیرے ہوئے بیٹھی ہوئی ہیں۔ (۴) اسکا کنول سا مکھڑا ہجر کی آگ کی تپی ہوئی سانسوں کی
گرم ہوا سے کمھلا رہا ہے۔ وہ پدما سکھیوں کو دیے ہوئے چندن سے لیپت (لگائے ہوئے) کھلے ہوئے کنول کو
ہاتھ سے گھما رہی ہے۔ (۵) ریوا ندی کے ندی جل سے سینچے ہوئے کنول ... [illegible]

ہونے کا سبب پوچھنے کی خواہش کرنے لگے۔ (۳۰۔۳۱۔۳۲) بہت تیجوان کلکی بھگوان
نے پہلے تو اُس پالتو طوطے کو باتیں بتانے سمجھ کر پانی وغیرہ پلایا۔ (۳۳) پھر اُس طوطے
کے منہ کی طرف منہ کر کے قسم قسم کی باتیں پوچھنے لگے کہ اے طوطے تم نے جنگل میں گھوم کر کون
سی عجائب چیز دیکھی؟ تم اتنے عرصہ تک کہاں رہے؟ اور سونے اور رتنوں کے زیور تمہیں کہاں
ملے؟ میں تمام دن اور رات تم سے ملنے کا مشتاق تھا (۳۴) (۳۵)۔ تمہاری جدائی کا ایک پل
بھی جگ کی برابر گذرتا تھا۔ (۳۶) طوطا اس قسم کی کلکی بھگوان کی گفتگو سن کر بار بار نمسکار
کرنے لگا۔ پھر پہلے جو کچھ پدما نے کہا تھا وہ عرض کیا۔ (۳۷) اور پدما جیسا بیوہار کرتی تھی اور
پدما کے ساتھ جس طور سے گفتگو ہوئی تھی اور جس طرح پدما نے زیور دئے تھے سو سب محبت آمیز کلام
میں کہہ سنایا۔ (۳۸) اس طرح سارا حال سن کر کلکی بھگوان کا من آس پدما میں ہی جا پڑا۔
اور طوطے کو ساتھ میں لیکر شب جی کے دئے ہوئے گھوڑے پر چڑھ کر جلدی سے وہیں خوش ہوتے ہوئے
سنگھل دیپ کو چل دئے۔ (۴۱) سنگھل دیپ سمندر کے پار بسا ہوا تھا۔ صاف پانی کے بیچ میں آباد جس میں بیشمار آدمی
بستے تھے طرح طرح کی دوکانوں سے آراستہ اور رتن اور سونے کی ڈھیریوں سے مزین ہو رہا تھا۔ (۴۸)
وہ سنگھل دیپ اٹاریوں اور گھروں کے نشان جھنڈی اور چندر والوں کے لگے ہونے سے بہت ہی شوبھا
کو پراپت ہو رہا تھا بڑا برابر برابر طریق سے بنائی ہوئی سبھاؤں کے مکانات سے دوکانوں کی
قطاروں سے محلوں کی کثرت محلوں کی زیادتی اور نگر کے دواروں (شہر کے دروازوں) سے
وہ شہر بڑا ہی خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ (۴۱) کلکی بھگوان نے سنگھل دیپ میں پہنچ کر کارومتی
نام نگری دیکھی اُس پوری کے رہنے والے مرد عورت جو پدمنیوں کی طرح نازک اندام تھی اُنکی کنول
کی مانند خوشبو سے بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ آنند کر رہی تھی۔ (۴۲) اُس نگری کے بیچ میں جو بہت
تالاب تھے انکا جل ہنسوں کے جھنڈوں کے پھرنے سے لہرا رہا تھا۔ تین کلکی بھگوان نے جن تالابوں کو
دیکھا وہ سب کھلے ہوئے کنول کے پھولوں پر بھونروں کے موجود ہونے سے آراستہ ہو رہے تھے اُن کے چاروں طرف
ہنس۔ سارس۔ جل مرغ اور ڈھینک نام پرندوں کے جھنڈ نغمہ سرائی کر رہی ہیں۔ صاف و پاک پانی کی

کی آواز ہوگی۔ (۱۹) تمہاری امرت روپی بچن کو سُن کر میرے دل کی ساری تکلیف رفع ہوگئی۔ اب
حکم کرو کہ میں سکھیوں سمیت تمہارا کون سا پیارا کام کروں۔ (۲۰) پدما کی اس بات کو سُنکر طوطا دل میں
بہت خوش ہوا اور آہستہ آہستہ پدما کے قریب جاکر سب احوال کہنے لگا۔ (۲۱) طوطا بولا کہ لکشمی پتی
پرم دیالو بھگوان برہما جی کی التجا سے دھرم کو قایم کرنے کی غرض سے اچھیا کرتے ہوئے سنبھل نگر
میں وشنو یش نامی براہمن کے یہاں اوتار لیکر براج رہے ہیں۔ (۲۲) انکے چار بھائی اور گوتر
کے اور قوم کے لوگ انکے حکم کے بموجب کام کرتے ہیں۔ پہلے جنیو ہونے کے بعد انھوں نے
پرسرام جی سے وید پڑھا۔ (۲۳) اور وہ دھنور وید اور گاندھرو وید سیکھکر اور اسکے بعد مہادیو جی
سے اشو (گھوڑا) کھڑگ (تلوار) شک (طوطا) کوچ (زرہ بکتر) اور بردان پاکر سنبھل نگر
میں لوٹ آئے۔ (۲۴) پھر ان بڑی ہوشیار اور دانا کلکی بھگوان نے بشاکھ یوپ نام والے
راجہ کو ملکر تعلیم کے ذریعہ دھرم کا پرکاش اور ادھرم کا ناش کیا۔ (۲۵) طوطے کے منہہ سے
یہ حال سُن کر پدما کی طبیعت بہت خوش ہوئی اور انکو کامل کھل آتا تھا۔ پھر کلکی بھگوان کو لانیکی واسطے
کوشش سے طوطے کو بھیجا۔ (۲۶) پدما نے اسکو سونے اور جواہرات سے آراستہ کرکے ہاتھ جوڑ
کر کہا۔ (۲۷) پدما بولی کہ ہے طوطے! جو میری منشا ہے وہ تو تمہیں معلوم ہی ہے تم سے اور زیادہ
کیا کہوں ہم عورتوں کی ذات ہمیشہ ڈرپوک عادت ہوتی ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھ نہیں آویں تو بھی میرا پرنام کہکر
میری قسمت کی خوبی سے جو کچھ ہوا ہے وہ عرض کر دینا اور ظاہر کر دینا کہ مہادیو جی نے جو بردان
مجھے دیا تھا وہ مجھکو سراپ کی مانند ہو رہا ہے۔ (۲۸-۲۹) ہے طوطے! جو شخص
مجھکو بد نگاہی سے دیکھتا ہے وہ فوراً عورت بنجاتا ہے۔ اسطرح کا سندیسہ سنکر اور پدما کو سمجھا کر
بار بار پرنام کرکے وہ طوطا وہاں سے اُڑکر چل دیا اور کلکی بھگوان کے رکشا کئے ہوئے
سنبھل نگر میں پہنچا ادھر مینہ کے نگر کو جتنے والے کلکی بھگوان نے طوطے کی آمد کی خبر
سُنکر پرم آنند کے دینے والے اُس طوطے کو گود میں لیکر دیکھا کہ سونے اور جواہرات سے
آراستہ ہو رہا ہے۔ تب تو کلکی بھگوان بڑے آنند ہو کر اُس طوطے سے سونے وغیرہ سے آراستہ

پوجن کرنے سے مقصد چاہنے والے آدمی کا مطلب پورا ہوتا ہے اور جو شخص بلا کسی خواہش کے پوجن کرتا ہے
اُسے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ یہ دیوتا۔ گندھرب اور آدمیوں کا دل خوش کرنیوالا اور سب کے کانوں کو اسکا
سُننا سکھدائک ہے۔ (۷) یہ سُنکر طوطا بولا کہ ہے پتی برتے! تم نے بشنو بھگوان کی بھگتی کی بابت
جو کچھ کہا سو میں نے سنا اب میں پاپ آتما پکشی (گنہگار پرند) ہو کر بھی تمھارے وسیلہ سے مکتی کو پاجاؤنگا
۔ (۸) لیکن میں تم کو رتن جڑے ہوئے زیور سے سجی اور بولتی ہوئی سونے کی مورتی کی طرح دیکھ رہا ہوں
تمھارا سا روپ تینوں لوک میں نہیں ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم ساکشات لکشمی ہو۔ (۹) تمھارا حسن۔
گن اور سوبھاؤ کسی عورت میں میں نے نہیں دیکھا اور تمھارے لایق پتی بھی ترلوکی میں ایک کے سوا
دوسرا کوئی نظر نہیں پڑتا ہے۔ (۱۰) لیکن سمدر کے پار بڑی تعجب انگیز صورت بمثل شخص گویا
ایشور کا روپ ایک گنوان اور لایق میں نے دیکھا ہے۔ (۱۱) اُسکے جسم کا کوئی حصہ بھی بدنما
کا رچا ہوا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ میں نے خوب طرح سے غور کرکے دیکھا لیکن بھگوان باسدیو سے
اُسمیں کچھ فرق نہیں ہے۔ (۱۲) تم نے پرم تیجسوی بشنو بھگوان کی جس مورتی کا دھیان
کیا ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ ہو بہو اُسی مورتی کا میں نے درشن کیا ہے۔ اُسمیں ذرہ برابر بھی فرق
محسوس نہیں ہوتا ہے۔ (۱۳) یہ سُنکر پدما بولی کہ ہے طوطے! کیا کہا؟ پھر کہو! اُنھوں نے کہاں
جنم لیا ہے؟ اگر تمہیں مفصل طور سے معلوم ہو تو کہو۔ اُنھوں نے کیا کیا کرم کئے ہیں؟۔ (۱۴)
تم درخت سے نیچے اُتر آؤ میں بخوبی تمھارا ستکار (مہمانی) کرونگی۔ یہاں جنبیر نامک پھل ہے
انکو کھا کر تھوڑا سا نرمل جل پیو۔ (۱۵) پدم راگ مَن سے بھی زیادہ سرخ تمھاری چونچ کو تمہارے
حسب دلخواہ جواہرات سے جڑوا دونگی۔ (۱۶) سونے میں پوئی ہوئی سورج کی سی چمک کی مَن
سے تمھارے گلے کو آراستہ کرونگی۔ تمھارے دونوں پروں کو موتیوں سے گتھوادونگی۔ (۱۷)
تمھارے پر اور جسم کو خوشبودار عطر سے چھڑک کر تمھاری ایسی صورت کر دونگی کہ جسکو دیکھکر سب خوش
ہونگے۔ (۱۸) تمھاری پونچھ نرمل منوں سے گتھوا دونگی جس سے اُڑتے وقت بڑی عمدہ
گھر گھر کی آواز ہوگی۔ تمھارے دونوں پیروں کو زیور سے ایسا آراستہ کر دونگی کہ اُڑتے وقت جھنکار

آلودہ ہو رہا ہے۔ لوبھ۔ موہ۔ شوک اور اندرونی تکلیف سے میں زخمی ہو رہا ہوں اس سبب سے ہے باسدیو! کرپا درشٹی کر کے میری رکشا کرو۔ (۲۷) جو لوگ صدق دل سے شری وشنو بھگوان کی آپ آدئیہ من کی ہر تپالی مورتی کا دھیان کر کے اور سولہ اشلوک ٹپ روپی کے ذریعہ استتی کر کے نمسکار اور پوجن کرینگے وہ بدھی کو جاننے والی سب پرش شدہ اور مکت ہو کر برہمانند کو حاصل کرینگے۔ (۲۸) ۔ مدیا کا کہا ہوا یہ شبد جی کا اپدیش کیا ہوا بہت پوتر۔ دھن۔ یش۔ آیو اور سورگ روپ پھل کا دینے والا پرم کلیان کا استھان اور پرلوک راس لوک (دنیا و عاقبت) میں دھرم ارتھ۔ کام اور موکش روپی پھل کا دینے والا ہے۔ جو مہاتما پرش اس استوتر کا پاٹھ کرینگے وہ ساری پاپوں سے چھوٹ جاوینگے۔ (۳۰-۳۱)

(پہلا انش ختم ہوا)

(دوسرا انش)

پہلا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! سادھو منڈلی میں آدر پانیوالا بڑا چتر کلکی بھگوان کا دوت وہ طوطا سکھیوں کے بیچ میں بیٹھی ہوئی پدما سے اس وشنو بھگوان کے پوجن کی ریت کو سنکر کہنے لگا۔ (۱) کہ ہے پدمے! اے اُتم کرم کرنیوالے ہری کا پوجن سب انگوں سمیت بیان کر دیں پورے طریقہ سے اسکا پوجن کر کے ترلوکی میں بچرونگا۔ (۲) یہ سنکر پدما بولی کہ مول منتر کو جاننے والا سادھک (پرہیزگار) چترش جگدیشور وشنو بھگوان کو پورن آتما جانکر اور اسطرح چرن سے لیکر کیش تک دھیان کر کے مول منتر کا جپ کر کے (۳) بدھی مان آدمی جپ کرنیکے بعد ڈنڈوت پرنام کرے پھر وشنو کت بھجن وغیرہ پارشدوں کو پادئیہ۔ ارگھئیہ۔ نیویدیہ وغیرہ دیکر وشنو بھگوان کو چڑھائی ہوئی شے دکھیں قایم کر کے اور تن سرب بیاپی وشنو بھگوان کا من سے دھیان کر کے من ہی من میں ناچ رنگ اور کیرتن کرے۔ (۴-۵) اس بعد نرمال کو ماتھے پر دھارن کر کے نیویدیہ بھوجن کرے یہ طوطے یہ میں نے لکشمی پتی بھگوان کے پوجن کی ریت اچھی طرح تمھارے لئے بیان کی۔ (۶) اسطرح سے

سندر پھل کے گچھے روپی بھگوان کے پرم سندر کنٹھ کا بلا ناغہ روز دھیان کرتا ہوں ۔ (۲۰)
لال کنول کیطرح لال ہونٹھوں سے زیبائش یافتہ ہنسنے کیوقت دانتوں کی چمک سے پرم سندر مکھ
کے امرت پایت دلکو خوش کرنیوالے چنچل بیتر و نسے آراستہ تیز رفتار عجیب و غریب اور تر لوک کے من کو
ہر لینے والے شری ہری کے نرمل مکھ کنول کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۲۱) جسکے پر بھاؤ سے جم لوک کی بو بھی
نہیں سونگھنی پڑتی ہے جسکی قریب سے اوتم ناسکا زیب دے رہی ہے جس سے دنیا کی موجودگی پیدا ہوتی ہے جس سے کامدیو کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور جسکا درشن کرنیسے لکشمی کا دل خوش ہوتا ہے
اور شری ہری کا مکھ کنول شوبھایمان ہوتا ہے ان دونوں بھوؤں کا میں سمرن کرتا ہوں ۔ (۲۲)
رخساروں پر چنچل ماہی شکل کنڈلوں کی سوبھا سے جو آراستہ ہو رہی ہیں جن کے ذریعہ سے ساری طرح
اور آکاش منڈل ظاہر ہو رہے ہیں ۔ جن کا اگلا حصہ زلفوں کے چھونے سے کچھ ٹیڑھا سا معلوم ہوتا ہے
جو منوں کر جڑی ہوئی مکٹ کے قریب لگ رہے ہیں ان شری ہری کے دونوں کانوں کا میں سمرن کرتا
ہوں ۔ (۲۳) جو زنگار رنگ کے ملک سے زیبائش پا رہا ہے جو پیارے اور دلکے موہ لینے والے خوشبودار
گوروچن کی لگنی سے بہت سندر اور خوبصورت آنکھ کی شکل بن رہا ہے جو بر دھما کا سب سے بڑا پشت پناہ ہے
جسپر منوں کا جڑا ہوا خوبصورت مکٹ براج رہا ہے جو سب کے من اور آنکھوں کو خوش کرتا ہے ان
شری ہری کے للاٹ (ماتھے) کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۲۴) بھگتوں نے جس کو بڑی آرزو سے
اقسام اقسام کے خوشبودار پھولوں سے باندھا ہے ایسے کنڈل ۔ دیرگھ ۔ لکشمی کے من کی فکر کو دور کرنیوالے
ذراسی ہوا کے اشارہ سے ہلجانیوالے اور سیاہ رنگ ابر کی مانند سندر شری باسدیو بھگوان کے
گیسوں کا اپنے ہردے کنول میں خیال کرتا ہوں ۔ (۲۵) جن کا شریر میگھ کی سمان ہے ۔ جن کی
دونوں آنکھیں سورج اور چندرماں کی مانند ہیں ۔ جن کی دونوں بھویں اندر کے دھنش کی سمان ہیں
جن کی ناک لمبی ہے جن کی آنکھیں کنول کیطرح چوڑی ہیں اور جن کا زرد لباس بجلی کی مثال ہے
ایسے ادبھت مورتی (عجیب و غریب صورت والی) والے شری بھگوان کی میں شرناگت ہوں ۔ (۲۶) میں
بہت دکھی ہوں اور دیہ بہت سیوا وغیرہ بھی میں نے نہیں کی ہے میرا بدن پاپوں اور گناہوں سے

لال رنگ من کی مانند جو پنج سوبھا کو بڑھا رہی ہے۔ جن کے نیچے لمبے کچھ ایک سرخ رنگ جن نوکو
تلوے سوبھا دے رہے ہیں۔ جو بھگتوں کی آنکھ کی پتلیوں کو آنند دینے والی ہیں شری ہری کی ان دونوں
رانوں کا میں سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۳) التسب کے لئے کندھے پر اوڑھے ہوئے بجلی کی مانند زرد لباس
کے گرنے سے جو انواع اقسام سے رنگین ہو رہے ہیں۔ گرڑجی کے چنچل مکھ سے نکلے ہوئے سام وید کے
گانے سے جن کا مہاتم بڑھ گیا ہے ایسے لشنو بھگوان کے دونوں زانوں کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۴)
جو برہمانڈ اور کامدیو کا آدھار یعنی جو سرشٹی کی موجودگی اور پرلے کا سبب ہے۔ ستوگن غیرہ گن روپ پرکرتی
پیلے ور عجیب و غریب بستر کی صورت سے جہاں رہتی ہے۔ جیووں کے بیج کا آدھار روپ دوپٹہ
جن کی سوبھا کو بڑھا رہا ہے تس گرڑجی کی پیٹھ پر سوار لشنو بھگوان کی کمر کا میں دھیان کرتا ہوں ۔
(۱۵) جسمیں نرملی سوبھا دے رہا ہے جہاں گول ناف کے تالاب میں برہما کی پیدائش کا کنول
کھل رہا ہے۔ جہاں ناڑی کی ندیوں کی رس ہنی آنتوں کا سمدر سوبھا دے رہا ہے۔ جو برہمانڈ کا آدھار
روپ ہے جسمیں باریک باریک روؤں کی خطوط زینت دے رہے ہیں تن بھگوان کے سندر پیٹ کا میں سمرن کرتا ہوں
۔ (۱۶) لکشمی کے کچوں کی کیسر سے اور ہار سے اور کوستبھ منی کی چمک سے آراستہ شری تبس
چھپھ سے سنگیت اور ہری چندن نامی کلپ برکش کے پھولوں کی مالا سے پیراستہ بڑے خوبصورت
بھگوان کے سینہ کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۷) جو دونوں باہیں خوشنما لباس سے سجی اور کڑی
بازوبند وغیرہ زیوروں سے سوبھایمان ہیں جو دونوں بازو دشٹوں کا ناش کرنیمیں چتر ہیں جو دونوں
بازو گدا اور سودرشن چکر کے تیج سے سب کو جیت رہے ہیں بھگوان کی تن سندر دونوں داہنی
بھجوں کا میں سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۸) مراری بھگوان کی جو دونوں بائیں بھجا ہاتھی کی سونڈ کی
مانند سانولے رنگ اور سنکھ پدم کو دھارن کئے ہوئے ہیں جنمیں منوں کی جڑی ہوئی زیورات
زینت دے رہی ہیں جن کی بڑی نازک اور سرخ رنگ کی انگلیاں زانوں کو چھو رہی ہیں لشنو بھگوان کی پیاری
تن من کی ہرنیوالی دونوں بھجاؤں کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔ (۱۹) سندر کنول کی ڈنڈی
کی روپ نرمل تین ریکھاؤں سے سنگیت بن مالا سے سوبھایمان گلت کیجانمیں موجود رہنے والی منتر روپ

سو ترکیب بتائی گئی ہے۔ یہ شری وشنو بھگوان کی پوجا کا بیان سننے میں بڑا اچھا اور آنند دینے والا ہے۔ (۳)

یہ شنکر پتہ یا بولی کہ ہے طوطے شب جی کی فرمائی ہوئی شری وشنو پوجن کی پدھتی (ترکیب) بڑی پوتر

ہے۔ اسکا پورے طریقہ سے سُننا۔ پوجا کرنا۔ بیان کرنا آدمی کے گو ہتیا اور برہم ہتیا تک کے

پاپ دور کر دیتا ہے۔ ہے طوطے شب جی نے جو شری وشنو پوجا کی ترکیب کہی تھی وہ اب میں تیرے واسطے

بیان کرتی ہوں اطمینان سے طبیعت یکسو کر کے سُن۔ (۴-۵)۔ آدمی صبح اُٹھکر اسنان اور

اور نتیہ کرم کر کے اطمینان سے پوتر ہو کر ہاتھ پیر دھو کر جل سے آچمن کرنے کے بعد اپنے آسن پر بیٹھے

(۶)۔ اسکے بعد طبیعت کو یکسو کر کے پورب رُخ بیٹھکر انگنیاس۔ بھوت شُدھی اور پورے

طور سے ارگھیہ استھاپن کرے۔ (۷) ازاں بعد کیشو کرت نیاس وغیرہ کے ذریعہ پوجا میں لگے ہو کر اور اپنے کو شری وشنو

بھگوان کا عبد سمجھکر دل میں موجودہ شری وشنو بھگوان کو من سے مقرر کئے ہوئے آسن پر قایم کرے۔ (۸)

پھر مول منتر (اوم نمو بھگوتے باسدیوائے) کو اُچارن کرتا ہوا پادیہ۔ ارگھ۔ آچمنیہ۔ اسنانیہ

بستر وغیرہ سامگری سے پوجن کر کے کنول روپی ہردے کے بیچ میں موجودہ خندہ پیشانی بھگتوں کو حسب دلخواہ

پھل دینے والے نورانی صورت شری وشنو بھگوان کا قدموں سے لیکر سر تک دھیان کرے۔ (۹-۱۰)

دھیان کے ختم ہونے پر (اوم نمو نارائنائے سوا ہا) اس منتر کو زبان سے ادا کر کے آگے کہے ہوئے

استوتر کا پاٹھ کرے۔ یوگ سدھی کو پائے ہوئے بچار وان پُرش ہمیشہ جنکا دھیان کرتے ہیں جو کہ

لکشمی کے پتی ہیں۔ جن کے بھگت روپی بھونرے تلسی سے سوبھایمان ہو رہے ہیں جن کی

حد درجہ لال برن ناخنوں والے انگلی روپ پتوں سے گنگا جل رنگین ہو رہا ہے تن شری ہری

کے چرن کملوں کا میں آسرا کرتا ہوں۔ (۱۱) شری وشنو بھگوان کے چرن کنول جو کھنی ہوئی نیلوفر

کے گچھے سے خوشنما اور راج ہنس کی طرح بولتے ہوئے سُندر پازیب سے آراستہ ہو رہے

ہیں جو زرد رنگ کے کپڑے کے آنچل کی چنچلتا بھری جھنڈی کی مانند سوبھا دے رہی ہیں۔ جنکے

سونے کے بنے ہوئے تین مونہہ والی کڑوں کی چمک پھیل رہی ہے تن شری ہری کے چرن کملوں کا

سمرن کرتا ہوں۔ (۱۲) جو گرڑ جی کے گلے میں نیلم کی سمان ہیں جن کے بیچ میں گرڑ کی

دھرم کی رکشا کے لئے اِن سب راجوں کو میرے سویمبر کی سبھا میں اکٹھا کرا تھا ۔ (۳۵) یہ سب جوان بڑے ہنرمند ۔ خوبصورت اور اعلی درجہ کے طاقتور تھے یہ سب میرا ہاتھ پکڑنے کی خواہش سے بڑی خوشی سے آئے اور سویمبر کی سبھا میں بڑے خوش بیٹھے تھے ۔ (۳۶) میں ہاتھوں میں جواہرات کی مالا لیکر اپنی من کی ہرنیوالی خوبصورتی کو پھیلاتی ہوئی سویمبر سبھا میں آن موجود ہوئی ۔ راجہ لوگ مجھ کو دیکھکر تیر خواہش سے زخمی ہوکر زمین پر گرنے لگے ۔ (۳۷) اور پھر انھوں نے حیرت کے ساتھ اٹھکر دیکھا کہ اُنکے جسمی اعضا ؤں میں عورتوں کی علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں ۔ بڑی بھاری سُرین اور دونوں چھاتیوں کے بوجھ سے جسم زیب دے رہا ہے ۔ (۳۸) ہے طوطے ! ازاں بعد اُن راجاؤں نے اپنی صورت و علامت ہوبہو عورتوں کی سی دیکھکر دشمن اور دوست کو بوجہ شرم اور خوف کے منھ نہ دکھلا کر کچھ عرصہ بعد بہت غمگین ہوکر دل ہی دل میں گھٹ کر میری ہی سکھی بن گئے ۔ (۳۹) ۔ یہ اسوقت میری سکھی ہیں یہ سب گُن بھری اور میری پریم کی پاتر (ظرف) ہیں ۔ یہ سب میری ساتھ تپ تشنوپوجا اور تشنو بھگوان کا دھیان کرتی ہیں ۔ (۴۰) ۔ اسطرحکی کانوں کو سکھ دینیوالی اور دلکو خوش کرنیوالی پدما کی گفتگو کو سُن کر طوطے نے تسکین بخش باتوں سے پدما کی تسلی اور تشفی کی اور تشنو پوجا کی کتھا کی بابت پھر گفتگو کرنے لگا ۔ (۴۱) ۔

ساتواں ادھیا

طوطا بولا کہ ہے کلیانی ! تم دھن ہو تم نے بڑا تپ کیا ہے کیونکہ تم شِب جی کی چیلی ہوئی ہو ۔ اب میں تم سے شِب جی کی بتائی ہوئی تشنو پوجا کی ریت سُننے کی آرزو رکھتا ہوں ۔ (۱) میں تقدیر سے تمھاری پاس آج آن پہونچا ہوں اب میں تم سے عجیب و غریب تشنو پوجا کی ریت سُنونگا ۔ اسکو سُنکر پھر مجھے پکشی کے قالب میں جنم نہ لینا پڑے گا ۔ (۲) ۔ اِس تشنو پوجا کی بیان میں جیسے بھگوان سے بھگتی کیجاتی ہے اور جسطرح بھگوان کا دھیان اور جپ کیا جاتا ہے

یہ حالت دیکھ کر میں دل میں دُکھی ہو کر کوکلا کی کوک سے بھی زیادہ پیاری اور کومل تمھاری باتیں سننے
کے لئے تمھاری غمزدہ ہونے کا سبب معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ (۲۳) ۔ تمھاری دانت ہونٹھ اور زبان
کے اگلے حصہ سے نکلے ہوئے حرفوں کے سطریں جن کے کانوں میں داخل ہوئی ہیں اُنکی تپسیا
کا کیا بیان ہوسکتا ہے ۔ (۲۴) ۔ تمھارے سامنے سرس کے پھول کی نزاکت اور چندرما
کی چاندنی بالکل ہیچ معلوم ہوتی ہے ۔ بدوان لوگ امرت اور برھم آنند کی آرزو کرتے ہیں مگر تمھارے
آگے وہ بھی کچھ چیز نہیں ہے ۔ (۲۵) ۔ جو پنڈت تمھاری بیل روپی (اُنگلیاں) بچھا دو نہیں لپٹ کر تمھاری مونھ کے
امرت کو پی رہے ہیں اُنکو سورگ کے سادھن روپ جپ تپ اور دان وغیرہ دھرم کرم کا برتاؤ
کرنے کا اور کیا پھل ملیگا ۔ (۲۶) ۔ جو لوگ تمھاری اس ناک اور زلفوں سے آراستہ چنچل کنڈلوں سے
پیراستہ اور چنچل نیتروں سے براجمان مکھ کمل کا درشن کرینگے اُنکا دوسرا جنم نہیں ہوگا یعنی مکتی ہو جاتی ہے
(۲۷) ۔ ہے برہمن کی پتری ! اسوقت تمھارے غمگین ہونیکا کیا سبب ہے سو کہو ! ہے بھامنی !
اسوقت دلی رنج کے سبب سے تمھارا یہ جسم بلا کسی بیماری کے بھی تپسیا سے لاغر ہوا معلوم ہوتا ہے ۔
جسطرح کہ سونے کی مورتی گرد و غبار سے آلودہ دکھائی پڑتی ہے اسیطرح تمھارا یہ بدن بھی ملین
ہو رہا ہے ۔ (۲۸) ۔ یہ سُنکر پدما بولی کہ ہے طوطے سنو بھگوان جس سے ناخوش ہیں اُسکا روپ کل
دھن اور عالی خاندان میں پیدا ہونا سب رائگاں ہے ۔ (۲۹) ۔ ہے طوطے تمھیں اگر میرا حال معلوم
نہیں ہے تو میں کہتی ہوں سنو ! میں نے بچپن بالکپن و جوان عمر میں مہا دیو جی کا پوجن کیا تھا ۔ (۳۰)
تب پوجن سے خوش ہو کر پاربتی سمیت مہا دیو جی آکر کہنے لگے کہ ہے پدمے ! تو بر دان مانگ ۔ (۳۱)
پھر اُنھوں نے مجھے اپنے سامنے موجود اور شرم سے نیچی گردن کئے ہوئے دیکھکر کہا کہ پر بھو تا ابن تیری
مری تیری پتی ہووینگے ۔ دیو ۔ دانو ۔ گندھرب یا اور جو کوئی تجھے بد نگاہ سے دیکھیگا وہ بلا شبہ
فوراً ہی استری ہو جائیگا ۔ (۳۳) ۔ بھگوان مہا دیو جی نے اسطرح کا بر دان دیکر پنستو پوجن کی
ودھی جسطور سے بیان کی تھی سو بھی تم سے کہتی ہوں اطمینان سے سُنو ! ۔ (۳۴) یہ جو میری
سکھیوں کو دیکھتے ہو یہ سب بہلو راجہ تھی ۔ میری پتا نے مجھے پوری جوان اور نہایت حسین دیکھکر اپنے

ہوں۔ یہ بدہاتا نے پہلے ہی رچ رکھا ہے صرف تم درمیانی ہوکر اسوقت ہمارا آپسمیں میل کرا دو۔ (۱۱)
تم پوری واقفکار ہو کام سدھ کرنیکے طریقہ خوب جانتی ہو اور وقت کو پہچانتی ہو اس لئے تم اپنی خوش تقریری کر
اچھایت سے پدما کی پیاس بجھاؤ اور تشفی دیکر وہاں کی مفصل کیفیت سے مجھکو آکر خبر دو۔ (۱۲) کلکی بھگوان
کی ان باتوں کو سنکر طوطا بہت خوش ہوا اور بڑی خوشدلی سے کلکی بھگوان کو نمسکار کر کے جلدی پہونچنے کی
خواہش کر سنگھلدیپ کی طرف کو چلدیا۔ (۱۳) زاں بعد وہ طوطا سمندر کے پار پہونچا وہاں نہا کر اور امرت
روپی یعنی آبحیات کی مثال پانی کو پیکر بیجپور نام پھل کھایا پھر راج محل پر پہونچا۔ (۱۴) اور پدما کے
محل میں پہونچکر ناگ کیشر کے درخت پر جا بیٹھا اور وہ عقلمند طوطا پدما کو دیکھکر آدمیونکی بولی میں کہنے لگا۔

(۱۵) ہے سندری تم خیر و عافیت سے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم بڑی حسین اور سراپا پیار ہو۔ تمھاری
دونوں آنکھیں چنچل ہرن کی ہرنیوالی ہیں۔ مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم دوسری لکشمی ہو۔ (۱۶) تمھارا چہرہ
کنول کی مانند ہے اور کنول کی سمان ہی تمھارے جسم میں خوشبو آتی ہے۔ تمھاری دونوں آنکھیں بھی کنول
کی مانند سوبھا دینیوالی ہیں اور تمھارے ہاتھ بھی لال کنول کی سمان ہیں اور تمھارے ہاتھ میں کنول براج
رہا ہے ان سب علامتوں سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم دوسری لکشمی ہو۔ (۱۷) ہے سندری ہے سب جیوونکو
اپنے پر فریفتہ کرنیوالی مجھے یقین ہوتا ہے کہ بدھاتا نے تمام دنیا کا حسن اور ملاحت اکٹھا کر کے اس سے
تمھیں بنایا ہے۔ (۱۸) کنولونکی مالا پہنے ہوئے وہ پدما طوطے کی اسطرح کی عجائب اور غرائب
گفتگو کو سنکر مسکراتی ہوئی کہنے لگی۔ (۱۹) کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ تو طوطے کی قالب میں دیوتا ہے یا
دیت ہے تو مہربانی کر کے میرے پاس کسواسطے آیا ہے؟۔ (۲۰) یہ سنکر طوطا بولا کہ میں سیر گیا اور ساری
شاستروں کے ارتھ اور تتو کا جاننے والا ہوں۔ میں جسوقت جہاں چاہوں وہاں چلے جانے کی
طاقت رکھتا ہوں۔ دیو سبھا۔ گندھرب سبھا اور راج سبھاؤں میں میری بڑی
تعظیم و تکریم ہوتی ہے۔ (۲۱) میں اپنی خواہش سے آکاش میں سیر کرتا پھرتا تھا اسوقت تمھارا درشن
کرنے یہاں آیا ہوں تم زندہ دل ہوکر بھی اسوقت اپنے دل میں شادی سے مایوس ہوکر غمگین رہتی ہو
اسوقت تم نے ہر ایک سے بولنا سکھیوں کا سنگ اور کپڑے لتے اور زیور وغیرہ کا پہننا چھوڑ دیا ہے تمھاری

سُنیے ۔ (۲۸) پدما نے جسوقت دیکھا کہ مہیشلے دی کی خواہش رکھنیوالی راجہ استری روپ کر ہاتھی گھوڑی ۔ ۔ تھ وغیرہ کو چھوڑ کر اپنی فوج سے علیحدہ ہوکر میری سکھیوں کی سی عادت کے ہوگئی گردہ میں ملگئی تب شدت غم سے جسم کا زیور اور پوشاک اُتار دیا اور پیر کی انگوٹھے سے زمین کو کریدنی لگی پھر اُس نے شب جی کے کلام کو سچا کرنیکی غرض سے اپنے ناتھ الیشور شری ہری کے دہیان میں من کو لگایا ۔(۲۹)

چھٹا ادھیاء

طوطا بولا کہ ہے بھگوان! اسکے بعد سکھیوں سمیت پدما حیرت میں ہوکر اپنی پتی شری ہری کا دھیان کرتی کرتی بملا نامی سکھی سے کہنے لگی ۔ (۱) پدما بولی کہ ہی سکھی! کیا پرماتما نے میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ میرے دیکھنیوالے مرد استری ہوجاینگے ۔ (۲) میں حد درجہ بدبخت اور گنہگار ہوں ۔ کھاری زمین میں بیج بونے کیطرح میرا سارا شنو پوجن رائیگاں گیا ۔ (۳) دنیا کی پرورش کرنیوالے تینوں لوکونکی مالک پربھو لکشمی پتی شری ہری میری کیا خواہش کرینگے ۔ (۴) اگر شب جی کا کلام جھوٹا ہی ہے اور شنو بھگوان میری شدہ نہیں لینگے تو میں شری ہری کا دھیان کرتی ہوئی آگ میں جلکر اپنا شریر چھوڑدونگی ۔ (۵) انسان کے قالب میں پیدا شدہ میں دکھیا کہاں اور نورانی روپ شنو بھگوان کہاں یعنی شنو بھگوان سے میرا تعلق ہونا بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اور کیا کہوں بدھاتا (برماتما) مجھسے خلاف ہورہا ہے معلوم نہیں شب جی نے مجھے کیوں دھوکا دیا ۔ (۶) دیکھو میں شنو بھگوان کی بنا کیسے جیتی ہوں ایسی حالتیں مجھسی دوسری کوئی بھی زندہ نہیں رہتی ۔ (۷) طوطا کہنے لگا کہ ہے بھگوان پدما کے ایسے طرح طرح کے غم آلودہ بیان سنکر آپکے پاس آیا ہوں ۔ (۸) کلکی بھگوان طوطے کی یہ بات سنکر حیرت میں ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہے طوطے! تم پیاری پدما کو سمجھاکر تسکین دینے کی غرض سے پھر وہاں جاؤ (۹) ہے طوطے! تم میرے بڑے غمگسار ہو اسوقت تم میری پیغام کو پہونچانیوالے قاصد بنکر پدما کے پاس جاؤ اور اسکو میرے روپ اور گن کی حقیقت سُناکر پھر یہاں کو لوٹ آنا ۔ (۱۰) پدما میری پیاری استری ہے اور میں پدما کا پتی

ہاتھ میں بیدر کھنیوالی ڈیوڑھی بانیوں سے بچی ہوئی وہ پدما اس طرح رن باس سے باہر نکلی۔ بھاٹ
آگے آگے اُستتی کرتے ہوئے چلے۔ وہ کنیا آہستہ آہستہ چلکر اُس سویمبر کی سبھا میں داخل ہوئی ۔ (۱۹)
پائل دھچھا نوروں پازیبوں کی جھنکار سے ایک عجیب دلکش آواز آنی لگی ۔ جو راجہ سبھا میں آئے تھے اُنکا حال
اور گنوں کو سُنتی ہوئی چنچل کنڈل والی اور آہستہ آہستہ چلنے والی وہ کنیا ہاتھ میں رتنوں کی مالا لیکر رسیلی
نگاہ سے دیکھنے لگی ۔ (۲۰ و ۲۱) بالوں کی لٹا ہلنے جلنے سے اُسکے رخسار سے بے انتہا خوبصورتی نمایاں تھی
مُسکرانے اور ہنسانے سے چہرہ سے دانتوں کی بتیسی عجیب ناٹ دکھا رہی تھی ۔ (۲۲) اُس کنیا کا پیٹ
بیدی کی مانند بیچ میں سے سُڈول یہ کنیا ریشمی لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھی اسکے گلے کی آواز بالکل
کوکلا کی سی تھی یہ سب کیفیتیں دیکھکر مجھے یقین ہونے لگا کہ مانو وہ کنیا اپنے حسن اور ملاحت کی عوض میں تینوں لوک کو
مول لینے کا ارادہ کر رہی ہے۔ (۲۳) وہ رتھ باہن ۔ اشو باہن ۔ اور مست گج باہن راجے نس دلربا
(سوار ۔ گھوڑے کے سوار ۔ مست ہاتھی کے سوار)
لڑکی کو سبھا میں آتی ہوئی دیکھکر از خود رفتہ ہو زمین پر گرنے لگے اور اپنے لباس اور ہتھیاروں کا سنبھالنا
تک بھول گئے ۔ (۲۴) اور پھر اُٹھکر وہ راجے غلبۂ شہوت سے مجبور ہوکر نگاہ بد سے اُس کنیا کی طرف دیکھتے ہی انکی شکل بھی
عورت ہو گئی اور جو جو علامات زنانہ ہوتی ہیں وہ سب اُنکے جسم میں موجود ہو گئیں ۔ خوبصورتی اور نزاکت انکے چشم
مثل عورتوں کی ہو گئی اُنکو ملاحت بھی حد درجہ کی ملی سُرین اور پستانوں کے بوجھ سے اُنکا جسم کچھ کچھ
جُھک گیا ہے ۔ (۲۵) وہ سب بلاس ہاسیہ (مُسکرانا) اور گانے بجانے کے واقف کار ہو گئے اُنکا چہرہ
کامنی کیطرح خوبصورت اور نمایاں معلوم ہونے لگا ۔ آنکھیں کنول کی مثل خوشنما ہو گئیں ۔ وہ راجے اپنے کو
عورت دیکھکر پدما کی فرمانبردار ہوکر اُسکی سکھی ہو گئے ۔ (۲۶) میں پدما کی بواہ کا اوتسب (تقریب) دیکھنے
کے لئے بڑہ کے درخت پر بیٹھا ہوا تھا یہ سب ماجرا دیکھکر میرا دل بہت ہی گھبرایا ۔ راجاؤں کا استری روپ
ہو جانے سے پدما نے اپنے دل میں آزردہ ہو کچھ کچھ کہا اُس کے سُننے کی غرض سے میں کچھ دیر اور بھی وہاں بیٹھا رہا ۔
(۲۷) ہے کلکی بھگوان آپ جگت کے سوامی بشنو بھگوان ہو اس سے آپ پر سب روشن ہے تاہم میں آپکی
خاطر بیان کرتا ہوں ۔ ہے بھگوان! شادی کی تقریب ٹلجانے پر پدما نے اپنے رکشا کرنیوالی مہادیوجی
کا دھیان کر کے جسطرح غایت درجہ کا پچھتاوا کیا میں نے اسکو سُنا تھا وہ اب میں آپسے عرض کرتا ہوں

اور شیو بھگوان اِس کو بچائیں گے ۔ (۵ - ۶) ایسا خیال کرکے راجہ برہدرتھ نے گُن وان لائق علم والے طاقتور نوجوان راجاؤں کو بڑی آرزو اور تعظیم سے بلایا ۔ (۷) اور اُس کنیا کے سویمبر کی خوشی میں سنگھلدیپ میں طرح طرح کے خوشی کے سامان کرنے کی اجازت دی پھر سوچکر ٹھیک طرح سے راجاؤں کے ٹھہرانے کے مقامات حسب دلخواہ مقرر کئے ۔ (۸) راجا لوگ سویمبر کے استھان میں اُتر کر اور علی قدر مراتب تعظیم پاکر اپنے اپنے درجہ سے بیٹھے وہ سب راجے سونے اور جواہرات کے زیوروں سے آراستہ مع اپنی اپنی فوج کے اُس سویمبر کے مقام پر رونق افروز ہوئے ۔ (۹) ان میں سے بعض رتھ پر بیٹھنے والے بعضے ہاتھی پر بیٹھنے والے اور کوئی بہت اچھے گھوڑے پر بیٹھنے والے تھے ۔ یہ سب راج کمار بڑے طاقتور اور سبھی سفید چھتر والے تھے اور سب کے سب دیر چنور ڈول رہے تھے ۔ (۱۰) وہ سب راجکمار ہتھیار بند ہونیکی وجہ سے مثل بااندر کی معہ سب دیوتاؤں کے معلوم ہوتے تھے اُنکے نام یہ ہیں راٹھو ۔ سوکرما ۔ مدیراکش ۔ وردھا نتگ ۔ کرشن بار پارد ۔ جیموت ۔ کہرو مردن ۔ کاش ۔ کنتابھو ۔ بھومان ۔ کنک ۔ کرتھن سنجے ۔ گرد متر ۔ پرماتھی ۔ بجربھو ۔ سربخے ۔ الکستم یہ تھے اور اور بھی بڑے بڑے بلوان راجہ آئے تھے ۔ (۱۱ - ۱۲ - ۱۳) جب راجے سویمبر کے مقام پر آگئے اور اپنے اپنے قرینہ اور موقع سے بیٹھ گئے تب ناچ رنگ اور گانا بجانا ہونے لگا ۔ راجاؤں کی قسم قسم کی پوشاکوں اور مالاؤں سے اُس سبھا کی رونق دوبالا ہوئی (۱۴) قسم قسم کے کھانے اور ہر قسم کی شے اُن راجوں کیواسطے دم بھر میں موجود ہوجاتی تھی ایسے راجوں کو شکل میں گُن دیکھکر سب کی آنکھوں میں نور اور دلمیں سرور پیدا ہوگیا ۔ سنگھلدیپ کے راجہ برہدرتھ نے اُن سب راجاؤں کو موجود دیکھکر بڑی خوبصورت اور نازنین اپنی کنیا کو لانیکے واسطے حکم دیا ۔ (۱۵) یہ کنیا گوربدن ۔ چندرمکھی ۔ نیا ماشک کشی خوشبودار پھولوں سے آراستہ اور رتن ۔ موتی اور مونگے کے زیورات سارے بدن پر پیراستہ ہو رہی تھی (۱۶) بڑی روپ والی اُس کنیا کو دیکھکر میں اپنے منمیں بچار کرنیلگا کہ یہ لڑکی کیا ہے سا کشات (خود ہی) موہنی مایا یا کامدیو کی پیاری رتی نے خود ہی زمین پر اوتار لیا ہے ۔ میں اگرچہ سورگ ۔ مرتیو لوک اور پاتال کے سب استھانوں میں پھرا ہوں لیکن ایسا حُسن و ملاحت میں نے کسی میں نہیں دیکھا ۔ (۱۷) وہ مہ جبین اور نازنین کنیا وقت آنیکے اُسوقت سیکڑوں سکھی اُس کے چاروں طرف اور دائیں بائیں آگے پیچھے چلیں ۔ (۱۹)

دیوتا۔ دیتیہ۔ ناگ۔ گندھرب۔ چارن اور ادر جو پترنش تمکو بدنگاہ دیکھیں گے فوراً عورتونکی
حالتیں ہوجاینگی۔ (۴۲) لیکن تمہارا ہاتھ پکڑنیوالی تتری نارایں اس سے بری ہیں انکو اس سراپ کا
کچھ پھل نہ ہوگا سواب تم تپسیا (عبادت) کو چھوڑکر گھر کو جاؤ۔ ساری سکھوں کو بھوگنے لایق اس کومل
جسم کو رنجیدہ اور لاغر مت کرو۔ ہے شنبو کی پیاری! ہے کملے! یہ جسم جس سے تر و تازہ ہو سو کرو
مرتنجے مہادیوجی اس قسم کا بردان دیکر اسی جگہ انتردھیان ہوگئے۔ (۴۳-۴۴) زاں بعد وہ
پدماوتی شب جی سے اپنی حسب دلخواہ اور واجب بردان پاکر شاداں و فرحاں ہوئی اور اسوقت
وہ پدماوتی ان مہادیوجی کو نمسکار کرکے اپنے پتا کے گھر کو چلی گئی۔ (۴۵)

پانچواں ادھیاء

طوطا بولا کہ اسکے بعد بہت سا وقت گذر جانے پر راجہ برہدرتھ اپنی کنیا پدم کو سراپا حسین دیکھکر
متحیر ہو دکھیں پاپ کا خیال کرنے لگا یعنی اچھا پاتر (ظرف) ملنے پر اور کنیا کے بیاہ کے خواہشمند
ہونے پر بیاہ سے پہلے کنیا جتنی بار رجسولا (حیض سے ہونا) ہووے اس کنیا کے پتا ماتا اتنی ہی بار جنین
ہتیا کرنے کے پاپ کے بھوگی ہوتے ہیں اس سبب سے یہ راجہ برہدرتھ اپنے کو ایسا پاپ لگنے کی فکر
کرنے لگا (۱) اور کومدی نام اپنی رانی سے بولا کہ ہے سبھگے! کون سے کل شیلوان راجہ کو کنیا
دیکر داماد بناؤں۔ (۲) یہ سنکر کومدی رانی اپنے پتی برہدرتھ سے کہنے لگی کہ ہے ناتھ! پاربتی پت
بھگوان مہادیوجی نے کہدیا ہے کہ بلاشبہہ بشنو بھگوان اس کنیا کے پتی ہوویں گے۔ (۳)
رانی کی یہ بات سنکر راجہ بولا کہ ہے پریہ! جانے کتنے دنوں بعد سب کے دلونکی بات جاننے والی بشنو بھگوان
اس کنیا کے دستگیر ہوویں گے۔ (۴) میرا ایسا بھاگیہ (نصیب) کہاں جو شری ہری کو کنیا دیکر جامات (داماد)
بناؤں اس لیئے جسطرح سے کنیا ویدوتی سومیر کے استھان میں موجود ہوئی تھی اسی طرح میں دیوتا
اور دیتیوں کے سمدر متھنے کے وقت اسمیں سے نکلی ہوئی لکشمی کی مانند اس اپنی پدما نام کنیا کا سویمبر رچاؤں

شنکھلدیپ بڑی رونق کی بستی ہے جہاں اسوقت براہمن کشتری
سے سارے پاپ دور ہوجاتے ہیں
وغیرہ چاروں برن کے لوگ رہتے ہیں ۔ (۳۱) جہاں خوشنما راجوں کے محل سندر اٹاری عمدہ گھر
اور پرفضا نگر میں بڑی رونق ہو رہی ہے کہیں جواہرات اور بلّور کی دیواریں جگمگا رہی ہیں ہر ایک جگہ پہ
سونے کے انبار لگ رہے ہیں (۳۲) چاروں طرف بڑی خوبصورت بہتی ۔ کامنی رہتی ہیں ۔ جابجا
ندیاں بہہ رہی ہیں وہاں سارس اور ہنسوں کے جھنڈ کناری پہ بیٹھ کر کلیلیں کرتے ہیں ہر چہار سو
کنول کلہار وغیرہ کے پھولوں پر بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ گنجار رہے ہیں ۔ ہر چہار سمت پدم
اور بیل بوٹے وغیرہ ۔ چاروں اور باغ اور سب طرف جہاں تہاں خوشنما باغیچے بہار کر رہے ہیں ۔
ایسے خوشنما دیش میں وہ مہابلی پرم پراکرمی (حوصلہ والا) برہدرتھ نامی راجہ رہتا ہے
(۳۳ و ۳۴)
اُسکے تصویروں وغیرہ میں لکھی ہوئی لکشمی کی سمان بڑی لایق حسین پدماوتی نام والی ایک کنیا
ہے ایسا کنیا رتن تینوں لوک میں بھی ملنا مشکل ہے اُسکی مثال کوئی حسین اور خوبصورت لڑکی کہیں نظر
نہیں پڑتی اُس لڑکی کی داستان دلچسپ ہے برہما نے اسکو کمال درجہ حیرت وہ عالم بنایا ہے اُسکے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کامدیو کے من کو موہت کرنیوالی رتی ہی ہے ۔ (۳۵ - ۳۶) لڑکپن
میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ معہ سہیلیوں کے شب جی کی سیوا کرنیمیں مشغول رہتی تھی جسطرح پاربتی جی سب
کی پوجیہ اور سب کی ماننیہ ہیں اسیطرح وہ کنیا بھی اپنی ساتھ کی کھیلنے والی اور غیر لڑکیوں سمیت
جپ ۔ دھیان وغیرہ کرنیمیں مشغول رہتی ہے ۔ (۳۷) اس درمیان میں جسوقت شب جی نے جانا
کہ یہ استریوں میں سب سے فایق تبنو بھگوان کی پیاری لکشمی نے اوتار دھارن کیا ہے اُسیوقت دیکھنے
خوش ہوکر مہادیو جی معہ پاربتی جی کے ظاہر ہوئے ۔ (۳۸) وہ پدماوتی پاربتی سمیت مہادیو کو
بردان دینے کی غرض سے ظاہر ہوا دیکھکر شرم سے گردن نیچی کرکے سامنے کھڑی ہو گئی اور کچھ نہ بولی
۔ (۳۹) تب بھوت پتی مہادیو جی اُس سے کہنے لگے کہ ہے سُشیلے! شری نارائن تمہارے پتی ہونگے
وے خوشی سے تمہارا ہاتھ پکڑیں گے اور کوئی راجکمار تمہارے قابل نہیں ہے ۔ (۴۰) اس لوک میں
جو شخص تم کو نگاہ بد سے دیکھے گا وہ اس حالت میں ہی فوراً عورت ہو جائیگا ۔ (۴۱)

بھسم اور چندن کا تلک لگاویں اور پیشانی سے لیکر چوٹی تک دھرم کرم کا انگ روپ جو اوجل ترپنڈر ہے اسکو لگاویں ۔ (۱۹) انگلی کی برابر پنڈر ترگن اکرنے پر ترپنڈر کہلاتا ہے۔ یہ ترپنڈر برہما بشن اور شب کا بساروپ ہے۔ اس ترپنڈر کا درشن کرنیسی پاپوں کا ناش ہوتا ہے ۔ (۲۰) سورگ براہمنوں کے ہی ہاتھ میں ہے کیونکہ انکی زبان پر وید۔ ہاتھ میں ہتیہ جسم میں ساری تیرتھ اور دھرم کی صحبت اور ناف میں نرگن روپ پرکرتی رہتی ہے (۲۱) ساوتری تن براہمنونکے گلے کا ہار ہے اور دیکھیں برہمہ کا روپ ہی تن براہمنونکے موجودگی میں دھرم اور عدم موجودگی میں ادھرم ہے ۔ (۲۲) ہے راجن براہمن برتھوی پر دیوتا ہیں اس سبب سے انکی پوجا کرنا اور شیریں زبانی سی انکا ست کار کرنا سب کو لازم ہے بسا اوقات براہمن گرہست وغیرہ چاروں برنوں کو قایم کرکے بھگوت دھرموں کا پرچار (پھیلانا) کرتے ہیں ۔ (۲۳) براہمنوں میں جو بچہ ہو وہ بھی گیانیوں میں بڑا عبادت کرنیوالونمیں بزرگ اور میرا پیارا ہوتا ہے ۔ میں براہمنوں کی کلام کی تائید کرنیکے لئے ہی اوتار دھارن کرتا ہوں ۔ (۲۴) جو لوگ اس براہمنوں کے پرم بھاگیہ روپ اتہاس کو سنتے ہیں انکے سارے پاپ دور ہو جاتے ہیں اور کلجگ کے دکھوں اور رودنشوں سی چھوٹ جاتی ہیں اور کسیطرح کا خوف انکے دلمیں پیدا نہیں ہوتا ہے ۔ (۲۵) پرم بشنو بھگت بشاکھ یوپ راجہ کلکی بھگوان کے مکھ سی کلجگ کے دوشونکو دور کرنیوالی اس اتہاس کو سنکر صدق دل سی نمسکار کرکے چلا گیا ۔ (۲۶) راجہ بشاکھ یوپ کے جانیکے بعد شام ہوگئی اسوقت بڑا پنڈت شُود ت نامی طوطا ساری دن پھر پھراکر کلکی بھگوان کے پاس آیا اور استتی کرکی سامنی کھڑا ہو گیا (۲۷) کلکی بھگوان طوطی کو استتی کرتی ہوئے دیکھکر مسکراتی ہوئی کہنے لگے کہ تم خیر و عافیت سی ہو ؟ تم نے کس دیش میں کیا آہار کیا ؟ (۲۸) یہ سنکر طوطا بولا کہ ہے ناتھ ! میں ایک عجیب و غریب بتانت کی کہانی سناتا ہوں اسکو آپ اچھی طرحسے سنئے ۔ میں سمدر سی آگے سنگھلدیپ میں جسکے چاروں طرف سمدر ہی سمدر ہے گیا تھا ۔ (۲۹) وہ شہر تمام و کمال رونق سی آباد تھا سب سے بڑھکی ایک یہ بات ہے کہ وہاں کے راجہ برہدرتھ کی ایک لڑکی ہے اس لڑکی کا قصہ قابل سننے کے ہے ۔ (۳۰) وہ لڑکی کومدی نام رانی کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اس لڑکی کی داستان سنئے

کرتے ہیں۔ تریں مایا سے ہی سارے دیوتا اور تمام لوک اور جمادات اور حیوانات وغیرہ یہ سب جو دیں آتے ہیں۔ (۷) جو مایا کے زور سے پیدا ہوئی ہیں وہ سب میرا ہی انش (جز) ہیں اور انجام کار مجھ میں ہی سما جائیں گے۔ وہ سب براہمن میری تتر یہ روپ کیا میری ہی روپ ہیں۔ (۸) جو براہمن یگیہ وید پاٹھ وغیرہ کرتے ہیں وہ اس لوک میں میری خوشی کرتے ہیں۔ جو تپ۔ دان وغیرہ ست کرم کرتے وقت میرے ناموں کا ورد کرتے ہیں اور پریم سے میری خدمت کرتے ہیں وہ مجھکو خوش کرتے ہیں۔

(۹) وید کے پڑھنے والے برہمن جسطرح میرا سمرن کرتے ہیں اور مجھے خوش کرسکتے ہیں اسطرح دیوتا اور اور کوئی بھی نہیں کرسکتا ہے کیونکہ وید ہی میری سب سے بڑھکر مورتی ہے۔ (۱۰) یہ وید براہمنوں کے ذریعہ ہی ظاہر ہوئے ہیں۔ ان ویدوں سے تمام جہان کے لوگوں کی رکشا ہوتی ہے اور یہی مخلوق کی پشت پناہ ہیں۔ ساری موجودات میرا ہی وجود ہے۔ اسواسطے میری تتر یہ کا پالن کرنے میں براہمن ہی مقدم ہے۔ (۱۱) اسوقت میں شدھ ستوگن کا روپ ہوکر براہمنوں کو نمسکار کرتا ہوں سب کے بھر دینے والی براہمن بھی مجھے جگت روپ پانکر سیوا کرتے ہیں۔ (۱۲) کالکی بھگوان کی اس گفتگو کو سنکر راجہ نتالکہ چپ بولا کہ ہے بھگوان! براہمنوں کی کون کون لکشن ہیں؟ براہ عنایت بیان فرمائیے اور براہمن آپکی کیسی بھگتی کرتے ہیں؟ جو ان براہمنوں کے بچن تیر یہ ہوتے ہیں۔ (۱۳) شری کالکی بھگوان بولے کہ جن ویدوں نے مجھے تمام موجودات عالم سے برتر کہا ہے ان ویدوں کا براہمنوں کی زبان پر ہونے سے دنیا میں قسم قسم کے دھرم پھیلتے ہیں۔ (۱۴) براہمنوں کا جو دھرم ہے وہ ہی مجھے خالص بھگتی کے ذریعہ خوش کرتا ہے۔ میں اس دھرم روپی بھگتی کے ذریعہ خوش ہوکر اپنی پیاری لکشمی سمیت جگ جگ میں اوتار لیتا ہوں۔ (۱۵) اچھے نصیب والی براہمن کی لڑکی تیہرا کرکے سوت کو بنادے پھر اس سوت کو تیہرا کرکے گانٹھ دیکر لیوے اسکو یگیوپویت (جنیو) کہتے ہیں۔ (۱۶) وید اور پیروردوں کے موجب گانٹھوں کے لگی ہوئے اس جنیو کو تیہرا کرکے پہنے اور اسکو پیٹھ کے نصف حصہ میں گلے سے ناف تک لٹکتا ہوا رکھے۔ (۱۷) یجروید ی اس قسم کا جنیو پہنیں۔ سام وید کا جنیو ناف سے نیچا ہونا چاہئے۔ انکے لئے یہی طریقہ ہے۔ جنیو کندھے پر پہننے سے طاقت بخش ہوتا ہے۔ (۱۸) براہمن۔ مرتکا

ئی

ہوں۔ دھرم ادھرم ظاہر باطن۔ وقت۔ خاصیت۔ کرم اور سنسکار میری مرضی کے ہی
موافق ہوکر رہتے ہیں۔ (۴۳) میں چندر بنشی اور سورج بنشی دیواپی اور مرو ان دونوں راجوں کو
تخت سلطنت پر بٹھلاکر پھر ستجگ کو قایم کرکے بیکنٹھ لوک کو جاؤنگا۔ (۴۴) راجہ لنبا کہ لوپ
کلکی بھگوان کی اس بچن کو سنکر ان کو نمسکار کرکے اپنے پسند کیئے ہوئے بیشنو دھرم کی بابت سوال کرنیلگا۔
(۴۵) کلجگ کا ناش کرنی کی غرض سے اوتار لینے والے کلکی بھگوان راجہ کی اس گفتگو کو سن کر اپنے سیوکوں
کا دل خوش کرنیکے واسطے شیریں زبانی سے سادھوؤں کے دھرم کا بیان فرمانے لگے۔

چوتھا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ای رشیو! اسکے بعد دھرم روپ کلکی بھگوان سبھا میں سورج کیطرح
رونق افروز ہوکر براہمنوں کے کرنی لایق دھرم کا برنن کرنی لگے۔ (۱) کلکی بھگوان بولے کہ جسوقت
مہا پرلے ہوویگی جس وقت برہما بھی لے ہوجاویں گے اسوقت تمام جگت (دنیا) مجھ میں ہی سما جائیگا
ابتدا میں صرف میں ہی تھا اور کچھ نہیں تھا۔ ابتدا ء برہما سے لیکر سارے جیو اور سب چیزیں مجھ سے ہی
پیدا ہوئی ہیں۔ (۲) جسوقت سارا جگت سمایا ہوا تھا۔ جسوقت سوای پرماتما کی اور کوئی
شے نہیں تھی اس مہاراتری کے آخر میں پیدایش دنیا کا کھیل کرنیکے لئے میرا براٹ روپ ظاہر ہوا
تھا۔ (۳) تس براٹ روپ پرش کے ہزار سر ہزار آنکھیں اور ہزار پیر تھے۔ زاں بعد اسی براٹ
روپ پرش (وجود) کے جسم سے دید مکھ پرم پربھاو والے شکتی سوبھاو برہما جی پیدا ہوئے۔ (۴)
وہ سرو گیہ برہما نام والا پرش میری کلام وید کی ہدایت سے پورا واقف ہوکر جیو آتما اور پرش نام میری انش
اور اپنے مایا روپی مادہ کے ذریعہ میرے انش (جز) کال کی سہایتا سے ادمیوں کی پیدایش کرنے لگی
پہلے پرجاپتی۔ منو وغیرہ منشیہ پیدا ہوئے۔ (۵و۶) جب کہ یہ سب میرے ہی انش ہیں
لیکن ستو۔ رج۔ اور تم ان تین گنوں سے ملی ہوئی جو مایا ہے اسکی سبب سے طرح طرح کے جھوٹے جھگڑے

چرچا کرنے لگے ۔ (۳۱) بشاکھ یوپ نامی راجہ نے یہ تمام قصہ لوگوں کے زبانی سنا اور یقین کر کے
یہ جان لیا کہ کلجگ کا ناش کرنے کے لئے بھگوان شری ہری نے اوتار لیا ہے ۔ (۳۲) راجہ
بشاکھ یوپ نے دیکھا کہ مہاتما جتنے تھے کہ مہاشہمتی نام اسکی نگری میں جو بشنو بھگت براہمن کشتری ۔ ویشیہ شودر تھے
وہ سب ہی دان دینیوالے ۔ تپ کرنیوالے اور برت رکھنے والے ہو گئے (۳۳) لکشمی پتی بشنو بھگوان کا
اوتار ہونے پر سب کو ہی اپنے اپنے دھرم میں مشغول دیکھکر راجہ اپنے آپ بھی دھرم میں مصروف ہوا اور
اُسوقت وہ صدق دل سے بڑی دلسوزی کے ساتھ رعایا کی پرورش کرنے لگا ۔ (۳۴) جو دھرم
ہینوں کے کُٹمب میں پیدا ہوئے تھے اُنکو بھی بلاناغہ دھرم کے کاموں میں دل لگائے ہوئے
دیکھکر لوبھ ۔ (طمع) متھیا (جھوٹ) وغیرہ کلجگ کے خاندان والے اپنے من میں بہت ہی دُکھی ہو کر
اُس دیش کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ (۳۵) زاں بعد کلکی بھگوان صاف اور چمک سے جھلکتی ہوئی تلوار
اور دھنش بان کو ہاتھ میں لیکر اور بکتر جسم پر زیب دیکر فتح کے دینے والی گھوڑی پر چڑھکر نگر سے باہر نکلے
۔ (۳۶) اور سادھو پرشوں کا برگزیدہ راجہ بشاکھ یوپ سنبھل نگر میں شری ہری کے انش (جز)
روپ کلکی بھگوان کو پیدا ہوا جانکر درشن کرنیکے لئے آیا ۔ (۳۷) اُس نے دیکھا کہ جسطرح دیوتاؤں کے
راجہ راجہ اندر دیوتاؤں کو ساتھ میں لیکر اُچی شروا نام والی گھوڑی پر چڑھے ہوتے ہیں اور جسطرح چندرما
تاروں سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح کبی پراگیہ اور سمنت وغیرہ تو پیچھے ہیں اور گارگیہ ۔ بھرگ
بشال وغیرہ قوم کے لوگوں کو ادھر اُدھر لئے ہوئے کلکی بھگوان گھوڑے پر چڑھے ہوئے آ رہے ہیں ۔
(۳۸ ۔ ۳۹) راجہ بشاکھ یوپ نے کلکی بھگوان کا درشن کر کے بڑی خوشی سے پرنام کیا اور کلکی بھگوان
کی توجہ سے اسیوقت سچا بشنو بھگت ہو گیا ۔ (۴۰) کلکی بھگوان کچھ دنوں تک راجہ بشاکھ یوپ کے
ساتھ رہے اور براہمن کشتری ۔ ویشیہ اور برناشرموں کی بابت جو پہلے مجملاً کہہ چکے تھے یوں بیان فرمانے
لگے ۔ (۴۱) کہ میرے انش (جز) روپ دھرم ماتما پرش کلجگ میں بیدھرم ہو گئے تھے ۔ سو اس وقت
میرے اوتار ہونے سے سب بدستور سابق دھرم کی پابندی کرنیلگے ہیں سو اب تم ہوشیار اور مطمئن ہو کر
راجسو اور اشومیدھ یگیہ کر کے میری پوجا کرو ۔ (۴۲) میں ہی پرم لوک ور میں ہی سناتن دھرم

ہے۔ اندر وغیرہ دیوتا برسا کرتے ہیں۔ وقت کاموں کی تقسیم کرتا ہی اور سمپورن بشو کا آدھار روپ
ہیر و درمیان میں قایم رہتا ہے تن بشو روپ شب جی کو میرا نمسکار ہی ۔ (۲۰) پھر گیہ شب جی
کلکی بھگوان کی اس استتی کو سن کر پاربتی سمیت سامنے موجود ہوئے اور مسکرا کر گفتگو کرنے لگے
۔ (۲۱) آن شب جی نے پہلے کلکی بھگوان کے سارے بدن پر بڑی محبت سے ہاتھ پھیر کر کہا کہ ہے
پاک و برتر کہو تمھاری کیا بر مانگنے کی خواہش ہی ؟ (۲۲) تم نے جو یہ استتی کی ہی سو تمھاری اس
کی ہوئی استتی کو پرتھوی پر جو پرش پڑھیگا اس لوک و پرلوک (دنیا و عاقبت) میں اسکے سارے
کام سدھ ہو وینگے ۔ (۲۳) اگر طالبعلم پڑھیگا تو اسکو علم حاصل ہوگا اور جو دھرم کی خواہش سے ورد
کریگا اسکو دھرم نصیب ہوگا اور جو لذات دنیوی کے حصول کی غرض سے پاٹھ کریگا اسکو لذات دنیا کی دیگر
والی چیزیں بہم پہنچیں گی۔ جو جو خواہشیں کر کے تمھاری اس کی ہوئی استوتر کا پاٹ کریگا یا سنیگا اسکی
وہ ساری مرادیں بر آویں گی ۔ (۲۴) یہ جو گھوڑا تمھیں دیکھ رہا ہی سو گرڑ کے انش (جز) سے پیدا ہوا ہے
اور یہ گھوڑا حسب دلخواہ چلایا جانیوالا اور طرح طرح کے روپ دھارن کرنیوالا ہی۔ یہ طوطا بھی سروگیہ ہے
سو میں یہ گھوڑا اور طوطا تمھیں دیتا ہوں سو قبول کرو ۔ (۲۵) اس گھوڑے اور طوطے کے پربھاو سے
لوگ تم کو سرب شاستروں کے جاننے میں پورا اور دستر و ویا میں تیز تمام ویدوں کی ماہیت کا عالم اور سب پر
غالب کہیں گے ۔ (۲۶) یہ خوف دلانیوالی تلوار دیتا ہوں سو منظور کرو اس کی موٹھ میں جواہرات
جڑے ہوئے ہیں یہ بڑی پربھاو والی ہی یہ تلوار ہی بڑا بھاری پرتھوی کا بھار دور کرنے میں مدد کریگی ۔
(۲۷) کلکی بھگوان نے بلو و کیشور بھگوان کے اس قسم کے بیان کو سنکر نمسکار کیا اور اس گھوڑے
پر چڑھکر جلدی سے سنبھل نگر میں پہنچے ۔ (۲۸) وہاں پہونچکر کلکی بھگوان نے پتا ماتا اور بھائیوں کو
پرنام نمسکار کر کے پرسرام جی کی کہی ہوئی باتیں کہہ سنائیں ۔ (۲۹) بڑے تیج والے کلکی بھگوان
شب جی سے ملے ہوئے بردان کا احوال تمام و کمال سنا کر دل میں مگن ہوئے اپنی قوم کے براہمنوں پاس گئے
اور انکے سامنے وہ ماجرا بڑی خوش بیانی سے تفصیلوار کہا ۔ (۳۰) گارگیہ ۔ بھرگیہ ۔ بشال وغیرہ
کلکی بھگوان کے ہمراہی اس تمام سرگذشت کو سنکر بڑے آنند ہوئے ۔ سنبھل کے رہنے والے باہم انھیں باتوں کا

میں ان ساری ست کرموں سے ہی پرسن ہو جاؤنگا اور یہ ہی میرے لیئے ساری وکنتا ہے کیونکہ سناتن
دھرم کے قایم ہونے سے ہم اپنے حسب دلخواہ وان اور تپ وغیرہ کرم کر سکیں گے۔ (۱۱) کلکی بھگوان
اس پرکار (قسم) کے پرسرام جی کے کہنے کو سنکر اور ان گرو پرسرام جی کو نمسکار کر و ہاں سے دکیشور دیو دیو
مہا دیو جی کے قریب جا کر ان کی استتی کرنے لگے۔ (۱۲) تب شانتی سو مہا دیو جلد خوش ہو کر بردان دینوالے
شیو جی کا اچھی طرح خوب بدھ بدھان سے پوجن کرکے اور ساشٹانگ پرنام یعنی لیٹ کر ڈنڈوت کر کے انکا
دھیان کرنے لگے۔ (۱۳) کلکی بھگوان بولے جو گوری پت۔ بشونا تھ سب کے ایک ہی
رکشک ہیں جو بھوت وغیرہ گنوں سے اپنی خدمت کراتے ہیں۔ باسک سانپ جن کے گلے کا گہنا
ہے جن کی تین آنکھیں اور پانچ مونہہ ہیں اُن مکتی کا سکھ دینوالے پُران پرش کو نمسکار
ہے۔ (۱۴) جو یوگ کے سوامی ہیں جو اُمید سے کئی ہوئی کامنا کا ناش کرنیوالے ہیں جو بھیانک صورت
ہیں۔ جن کا ماتھا گنگا کے جل سے ہمیشہ سینچا ہوا رہتا ہے جنکی جٹاؤں میں بڑی خوبصورتی ہے جو
مہا کال کی صورت ہیں اور جن کی پیشانی چندرماں سے نورانی ہو رہی ہے تن شب جی کو میرا
نمسکار ہے۔ (۱۵) جو ہمیشہ بھوت گنوں اور بیتالوں کے ساتھ مرگھٹوں میں رہتی ہیں۔ جن کے
ہاتھ میں تلوار۔ برچھا اور قسم قسم کے ہتھیار وغیرہ اور استر شستر ہیں اور پرلے کال (قیامت)
میں جنکی غصہ کی آگ کے شعلوں سے ساری لوک جلجاتے ہیں۔ جو تموگن اور اہنکار کا روپ ہیں اور
پنچ تن ماترا روپ ہو کر کرم اور کال کے ساتھ سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں جو جیو روپ ہو کر ست
پدارتھوں کو چھوڑ کر برہم آنند میں مگن ہوتے ہیں تن شب جی کو میرا نمسکار ہے۔ (۱۶-۱۷) جو جگت
کی رکشا کرنے کیلئے دیوتا سب کو جیتنے والے بشنو روپ دھارن کرکے دھرم کے پل کی سمان
سادھو پرشوں کی رکشا کرتے ہیں اور جو شبد روپ ہو کر وید ابھمانی ہوتے ہیں تن شب جی کو
میرا نمسکار ہے۔ (۱۸) جن کا حکم پاکر زمین پر ہوا چلتی ہے۔ آگ روشن ہوتی ہے سورج حرارت اور روشنی
پھیلاتا ہوا گھومتا ہے۔ چندرماں۔ گرہ اور تارے آسمان میں ظاہر ہوتے ہیں تن شب جی کو
میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۱۹) جن کے حکم سے پرتھوی روئے زمین کا بوجھ کو اپنے پر رکھے ہوئے

گروکل میں باس کرنے کے واسطے چلے گئے۔ (۴۹)

تیسرا ادھیاء

سوت جی بولے کہ اسکے بعد کلکی بھگوان گروکل میں باس کرنے کے لئے جاتے ہیں ایسا دیکھ کر مہیندر پربت کے رہنے والے بڑے تیجوان پرسرام انکو اپنے آشرم (کوٹی) میں لیگئے۔ (۱)
اور کہا کہ میں تم کو پڑھاؤنگا تم مجھکو دھرم سے گرو جانو۔ میں بڑے تیجوان جمدگن کا پتر ہوں
میرا جنم بھرگو بنش میں ہوا ہے۔ (۲) چاروں وید اور سباکرن وغیرہ چھے انگوں کی تتو دنکو میں جانتا ہوں
اور دھنور وید کو میں پوری قاعدہ کیجانتا ہوں۔ میں نے تمام رونے زمین چھتریوں سے خالی کرکے
براہمنوں کو دکشنا میں دیدی تھی اسکے بعد میں تپ کرنے کے لئے مہیندر پربت پر آیا تھا
ہے براہمن کنور! وید یا شاستر جو اچھا ہوسے سو تم یہاں پر میرے پاس پڑھو۔ (۴)
کلکی بھگوان پرسرام جی کی یہ باتیں سنکر دل میں بہت خوش ہوئے اور پرسرام جی کو نمسکار
کرکے وید پڑھنا شروع کر دیا۔ (۵) وہ کلکی بھگوان پرسرام جی کے پاس چونسٹھ کلاؤں سمیت
سانگو پانگ وید اور دھنور وید پڑھ کر ہاتھ جوڑکر کہنے لگے۔ (۶) کہ ہے پربھو اسوقت میرا پڑھ
ختم ہوا سو اب کچھ کیا دکشنا دوں یہ آپ مہربانی فرماکر کہہ دیجئے۔ آپ ایسی دکشنا بتایئے جسمیں مجھکو پوری
سدھی اور آپکا دل خوش ہو۔ (۷) پرسرام جی بولے کہ ہے مہا پرمن برہما جی نے کلجگ کا ناش
کرنے کے لئے سو اودھار پدن روپ بشنو بھگوان سے التجا کی تھی وہ ہی پورن روپ بشنو بھگوان
تم سنبھل نگر میں پیدا ہوئے ہو۔ (۸) اسوقت تم مجھسے ودیا شب جی سے استر ودیا اور
ویدوں کی طوطے کو لیکر سنگھل دیپ میں بشنو بریہ لکشمی کے ساتھ بیاہ کرکے سناتن دھرم کو قایم کروگے
۔ (۹) تم دگوجی کے لئے چڑھائی کرکے دھرم ہین کلجگ کے پیارے راجاؤں کو شکست دیکر اور
بودھ دھرم والے پرشوں کا ناش کرکے دیواپی اور مرو ان دو راجاؤں کا راج پھیلاؤگے (۱۰)

ہوتے ہیں ۔ (۳۷) جو دس یگیوں کے ذریعہ سنسکاروں کو پراپت ہوا ہے یعنی جسکے سنسکار
ہو چکے ہیں وہ ہی براہمن اور وید پاٹھی ہے وہ ہی اس جہان میں شیفیض لوگوں کی رکشا کرنیوالے ہیں
(۳۸) یہ براہمن ہی ۔ یگیہ ۔ وید پاٹھ ۔ دان ۔ تپ ۔ سوادھیاے (روزانہ وید پاٹھ وغیرہ)
اور نفس کشی کے ذریعہ ویدک اور تانترک تدابیر کے طریق سے دل لگا لگا کر شری ہری کو خوش
کرتے ہیں ۔ (۳۹) اسواسطے میں مبارک دن دیکھ کر گننے والوں اور براہمنوں کے ساتھ بیٹھکر
تمھارا آپ نین سنسکار کرانا چاہتا ہوں ۔ (۴۰) اس قسم کی پتا کی گفتگو سنکر کلکی بھگوان بولے
کہ ہے پتا! براہمن جن دس قسم کے سنسکاروں سے عزت پاتا ہے وہ دس سنسکار کون سے ہیں؟
اور براہمن کون سے مناسب طریقہ سے بشنو بھگوان کا پوجن کرتے ہیں؟ (۴۱) یہ سنکر پتا بولے
کہ جو شخص براہمن کے نطفہ اور براہمنی کے پیٹ سے جنم لیکر گربھادھان وغیرہ دس سنسکاروں سے
سنسکار یافتہ ہوتے ہیں جو تینوں سندھیاؤں میں گائتری کا جپ اور پوجن کرتے ہیں جو تپسیا کرنیوالے
سچ بولنے والے مستقل مزاج اور دھرماتما ہوتے ہیں وہ بشنو بھگوان کے پوجن کے طریق کو جانکر
ہمیشہ زندہ دل اور مگن رہتے ہیں اور دوسرے جانداروں کی دنیوی جھگڑوں سے حفاظت کرتے ہیں
(۴۲ و ۴۳) یہ سنکر کلکی بھگوان بولے جو راہ راست پر چلکر بشنو بھگوان کو خوش کرتے ہیں ۔ جو
تینوں لوکوں کے مقصدوں کو پورا کرتے ہیں اور جو اس ساری دنیا کو نجات دلانیوالے ہیں ایسے براہمن
کہاں ہیں؟ (۴۴) یہ سنکر پتا بولے ۔ جو دھرماتما براہمن ہیں وہ اسوقت کے براہمنوں کو دکھ
دینے والے ۔ دھرم کا ناش کرنے والے بڑے زبردست کلجگ سے خوف زدہ اور دق ہوکر
بھارت ورش سے نکل گئے ہیں ۔ (۴۵) جو تھوڑی تپسیا کرنیوالے ہیں وہ براہمن کلجگ کے
حکومت میں ہیں لیکن وہ زانی اور شکم پروری میں غرق ادھرم کرنے میں پوری ویدک کرموں کو ترک کرنے
والے ۔ بدفعل ۔ جو بالکل نیچ ہیں اور شودروں کی سیوا کرنیوالے ہو گئے ہیں (۴۶ ۔ ۴۷)
کلجگ کے خاندان کے ناش کرنیکی جن کی دلی تمنا تھی وہ بھکتوں کے پالنے والے کلکی بھگوان اسطرح
کی پتا کی باتیں سنکر اور پتا اور دیگر براہمنوں کے پڑھے ہوئے وید منتروں سے آپ نین سنسکار کراکر

طرح طرح کی صورتوں کے تغیر و تبدل کرنیکا ملا وہ پرسرام اور کرپاچاریج وغیرہ بشنو بھکت کے
پوجن کرنیکے بعد اپنے اپنے آسن پر خوشی سے بیٹھکر اپنے پتا کی گود میں موجود کلکی روپ نعری ہری
کا درشن کرتے ہوئے ۔ (۲۷) اُن منیوں میں افضل ترین پرسرام ۔ کرپاچارج وغیرہ نے نمستیہ
بالاک روپی بشنو بھگوان کو نمسکار کرکے پرتھوی سے پاپوں کی کثافت دور کرنیوالے پیدا شدہ
کلکی روپ کو جانا ۔ (۲۸) انھوں نے اس بالاک کا نام کرن کرتے وقت پسندیدہ کلکی نام رکھا
اور جات کرم وغیرہ سنسکار کرکے دل میں خوش ہوتے ہوئے وہاں سے چلے گئے ۔ (۲۹)
زاں بعد جسطور سے کرشن پکش میں چاند روز بروز ہر روز بڑھتا ہے اسی طرح شمنتی نام ماتا کی پرورش
کرنے سے کلکی روپ بھگوان تھوڑے ہی دنوں میں بڑے ہوگئے ۔ (۳۰) کلکی بھگوان سے پہلے
اُن سے بڑے اور تین بھائی پیدا ہوئے تھے اُن تینوں کے نام کبی ۔ پراگیہ اور سمنتر تھے
تینوں بڑی جوانمرد اور گرو اور ماں باپ کی بدل خدمت کرنیوالے تھے ۔ ساری گرو اور براہمن
ان کی تعریف کرتے تھے ۔ (۳۱) گارگیہ ۔ بھرگیہ اور بشال وغیرہ دھرماتما سادھو پرش ۔
(فقیر سیرت) پہلے ان کلکی بھگوان کے گوتر میں ہی پیدا ہوئے ۔ یہ سب کلکی بھگوان کے انش اور انکے
فرمانبردار تھے ۔ (۳۲) ان سب کی بشاکھ یوپ نامی راجہ نے پرورش کی تھی یہ سب براہمن
کلکی روپ بھگوان کا درشن کرکے انکے بڑے پریمی ہوئے اور سب گھر بار چھوڑکر کلکی بھگوان کی
دھیان میں مگن ہوگئے ۔ (۳۳) زاں بعد بشنو یش نے مستقل مزاج گنوں کے سمندر کنول کی سی
آنکھوں والے کنور کلکی کو ودیا سیکھنے کے قابل دیکھکر کہا ۔ (۳۴) کہ ہے پتر! اسوقت تمھارا اُپ نین
سنسکار کرکے گایتری کا اپدیش دلاؤنگا پھر تم وید پڑھو گے ۔ (۳۵) یہ سنکر کلکی بھگوان کہنے لگے
کہ اے پتا دید کسکو کہتے ہیں؟ اور گایتری کیا چیز ہے؟ یعنی کسطرح پر آپ نین سنسکار کرنے پر براہمن
نام سے شہرت ہوسکتی ہے؟ یہ سب مجھے سمجھاؤ ۔ (۳۶) یہ سنکر بشنو یش کہنے لگے کہ اے پترا
بشنو بھگوان کا واکیہ (کلام) وید ہیں ۔ ساوتری وید ماتا کے نام سے مشہور ہے ۔ تہرے سوت
میں برھم گانٹھ لگاکر پھر تہرا کرنے پر جنیو ہوتا ہے ۔ براہمن اس جنیو کو پہن کر عزت کی طرف (ظرف)

شری کرشن بھگوان کے جنم ہونے کا دن جسطرح ہوا تھا اُسی طرح تن اننت (لامحدود)
بشنو بھگوان کا کلکی اوتار ہونے کا دن ہوا اُنکے واسطے پرتھوی نے جل روپی امرت (آبحیات)
کو دھارن کیا۔ سُوِدھ ماترا بڑی خوش الحانی اور شیریں گفتاری سے آشیرباد (دعا ترقی)
دینے لگیں۔ (۱۷) برھما جی یہ ماجرا سُنکر اپنے تیز رفتار خادم پَوَن سے کہنے لگے کہ تم
سوتکا گرہ میں جاکر میرے کہنے کی بموجب بشنو بھگوان سے عرض کرو کہ ہے ناتھ! آپ خود
زچہ خانہ
ملاحظہ فرماکر دیکھیں کہ آپکی اس چتربھجی مورتی کا درشن دیوتاؤں کو بھی مشکل ہے اسواسطے آپ اس روپ کو
چھوڑ کر منشیہ (انسان) کی مانند شریر دھارن کریں۔ (۱۸ و ۱۹) سُکھ کا دینے والا خوشبو آلود
سرد خاصیت پَوَن برھما جی کی اس بات کو سنکر اُنکے حکم کی بموجب جلدی سے کلکی بھگوان کے سوتکا
گرہ میں جاکر برھما جی کے مدعا کو عرض کرنے لگا۔ (۲۰) کنول کی مثال آنکھوں والے
بھگوان نے یہ سُنکر فوراً دو بھجی روپ دھارن کر لیا تب اُنکے ماں باپ اُس دو بھجی روپ کو دیکھکر
بڑے تعجب میں ہو گئے۔ (۲۱) ازاں بعد بشنو بھگوان کی ماؔیا میں از خود رفتہ ہوکر یہ سمجھا کہ ہمکو
شاید چار بھجاؤں کا وہم ہو گیا تھا حقیقت میں دو ہی بھجائیں تھیں بعدہٗ سنبھل کے رہنے والے
سب قوموں کے آدمی خوشیاں منانے لگے اور سب لوگ اپنے اپنے غم اور تکلیفوں کو فراموش
کرکے طرح طرح کے نغمۂ طرب گانے لگے۔ (۲۲) سُمَتی نام ماتا جے کو پانچویں بشنو بھگوان
سا لڑکا دیکھ کر بہت شادماں ہوئی اور فرط طرب سے برہمنوں کو بلاکر ایک سو گؤدان کریں۔ (۲۳)
بشنو یش براہمن نے کلکی روپ بھگوان کی ترقی اور بہتری کی غرض سے صاف دل ہوکر بڑے
بڑے رگ بیدی۔ یجر بیدی اور سام بیدی براہمنوں سے اُنکا نام کرن کرایا۔ (۲۴) اُسوقت
پرسرام۔ کرپاچارج۔ ویاس اور اشوتھاماں یہ سب براہمنوں کا روپ رکھکر بالکوں
کی سی صورت اور عمر کے بن گئے اور کلکی روپ بھگوان شری ہری کا درشن کرنے کیلئے آئے۔ (۲۵)
براہمنوں میں نر شریشٹھ (سب سے بزرگ) بشنو یش نے سورج کا تیج دیکھکر اُن چاروں براہمنوں کی
بڑی خوشدلی سے تعظیم و تکریم کرکے اُنکی پرستش کی۔ (۲۶) قسم قسم کے روپ رکھ لینے والے اور

رانی کے گربھ سے جنم لیویگی اور اسکا نام پدما مشہور ہوگا۔ (۶)

ہے دیوتاؤ! تم اپنے اپنے انش (پربھاو) سے پرتھوی پر جاکر جنم لو۔ میں کلجگ کا ناش کرکے
پھر مرو اور دیواپی ان دو راجاؤں کا راجیہ پرتھوی پر قایم کرونگا۔ (۷)

اور پھر ست جگ کی ابتدا کرکے پہلے کی طرح سناتن دھرم کی بنیاد قایم کرونگا اور کلجگ روپی
سرپ (سانپ) کا ناش کرکے اپنی بیکنٹھ دھام کو اُونگا۔ (۸)

وشنو بھگوان کی یہ باتیں سُن کر برھماجی معہ دیوتاؤں کے برھم لوک کو گئے۔ اسکے بعد دیوتا بھی برھم لوک
سے دیولوک کو چلے گئے۔ (۹)

ہے برہمن! پرماتما وشنو بھگوان اپنی مہما (قدرت) کے دوارا (ذریعہ) منشیہ روپ سے
اوتار لینے کا اُدیوگ (قصد) کرکے سنبھل گرام میں گئے۔ (۱۰)

تب وشنو یش سے شمتی کو بیشنو (جسمیں وشنو بھگوان بذات خود ہیں ایسا) گربھ ہوا گرہ نکشتر
راس وغیرہ سب ہی اس گربھ میں موجودہ بالک کے چرن کملوں کی سیوا کرنے لگے۔ (۱۱)

ترلوکی وشنو بھگوان نے جسوقت جنم لیا اسوقت ندی۔ سمدر۔ پہاڑ۔ دیوتا۔ رشی اور استھاور
(جمادات) اور جاندار سب کے دلوں کو ہرش۔ (خوشی) پراپت ہوئی۔ (۱۲)

ساری پرانی اپنے اپنے چت سے طرح طرح کے آنند پرکاش کرنے لگے۔ پتر خوشی میں
بھرکر رقص کرنے لگے۔ دیوتا دل میں مگن ہوکر وشنو بھگوان کے جس کا راگ گانے لگے۔ (۱۳)

گندھربوں کے گروہ باجے بجانے لگے۔ اپسراؤں کے جھنڈ کے جھنڈ ناچنے اور ناز کرنے
لگے۔ (۱۴)

بیساکھ مہینے کے شکل پکش کو دوادشی کے دن وشنو بھگوان نے کلکی اوتار دھارن کیا اُنکو
دیکھکر ماتا پتا اپنے اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوئے۔ (۱۵)

کلکی روپ سے بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کے وقت مہاشششٹھی اُنکی دائی ہوئی اور اسکا نال
کاٹنے والی ہوئی۔ ساوتری آکر گنگا جل سے شریر کو صاف کرنے لگی۔ (۱۶)

آپ لیٹے ہیں اور وہ گھبراکر اپنی اپنی گردنیں انکو اوٹھانیکے واسطے ہلاتے ہیں تو مانو راستہ چلنے والونکو
پیرتی پرنام۔ آو اہت (ٹپلانا) سنکار (آدر) مدھر بھاشن (شیریں گفتاری) اور درشن کر رہے
ہیں۔ (۴۳)

زاں بعد آنند سمیت ساری دیوتائیں رنجیدہ ہوتے ہوئے برہم لوک میں پہونچے اور برہماجی
سے اجازت لیکر اپنا مدعا عرض کرنیکے واسطے برہماجی کے استھان میں گئے۔ (۴۴)
سنک سنندن۔ سنت کمار وغیرہ سدھ گن جن کے چرنوں کی سیوا کرتے ہیں جو سدا یوگ آسن
پر براجمان رہتے ہیں تن برہماجی کو سارے دیوتاؤں نے نمسکار کیا۔ (۴۵)

دوسرا ادھیائے

سوت جی بولے کہ اُسکے بعد برہماجی کے کہنے کے بموجب سارے دیوتا مقابل بیٹھ کر بڑے
آدر سے کہنے لگے کہ ہے دیو! کلجگ کے پاپوں سے دھرم کی بڑی ہانی ہو رہی ہے! (۱)
دُکھی ہو کر اسطرح کہتے ہوئے دیوتاؤں کی بات کو سُنکر برہماجی بولے کہ جو بھگتوں کے دُکھ دور کرنے
میں مشہور اور معروف ہیں چلو اُن وشنو بھگوان کو پرسن کر کے اپنا کام سدھ کریں گے۔ (۲)
یہ رائے قایم کر کے برہماجی معہ دیوتاؤں کے گوکل میں رہنے والے وشنو بھگوان کے پاس گئے
اور وشنو بھگوان کی استتی کر کے برہماجی نے دیوتاؤں کا منشا دلی عرض کیا۔ (۳)
پنڈری کاکش وشنو بھگوان برہماجی کی ان باتوں کو سُن کر برہماجی سے کہنے لگے کہ میں تمہارے
کہنے سے سنبھل نامی گانوں میں وشنو یش نام والے براہمن کے گھر سُمتی نام براہمن کی کنیا کے گربھ
سے پیدا ہونگا۔ (۴)

ہے برہمن! میں اپنے چار بھائیوں کو ساتھ میں لیکر کلجگ کا ناش کرونگا۔ ہے دیوتاؤ!
تم بھی اپنے اپنے انش (پربھاؤ) سے اُتپن ہو کر میرے ساتھی ہونگے۔ (۵)
یہ میری پیاری کنول کی سمان نیتر والی لکشمی برہدرتھ نامی سنگھل دیش کے راجا کی کومدی نام

اپنی مریادا (رائٹ) ہوکر دھرم مارگ میں قایم نہیں رہیں گی بلکہ جو اُنکے دل میں آویگا خود مختار ہوکر کرینگی۔ (۳۴)

وقت پر بارش نہ ہوگی کھیتوں میں غلہ کم پیدا ہوگا۔ راجہ لوگ اپنی پرجا کو تکلیف اور ایذا پہونچاینگے۔ رعایا کے لوگ محصول ٹیکس وغیرہ دینے سے عاجز آجاوینگے۔ (۳۵)

بدنصیب رعایا کے لوگ کندھے پر اسباب اور گود میں بچوں کو لیکر آزردہ اور غمگین ہوکے پہاڑوں اور بیابان جنگلوں میں جاکر رہیں گے۔ (۳۶)

اور شہد۔ مانس یا پھل مول وغیرہ کھاکر زندگی قایم رکھیں گے۔ سب شری کرشن بھگوان کی برائی کرینگے۔ کلجگ کے پہلے چرن (دور) میں یہ حالت رہیگی۔ (۳۷)

اور کلجگ کے دوسرے چرن میں لوگ کرشن کے نام سے نفرت کرینگے تیسرے چرن میں سب برن سنکر ہوجائیں گے۔ چوتھے چرن میں سب ایک برن (ذات) ہوجائیں گے اور شری بھگوان کی پوجا کرنا سب ایک ساتھ بھول جائیں گے۔ (۳۸)

اب ہونیوالی دُنیا کی حالت کو گذشتہ کیفیت کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ۔ پرتھوی پر سے وید پاٹھ سودھا۔ سواہا۔ وشٹ اور اونکار وغیرہ کے نابود ہونے کی وجہ سے دیوتا آہار نہ ملنے سے دکھی ہوکر برہما جی کی شرناگت (پناہ) گئے اور انہیں دن پرتھوی دیوی کو آگے کر لیا۔ برہم لوک میں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ برہم لوک وید کی دُھنی (دُھن) سے گونج رہا ہے۔ (۳۹ لغایت ۴۰)

چاروں طرف یگیہ کا دُھواں اُٹھ رہا ہے بڑے بڑے مہرشی بیٹھے ہوئے ہیں۔ سونے کی جھنکی پر تیجوان اور چمکتی ہوئی اگنی دیوتا شوبھایمان ہیں۔ جل۔ پھول پھل وغیرہ سے شوبھایمان باغیچوں میں یگیہ کے واسطے بہت سے کھمبے گڑے ہوئے ہیں۔ تالابوں پر بہت سے سارس اور ہنس خوش الحانی سے بول رہے ہیں تو گویا تالاب ان سارس و ہنسوں کی سُریلی آوازوں سے راستہ چلنے والوں کو بلا رہا ہے۔ (۴۱ و ۴۲)

ہنس اور سارسوں کے جھنڈوں کی گردنوں پر جو ہوا سے ہلائے ہوئے پھولوں کے بھونرے

صحبت میں بیٹھنے والے۔ ہر وقت جھگڑے اور لڑائی سے غمگین رہنے والے اور بال بڑھانے اور لباس درست کرنے اور زیور پہننے وغیرہ کاموں میں مشغول رہنے والے ہوتے ہیں اور آئندہ کو ہوویں گے۔ کلجگ میں دھنوان (روپیہ والے) براہمن ہی خاندانی مانے جاتے ہیں اور جو براہمن روپیہ کے سود کی آمدنی سے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں انہیں کو سب (دولتمند) نیچ اور پوجتے ہیں۔ (۲۶)

(۲۷) (۲۸)

اس کلی کال (کلجگ) میں سنیاسی گرہواس (گھروں میں رہنا) کرنے میں مصروف اور گرہستی (دنیادار) گیان ہین ہوتے ہیں۔ اس کلجگ میں سب لوگ گورو کی نندا (برائی) کرنے میں مشغول ہونگے اور دھرم کے نشانات اپنے جسم پر دھارن کر کے ست پرشوں (سیدھے سچے لوگوں) کو ٹھگیں گے۔ (۲۹)
اس کلجگ میں شودر دان لینے والے اور پرائی دولت کو چرانے والے ہوویں گے۔ اس کلجگ میں لڑکا اور لڑکی کا باہمی اقرار ہی بیاہ کہا جایگا۔ شٹھ (بد) آدمی دوستی اور مروت اور مخیری (خیرات کرنا) اظہار کرینگے۔ (۳۰)
بعض لوگ مقاومت (برابری) کرنیکی طاقت نرکھ کر دوسروں کو معافی دینا ظاہر کرینگے۔ لاچار اور مجبور ہونے پر ہی برگزیدان (آزاد) بنینگے۔ اس کلجگ میں سب لوگ اپنی پنڈتائی دکھانیکے لئے بہت بولیں گے اور اپنا جس مشہور کرنیکے لئے دھرم کا برتاؤ کرینگے۔ (۳۱)
دولتمند آدمی دنیا میں سادھو مانے جائیں گے اور دور کا جل ہی تیرتھ مانا جایگا۔ کلجگ میں صرف گلے میں جنیو ہونے سے براہمن کہلاوے گا۔ ہاتھ میں ڈنڈ ماتر دھارن کرنے سے ہی سنیاسی کہلاوے گا۔ (۳۲)
زمین پر اناج بہت کم پیدا ہوگا اور اکثر ندیوں کے کنارے ہی کھیتی ہوویگی۔ ساری خاندانی عورتیں رنڈیوں کی سی بات چیت کرنے کو اچھا مانیں گی اپنے اپنے پتی (خاوند) میں من کو نہیں لگاوینگی۔ (۳۳)
براہمن پرائے کھانے کے لوبھی ہونگے اور چانڈال کو بھی یگیہ کرانیکو منع نہیں کرینگے۔

مقامات اور ویشیا یعنی رنڈیوں کے گھر اور دولت پر ہمیشہ رہتا ہے۔ (۱۸ او ۱۹)

تس کلجگ نے۔ دُرُکت (بدزبانی) نامی اپنی بہن کے ذریعہ ایک بھے نامک پتر اور مرتیو (موت) نامک کنیا کو پیدا کیا اور بھے اور مرتیو کے سنجوگ سے نِرے (نرک) نام کا ایک لڑکا اُتپن ہوا۔ (۲۰)

اور تس نرے کی۔ یاتنا (نرک کی سخت تکلیف) نامک بہن پیدا ہوئی پھران دونوں بہن اور بھائیوں کے پرسنگ سے سینکڑوں ہزاروں پتر پیدا ہوئے اس طریقہ سے کلجگ کو خاندان بہت سے دھرم نندکوں کی اُتپتی ہوئی۔ (۲۱)

وہ سب یگیہ۔ وید پاٹھ۔ دان وغیرہ دھرم کے کرموں کے لوپ کرنیوالے اور وید تنتر شاستروں کا ناش کرنیوالے ہوئے اور یہ سب۔ آدھی (من کی تکلیف) بیادھی (جسمانی بیماری) جرا (بڑھاپا) گلانی (گھن) دکھ۔ شوک یا بھے وغیرہ کے آسری تھے۔ (۲۲)

یہ سب کلجگ کے حکم سے اکٹھے ہو ہوکر لوگوں کا ناش کرنے کی غرض سے پھرنے لگے۔ اور کال کے گردش سے بھرشٹ ہوکر آجکل بھنگر (ہوس کرنیوالی) اور کامی۔ (شہوت پرست) آدمیوں کے قالب میں پیدا ہوتے ہیں۔ (۲۳)

یہ سب لوگ پاکھنڈی۔ بدکار اور ماتا پتا کو دکھ دینیوالے ہیں۔ ان میں براہمن وید ہین دکھی اور ہمیشہ شودروں کی سیوا کرنے میں دلدادہ ہوتے ہیں۔ (۲۴)

اکثر یادہ گو یعنی بیہودہ اور فضول حجتیں کرنیوالے یہ نیچ براہمن دھرم کو بیچتے ہیں سنسکار ہین ہوتی ہیں۔ رس۔ (گھی تیل وغیرہ) کو بیچتے ہیں۔ (۲۵)

مانس (گوشت) بیچتے ہیں۔ سخت مزاج والی ہوتے ہیں۔ شہوت پرستی اور پیٹ بھرنے ہی کی فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ غیر عورتوں سے بدفعلی کرتے ہیں متوالے رہتے ہیں۔ پر جا (دنیا) کو برن سنکر کرتے ہیں۔ کوتاہ قد پاپ کرم کرنیوالے بدکار اور ہٹھ میں رہنیوالی اکثر سولہ برس ہی زاید زندہ نہ رہنے والی صرف سالوں (استری کے بھائیوں) کو بھائی ماننے والی ہمیشہ کمینوں کی

اُسوقت اُن تارکندی وغیرہ رشیوں سے اجازت لیکر میں نے بخوبی وہ سُنا اسوقت وہ سب آ گئے ہونیوالی بھاگوت کی شُشبھ کتھا کہتا ہوں۔ (۱۲)

ہے خوش نصیب شَونکادی تم بیخوف و خطر یکسو ہوکر اطمینان کے ساتھ وہ سنو بھگوان شری کرشن چندر کے بیکنٹھ دھام کو چلے جانے کے بعد جسطرح پیدا ہوا وہ کہتا ہوں۔ (۱۳)

جسوقت پرلے کال (قیامت) کا انت ہوا اُسوقت جگت کو رچنے والے لوک پتامہ برہما جی نے اپنی پیٹھ سے سیاہ رنگ کا بھیانک دوش پیدا کیا۔ (۱۴)

وہ دوش (پاتک) ادھرم کے نام سے مشہور ہوا۔ تس ادھرم کے خاندان کا حال سنکر اور دھیان کرنے پر انسان پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ (۱۵)

ادھرم کی من کی ہرنے والی پیاری استری کا نام متھیا (جھوٹ) ہوا۔ اُسکی آنکھیں بلاؤ کی طرح پیلی پیلی تھیں۔ ادھرم سے متھیا استری کے پیٹ سے دمبھک نامی ایک پتر پیدا ہوا وہ بڑا غصہ ور اور بہت تیج وان تھا۔ (۱۶)

اُس دمبھک کی ایک مایا (ب‍‍ـ‍‍) نامی بہن ہوئی تس دمبھک ورمایا کے میل سے ایک لڑکا و ایک لڑکی پیدا ہوئے۔ لڑکے کا نام لوبھ (لالچ) اور کنیا یعنی لڑکی کا نام نکرتی (نشٹھا) ہوا اور ان دونوں بہن اور بھائی کے اتفاق سے ایک لڑکا کرودہ (غصہ) نامی پیدا ہوا (۱۷)

اسی کرودہ کی ایک ہنسا (قتل) نامی بہن پیدا ہوئی اُس ہنسا نامک بہن کے رحم اور کرودہ کے نطفہ سے ایک کلی (کلجگ) نامک پتر (لڑکا) پیدا ہوا (اُس کلجگ کے صورت و شکل کا بیان کرتے ہیں سنو) وہ کلجگ سدا بائیں ہاتھ میں اُپستھ (آدمی کا چنھ یعنی لنگ) لئے ہوئے رہتا تھا اُسکا سارا بدن مثل تیل و کاجل ملی ہوئی سیاہی کے چمکتا تھا۔ پیٹ کوئے کا سا۔ مونہہ بڑا بھیانک۔ زبان دراز اور چٹ پٹ سوال جواب کرنیوالا تھا اسکی شکل دیکھنے سے ڈر لگتا تھا۔ اس کلجگ کے تمام جسم میں بدبو بسی ہوئی تھی۔ سو کلجگ جوا کھیلنے شراب پینے کی

پرماتما کلکی روپ بھگوان شری ہری [illegible] کی پراتھنا کریں۔ (۳)

نیمکھارنیہ کے رہنے والے مہاتما [illegible] وغیرہ رشی سوت جی کے مکھ سے

بچن سُن کر یہ کتھا پوچھنے لگے۔ (۴)

کہ ہے لومہرشن کے پتر سوت جی! تم سارے دھرموں کو جاننے والے اور

تری کال درشی (تینوں زمانہ ماضی۔ حال۔ مستقبل کو پیش نظر رکھنے والے) ہو ایسا کوئی بھی پوران

نہیں ہے جس کو آپ نہیں جانتے ہو اسوقت آپ ہمارے سوالوں کے بموجب بھگونت سمبندھی

کتھا بیان فرمادیں۔ (۵)

ہے منے! کلجگ کون تھا؟ اُس کا جنم کہاں ہوا؟ وہ کس طور پر زمین پر حکمران

ہوا؟ اور اُس کلجگ نے کس طرح سے سناتن دھرم کا ناش کیا؟ (۶)

منیوں کی اس گفتگو کو سُنکر فرط خوشی سے سوت جی کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوگئے

اور پھر شری ہری کا دھیان کر کے سونک وغیرہ رشیوں سے کہنا شروع کیا۔ (۷)

سوت جی بولے کہ میں آگے کو ہونیوالا عجیب و غریب اتہاس بیان کرتا ہوں اُسکو

سُنو۔ پہلے مہرشی نارد جی کے سوال کرنے پر بھگوان برہما جی اُن سے یہ

بولے۔ (۸)

پھر نارد جی نے بھی پرم تیجسوی ویاس جی کے لئے یہ برنن کیا۔ ویاس جی نے

اپنے پتر پرم بدھیمان برہم بھگت (سکھدیو جی) کے واسطے یہ سب برنن کیا۔ (۹)

برہم بھگت (سکھدیو جی) نے بھی ابھیمنیو کے [illegible] وشنو بھگت (پریکشت)

کی سبھا میں یہ اٹھارہ ہزار شلوکوں والا شری مد بھاگوت [illegible] برنن کیا۔ (۱۰)

اس کے بعد جب سپتاہ پورن ہوگیا تب سوال پورے ہونے پر ہی راجہ پریکشت

مکتی کو پراپت ہوگئے۔ پھر ایک ودپوتر مقام پر مارکنڈے وغیرہ رشیوں نے

بقیہ سوالوں کا جواب پوچھا تب سکھدیو جی نے جو کچھ کہا۔ (۱۱)

اوم

کلکی پوران

(اردو ترجمہ)

پہلا ادھیائے

ہوں گن نایک کا ابھیشٹ ترکو — کروں ڈنڈوت پھر گوپال جیکو
جسے جو کوئی ان کا مونکو لشاد — ہو بندریخ دنیا سے وہ آزاد
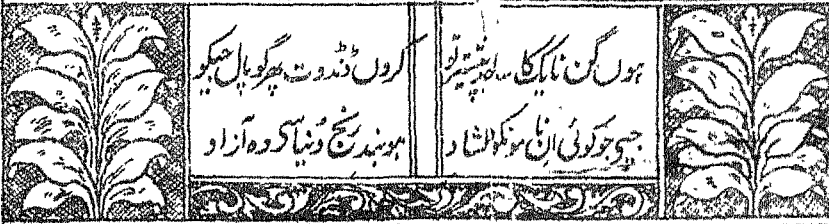
مہا اندر کے سارے دیوتا۔ بڑے بڑے منیشور اور تمام بادشاہوں اور راجوں سمیت ساری پرجا۔ یہ سب اپنا اپنا کام سدھ کرنے کی غرض سے ہر وقت صدق دل سے جنکا بھجن دردھیان کرتے ہیں ان بگھنوں کو دور کرنیوالے۔ اننت۔ اجنما۔ سروگیہ۔ سروآدھار اور بید اور شاستروں میں جن کو انوسا ہی پرنام کیا گیا ہے ان شری وشنو بھگوان کو میں نسکار کرتا ہوں۔ (۱)

شری نر نارائن اور شری دیوی سرسوتی کو نمسکار کرکے پوران کیرتن کرتا ہوں۔ (۲)

کلجگ میں جو راجہ پرتھوی پر ہونگے وہ جن کے بازوں کے مہیب صورت سانپ کے مانند ہونگے اور بس بھی ان کی ہی صورت والے سانپ کے زہر کی آگ سے جھلس کر وار کی ضرب سے ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جو براہمن کے کل میں جنم لیکر اور سند ہو دیش کو گھوڑے پر چڑھکر گشت کرتے ہوئے ست جگ کی ابتدا کرینگے وہ سناتن دھرم کو پھیلانیوالے

شری گنیشایہ

اردو ترجمہ

کلکی پوران

جس کو

منشی منوہر سروپ صاحب فتح آبادی نے بھاشا سے اردو

میں ترجمہ کرکے

پنڈت رام سروپ شرما نے

لکشمی نارائن پریس مراد آباد میں چھپواکر

شائع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد — قیمت فی جلد ۱؎

ستمبر ۱۹[illegible]ء